النحو للعلوم كالضوء للنجوم

سعی الفقیر

شرح

نحو میر

ترجمہ وتشریح

فوائد وترکیبی ضوابط

نقشہ جات

تمرینی سوالات

نمونہ حل سوالات

مشکل الفاظ کی ترکیب

مؤلفہ

محمد جمیل عُفي عنہ

مدرس جامعہ اسلامیہ بحر العلوم نزد سریاب کسٹم کوئٹہ

مکتبہ محمودیہ

عبد الستار روڈ، شیرانی مارکیٹ، کوئٹہ فون: 0334-2793808

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	تقریظات	7	2	پیش لفظ	15
3	مبادی علم نحو	18	4	علم نحو کی تعریف	18
5	علم نحو کا موضوع	18	6	علم نحو کی غرض	18
7	علم نحو کا مقام ومرتبہ	18	8	علم نحو کا واضع	19
9	حالاتِ مصنف	19	10	لفظ کی تعریف	22
11	کلمہ کی اقسام	22	12	اسم کی تعریف	22
13	فعل اور حرف کی تعریف	22	14	مرکب کی تعریف	22
15	مرکب مفید	23	16	جملہ خبریہ کی تعریف	24
17	جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کی تعریف	24	18	مسند الیہ اور مسند کی تعریف	25
19	جملہ انشائیہ کی تعریف اور اقسام	27	20	جملہ خبریہ وانشائیہ کی پہچان	28
21	مرکب غیر مفید کی تعریف	30	22	مرکب تقیدی	30
23	مرکب غیر تقیدی	31	24	مرکب اضافی، مرکب توصیفی	31
25	مرکب بنائی، مرکب منع صرف، مرکب صوتی	31	26	نقشہ اقسام لفظ	34
27	مطالعہ کا طریقہ	35	28	علامات اسم	36
29	علامات فعل اور علامت حرف	37	30	معرب ومبنی کی تعریف	39
31	اسم متمکن اور اسم غیر متمکن کی تعریف	40	32	مبنی الاصل کی تعریف اور اقسام	40
33	مبنی غیر اصل کی تعریف اور اقسام	40	34	معرب کی اقسام	41
35	نقشہ اقسام معرب ومبنی	42	36	اسم غیر متمکن کی قسمیں	43
37	مضمرات	44	38	اسم ظاہر اور اسم ضمیر کی تعریف	44
39	ضمیر مرفوع، منصوب، مجرور کی تعریف	44	40	مرفوع متصل کی تعریف	44
41	مرفوع منفصل کی تعریف	45	42	منصوب متصل، منصوب منفصل کی تعریف	45

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
41	مجرور متصل کی تعریف	45	42	مرفوع متصل کی ضمائر	45
43	مرفوع منفصل کی ضمائر	45	44	منصوب متصل کی ضمائر	45
45	منصوب منفصل کی ضمائر	46	46	مجرور متصل کی ضمائر	46
47	ضمیر بارز کی تعریف	46	48	ضمیر مستتر کی تعریف	47
49	ضمیر دائمی اور ضمیر عارضی کی تعریف	47	50	فعل ماضی معلوم کی ترکیب	48
51	فعل ماضی مجہول کی ترکیب	50	52	فعل مضارع معلوم کی ترکیب	50
53	فعل مضارع مجہول کی ترکیب	52	54	اسم فاعل کی ترکیب	52
55	اسم مفعول کی ترکیب	53	56	مضمرات کا نقشہ	55
57	ضمائر کی گردانوں کا تفصیلی نقشہ	56	58	اسمائے اشارات	57
59	اسم اشارہ کی تعریف	57	60	اسمائے اشارات کی تعداد	57
61	اسمائے اشارات کے کلمات کے معانی	57	62	نقشہ اسمائے اشارات	58
63	اسمائے اشارات کا ترکیبی ضابطہ	59	64	اسمائے موصولات	60
65	اسم موصول کی تعریف	60	66	اسمائے موصولہ کی تعداد	60
67	اسم موصول کے کلمات کے معانی	61	68	من اور ما میں فرق	61
69	ذو کی قسمیں	61	70	ایٌّ اور ایّۃٌ کی چار حالتیں	62
71	اسمائے موصولہ کا ترکیبی ضابطہ	62	72	اسمائے افعال	64
73	اسم فعل کی تعریف اور قسمیں	64	74	اسمائے اصوات	65
75	اسم صوت کی تعریف	65	76	اسمائے ظروف	66
77	اسم ظرف کی تعریف اور قسمیں	66	78	اسمائے کنایات	67
79	اسم کنایہ کی تعریف اور قسمیں	67	80	مرکب بنائی	67
81	معرفہ اور نکرہ کی تعریف	69	82	معرفہ کی قسمیں	69
83	اعلام کی قسمیں	70	84	مذکر اور مؤنث کی تعریف	72
85	تانیث کی علامات	72	86	مؤنث قیاسی و مؤنث سماعی	73

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
87	مؤنث حقیقی، مؤنث لفظی	73	88	نقشہ اقسام مؤنث	75
89	واحد، مثنیٰ، مجموع	78	90	جمع لفظی، جمع معنوی	78
91	جمع تکسیر کی تعریف اور اوزان	79	92	جمع تصحیح کی تعریف اور اقسام	79
93	جمع قلت، جمع کثرت اور ان کے اوزان	79	94	تفصیلی نقشہ اقسام اسم	81
95	اعراب کی قسمیں	82	96	اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی قسمیں	83
97	مفرد منصرف صحیح کا اعراب	83	98	جاری مجریٰ صحیح کا اعراب	84
99	جمع مکسر منصرف کا اعراب	84	100	جمع مؤنث سالم کا اعراب	85
101	غیر منصرف کا اعراب	86	102	غیر منصرف و منصرف کی تعریف	86
103	منع صرف کے اسباب	87	104	اسمائے ستہ مکبرہ کی بحث اور ان کا اعراب	88
105	مثنیٰ کی تعریف	89	106	مثنیٰ اور کِلا و کِلْتا کا اعراب	90
107	اِثْنان و اِثْنَتان کا اعراب	91	108	جمع مذکر سالم کا اعراب	92
109	اُولُوا کا اعراب	93	110	عِشرُون تا تِسعُونَ کا اعراب	93
111	اسم مقصور کا اعراب	94	112	غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائی متکلم کا اعراب	94
113	اسم منقوص کا اعراب	95	114	جمع مذکر سالم مضاف بیائی متکلم کا اعراب	96
115	نقشہ اقسام اسم متمکن باعتبارِ اعراب	98	116	اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی قسمیں	100
117	اول: صحیح مجرد از ضمیر بارز	100	118	دوم: مفرد معتل واوی و یائی	100
119	سوم: مفرد معتل الفی	100	120	چہارم: صحیح یا معتل با ضمائر و نونہائے مذکورہ	101
121	فعل مضارع کا اعراب پہچاننے کا طریقہ	102	122	نقشہ اقسام فعل مضارع باعتبار اعراب	104
123	عوامل کی بحث کا مختصر خلاصہ	105	124	عوامل کا نقشہ	109
125	معمولات کی بحث کا مختصر خلاصہ اور نقشہ	110	126	**باب اول در حروف عاملہ**	111
127	فصل اول در حروف عاملہ در اسم	111	128	حروف جر	111
129	ظرفِ حقیقی اور ظرفِ مجازی کی تعریف	112	130	ظرفِ لغوی کی تعریف	112
131	ظرفِ مستقر کی تعریف	113	132	حروف مشبہ بالفعل	115

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
133	اِنَّ اور اَنَّ میں فرق اور اِنَّ اور اَنَّ کے مواضع	116	134	ما و لا مشبہتان بلیس	119
135	ما اور لا میں فرق	119	136	لائے نفی جنس	120
137	لائے نفی جنس کے اسم کی مختلف صورتیں	120	138	اعراب کے اعتبار سے منادیٰ کی قسمیں	123
139	حروف نداء	123	140	فصل دوم در حروف عاملہ در مضارع	127
141	حروف ناصبہ	127	142	حروف جازمہ	131
143	نقشہ حروف عاملہ	136	144	**باب دوم در عمل افعال**	137
145	فعل لازمی اور فعل متعدی کی تعریف	137	146	فعل معلوم کی تعریف	137
147	فعل مجہول کی تعریف	138	148	فعل لازمی، فعل متعدی اور فعل مجہول کا عمل	138
149	فاعل	140	150	مفعول مطلق	140
151	مفعول فیہ	140	152	مفعول معہ	140
153	مفعول لہٗ	141	154	حال	141
155	تمییز	142	156	مفعول بہ	143
157	فاعل کی قسمیں	145	158	مؤنث کی قسمیں	145
159	فعل کو مذکر اور مؤنث لانے کی مختلف صورتیں	146	160	فعل مجہول کا عمل	148
161	مفعول کے اعتبار سے فعل متعدی کی قسمیں	150	162	افعال قلوب	151
163	افعال ناقصہ	153	164	افعال مقاربہ	155
165	افعال مدح وذم	158	166	افعال تعجب	161
167	نقشہ افعال عاملہ	163	168	**باب سوم در عمل اسمائے عاملہ**	164
169	اسمائے شرطیہ	164	170	اسمائے افعال بمعنی ماضی	166
171	اسمائے افعال بمعنی امر حاضر	166	172	اسم فاعل	168
173	اسم مفعول	171	174	نقشہ اقسام اسم مفعول	173
175	صفت مشبہ	174	176	اسم تفضیل	176
177	اسم مصدر	177	178	اسم مضاف	178

نمبرشمار	مضامین	صفحہ نمبر	نمبرشمار	مضامین	صفحہ نمبر
179	اسم تام	180	180	اسمائے کنایہ از عدد	180
181	نقشہ اسمائے عاملہ	183	182	**قسم دوم در عوامل معنوی**	184
183	اول ابتداء	184	184	دوم خلو	185
185	**خاتمہ در فوائد متفرقہ**	187	186	فصل اول در توابع	187
187	تابع کی تعریف	187	188	تابع کا حکم	188
189	صفت	188	190	تاکید	190
191	بدل	194	192	عطف بحرف اور عطف بیان	195
193	نقشہ توابع	198	194	فصل دوم در بیان منصرف وغیر منصرف	199
195	فوائد ضروریہ	199	196	فصل سوم در حروف غیر عاملہ	202
197	حروف تنبیہ	203	198	حروف ایجاب	203
199	حروف تفسیر	204	200	حروف مصدریہ	204
201	حروف تحضیض	205	202	حرفِ توقع	205
203	حروفِ استفہام	205	204	حرفِ ردع	206
205	تنوین	206	206	نونِ تاکید	208
207	حروفِ زیادت	208	208	حروف شرط	209
209	لَولا	209	210	لام مفتوحہ	210
211	ما بمعنی مادام	210	212	حروف عطف	210
213	**بحث مستثنیٰ**	212	214	مستثنیٰ کی تعریف	212
215	مستثنیٰ کا حکم	213	216	مستثنیٰ متصل و مستثنیٰ منقطع	213
217	مستثنیٰ مفرغ و مستثنیٰ غیر مفرغ	213	218	کلام موجب وغیر موجب	213
219	مستثنیٰ کا اعراب	215	220	لفظ غیرؔ کا اعراب	217
221	**خلاصہ نحومیر**	220	222	**مشکل الفاظ کی ترکیب**	223

انتساب

میں اس کاوِش کو اپنے مُرشد ومُربی، ولی کامل، رَأس الاتقیاء

شیخ طریقت حضرت **مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب** نقشبندی

زیدمجدہم

اور

اپنے والدین وتمام اساتذہ کرام

کی طرف منسوب کرتا ہوں، جن کی محنت، محبت وشفقت اور مقبول دعاؤں
کی برکت سے بندہ کو تعلیم، تدریس اور تالیف کی توفیق نصیب ہوئی۔

☆☆☆☆☆☆☆

فہرست تقریظات

نمبر شمار	تقریظ	صفحہ نمبر
1	حضرت مولانا ڈاکٹر منظور مینگل صاحب :استاد الحدیث جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی	8
2	حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب:استاد الحدیث جامعہ دار العلوم کراچی	9
3	حضرت مولانا قاضی حمید اللہ خان صاحب: مہتمم وشیخ الحدیث جامعہ انوار العلوم شیرانوالہ باغ گوجرانولہ	10
4	حضرت مولانا فیض الرحمٰن صاحب:مدرس جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ	10
5	حضرت مولانا محمد حسن صاحب:مدرس جامعہ محمدیہ لیک روڈ نمبر ۴، چوبرجی لاہور	11
6	حضرت مولانا مفتی حمید اللہ جان صاحب: رئیس دار الافتاء واستاد الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور	12
7	حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب نقشبندی: شیخ الحدیث معہد الفقیر الاسلامی جھنگ	13
8	حضرت مولانا محمد نعیم خان صاحب: خطیب جامع مسجد عثمان غنی کھائیگلہ راولاکوٹ ضلع پونچھ آزاد کشمیر	14

☆ تقریظ ☆

مناظر اسلام حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم العالیہ

استاد الحدیث جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی ورئیس جامعہ صدیقیہ کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِوَلِیِّہٖ والصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَصَفِیِّہٖ

امابعد! علم نحو کی افادیت اور اہمیت کسی صاحب علم اور ذی شعور پر مخفی نہیں ہے۔صدیوں سے یہ علم مخدوم آرہا ہے، ان گنت حضرات نے اس بحر زخار میں غوطہ زنی کی ہے، اور اس کے لعل وجواہر سے خود بھی مستفید ہوئے ہیں اور دوسروں کے قلوب کو بھی اس سے منور کیا ہے۔سیّد شریف علی بن محمد جرجانی رحمہ اللہ کی ''نحو میر'' بھی اسی سلسلہ کی ایک مضبوط کڑی ہے، خاص طور پر برصغیر میں ''نحو میر'' کو اللہ تعالی نے بہت مقبولیت بخشی، اور بیسیوں علمائے کرام نے اس کی خدمت کیلئے خامہ فرسائی فرمائی ہے، اور اسے سہل اور دلنشین انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

مولانا محمد جمیل صاحب مدظلہ فاضل دارالعلوم کراچی نے بھی علم نحو کی شہرۂ آفاق کتاب کی ''سعی الفقیر شرح نحو میر'' کے نام سے تسہیل وتشریح فرمائی ہے۔مولانا موصوف نے بنیادی قواعد، ضروری تمارین اور عملی اجراء کے ذریعے اس کتاب کی مباحث کو ذہن نشین کرانے کی مفید کوشش کی ہے، جو بہت مبارک اور قابل صد تحسین ہے۔

اپنی مصروفیات اور مشاغل کی کثرت کی بنا پر میں اس پر تفصیل سے تو نظر نہ ڈال سکا، تاہم اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کاوش کو طلبہ اور مدرِّسین کی استعداد میں اضافہ کا سبب بنائے اور اسے قبولیت سے سرفراز فرما کر مؤلف کیلئے ذخیرۂ آخرت بنائے، آمین۔

منظور احمد عفی عنہ

☆ تقریظ ☆

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ

استاد الحدیث جامعہ دار العلوم کراچی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نحمدہٗ ونُصَلِّی علٰی رسُولِہِ الکَرِیم

مولانا محمد جمیل صاحب کی یہ تصنیف جو نحو کی مشہور ابتدائی کتاب ''نحو میر'' کی تشریح و توضیح پر مشتمل ہے، احقر نے سرسری طور پر اس کا جائزہ لیا۔ ماشاء اللہ مولوی صاحب نے قواعد کی تفہیم و تسہیل کیلئے دقیقہ رسی کے ساتھ عمدہ کام کیا ہے، خاص طور پر ہر بحث کی تکمیل پر تمرین کا مستقل عنوان قائم کر کے اجراء کا طریقہ بھی سکھایا ہے۔

مولائے کریم موصوف کی اس کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازے، اور یہ سعی جمیل مدارس دینیہ کے طلبہ کیلئے علم النحو سے مناسبت اور اس کے نتیجے میں عربی عبارت کی درست خواندگی کی صلاحیت کے حصول کا کامیاب وسیلہ بنائے، آمین۔

العبد عزیز الرحمٰن استاد جامعہ دار العلوم کراچی

۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ

☆ تقریظ ☆

ماہرِ فنون حضرت مولانا فیض الرحمٰن صاحب مدّ ظلہٗ العالی

مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نحمدهٗ ونُصَلِّی علٰی رسُولِهِ الكَرِيم ط

برادرم مولانا محمد جمیل صاحب کی تصنیفی کاوش بنام ''سعی الفقیر'' اردو شرح نحومیر کو انتہائی غور وخوض کے ساتھ اوّل سے لے کر آخر تک مطالعہ کیا۔ انتہائی آسان فہم، پرمغز اور علمی نکات سے بھرا ہوا پایا۔ خصوصاً تمارین اور اس کے حل کا جو انداز ہے، شاید اپنی مثال آپ ہے۔

مزید برآں مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے قواعد وضوابط کے مطابق کمپوزنگ کر کے حسنِ ظاہری سے بھی مالا مال بنایا۔

اَللّٰهُمَّ زِدْ فَزِدْ

فیض الرحمٰن حقانی

مدرس جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک (نوشہرہ)

☆ تقریظ ☆

جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا قاضی حمید اللہ خان صاحب رحمہ اللہ

مہتمم وشیخ الحدیث جامعہ انوار العلوم شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ

التقريظ صواب وصاحب التقريظ مصيبٌ فى رأيه

خویدم حمید اللہ عفی عنہ

☆ تقریظ ☆

امام الصرف والنحو حضرت مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ

مدرس جامعہ محمدیہ لیک روڈ نمبر۴،چوبرجی،لاہور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نحمدہٗ ونُصَلِّی علٰی رسُولِہِ الکَرِیم ط

اللہ ربّ ذوالجلال کا بہت بڑا احسان وفضل ہے کہ انہوں نے اپنے دین مبین کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے، جیسے ارشادِ ربانی ہے ''اِنَّانَحنُ نَزَّلنَاالذِّکرَ وَاِنَّالَہٗ لَحَافِظُوْنَ''اور عالم اسباب میں اس کی حفاظت کا یوں انتظام فرمایا ہے کہ اہل حق کی ایک جماعت کو چُن لیا ہے جو قیامت کی صبح تک دین حق کے تمام شعبوں کی پاسداری کا فریضہ سرانجام دیتی رہے گی۔

انہی خوش نصیب ہستیوں میں سے ہمارے نیک، مخلص استاد حضرت مولانا محمد جمیل صاحب دامت برکاتہم العالیہ ہیں، جنہوں نے بڑی محبت اور محنت سے دینی مدارس میں مبتدی طلباء کرام کو پڑھائی جانے والی مقبول عنداللہ کتاب ''نحومیر'' کی ایسی عمدہ اور بہترین شرح لکھی ہے، جس کا مطالعہ مبتدی اور منتہی طلباء کرام اور معلمین کیلئے مفید ہوگا۔

اللہ پاک کی بارگاہ میں التجاء ہے کہ وہ حضرت استاد کی اس نیک کاوش کو قبول فرمائے اور ذخیرۂ آخرت بنادے، آمین۔

محتاجِ دعا

محمد حسن عفی عنہ

☆ تقریظ ☆

حضرت مولانا مفتی حمید اللہ جان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

رئیس دارالافتاء، واستاذالحدیث جامعہ اشرفیہ، فیروز پور روڈ لاہور

بسم اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نحمدہٗ ونُصَلّی علٰی رسُولِہِ الکَرِیم

بعونہٖ تعالیٰ ''سعی الفقیر شرح نحومیر'' کے بعض مباحث کا مطالعہ کیا۔ عزیز القدر مولانا محمد جمیل صاحب نے مجموعی لحاظ سے بہترین محنت کر کے نحومیر کی وضاحت وتشریح میں کامیاب سعی کی ہے، جو کہ باعث تبریک ہے۔

اللہ کریم ان کی اس محنت کو قبول فرما کر مزید دینی خدمات کی توفیق سے نوازدے،، آمین ثم آمین۔ فقط

حمید اللہ جان عفی عنہ خادم الحدیث والافتاء

جامعہ اشرفیہ لاہور

۹ شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ

☆ تقریظ ☆

حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب نقشبندی مجددی شیخ الحدیث معہد الفقیر الاسلامی جھنگ

خلیفہ مجاز پیر کامل حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی مجددی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نحمدہٗ ونُصَلِّی علٰی رسُولِہِ الکَرِیم

امت محمدیہ جن خصوصیات کی بناء پر باقی امتوں سے ممتاز ہے، ان میں سے ایک کثرت تصنیف وتالیف بھی ہے۔ ایک ایک موضوع پر بیسیوں نہیں بلکہ سینکڑوں کتب کی تصانیف، اس امت کی خصوصیت ہے۔

نحو کے موضوع پر لکھے گئے ایک چھوٹے سے رسالے ''نحو میر'' کی جس کثرت سے شروحات لکھی گئی ہیں، عقل کو حیران کرنے کیلئے یہی کافی ہے۔

ویسے تو ''نحو میر'' پر علمی دنیا میں بہت کچھ لکھا گیا ہے، تاہم برادرِ مکرم حضرت مولانا محمد جمیل صاحب زیدمجدہٗ کی لکھی گئی شرح ''سعی الفقیر'' کو بعض مقامات سے دیکھا تو اپنے ناقص فہم کی بناء پر بعض پہلوؤں سے بے مثل پایا۔

امید کی جاتی ہے کہ طلبہ اور اساتذہ، سب کیلئے مفید ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مؤلف موصوف کی اس سعی کو شرفِ قبولیت سے نوازے، اور اہل علم کے لئے نافع بنادے۔ ''آمین ثُمَّ آمین''

کتبہٗ: حبیب اللہ نقشبندی مجددی

معہد الفقیر الاسلامی جھنگ

☆ تقریظ ☆

حضرت مولانا محمد نعیم خان صاحب خطیب جامع مسجد عثمان غنی
کھائیگلہ راولاکوٹ ضلع پونچھ آزاد کشمیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نحمدہٗ ونُصَلِّی علٰی رسُولِہِ الکَرِیم

سعی الفقیر شرح نحومیر جس کو مولانا محمد جمیل صاحب مدظلہٗ نے تالیف کیا ہے، مختلف مقامات سے پڑھنے کا موقع ملا ہے۔ ماشاء اللہ مولانا نے بڑی محنت اور کاوش سے کام کیا ہے، جوکہ بالکل آسان اور دلچسپ ہے۔ حلِ کتاب اور مشکل مقامات کو احسن طریقہ سے بیان کیا ہے، خصوصاً نقوش کی مدد سے طلبہ کیلئے مزید آسانیاں پیدا کردی ہیں۔

اللہ تعالیٰ مولانا کی سعی کو قبول فرمائیں، اور امت کو اس مستفیض ہونے کی توفیق نصیب فرمائیں،، آمین۔

العبد الضعیف محمد نعیم خان خطیب جامع مسجد عثمان غنی
کھائیگلہ راولاکوٹ ضلع پونچھ آزاد کشمیر

۲۹/۷/۲۰۱۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

کتاب الٰہی اور سنت نبویہ علی صاحبہا الف تحیۃ وسلام کو کما حقہ سمجھنے کیلئے مختلف علوم وفنون کی ضرورت ہوتی ہے۔ان تمام علوم آلیہ میں علم نحو اور علم صرف بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، خاص کر علم نحو، جو ابتداء ہی سے ارباب علم وفن کا منظورِ نظر چلا آ رہا ہے۔ ہر زمانے میں علماء نے درساً، تالیفاً، شرحاً غرض ہر اعتبار سے اس فن کی آبیاری کی ہے۔سینکڑوں کتب میں یہ علم سمویا ہوا ہے، انہی کتب میں سے ایک کتاب ''نحو میر'' ہے جو برسہابرس سے مبتدی طلباء کو پڑھایا جاتا ہے، اور برصغیر پاک و ہند کے تقریباً تمام مدارس میں داخل نصاب ہے۔

بندہ ناچیز کو کئی بار یہ کتاب پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔اور چند سالوں سے شعبان، رمضان کی تعطیلات میں مدرسہ نعمانیہ لورالائی میں دورہ نحو وصرف پڑھانے کی توفیق بھی حاصل ہو رہی ہے۔ دورانِ درس طلباء سے اسباق لکھواتا رہا، چنانچہ ایک مسوّدہ تیار ہوا جس سے طلباء فوٹو اسٹیٹ کروا کے استفادہ کرتے رہے، بعض مخلص احباب اصرار کرتے رہے کہ اگر اس مسوّدہ کو طبع کرا کے باقاعدہ کتابی شکل دی جائے، تو مُعلِّمین اور مُتعلِّمین کیلئے اس سے مستفید ہونے میں سہولت رہے گی۔مگر بندہ اس میدان میں اپنی کم مائیگی کو دیکھتے ہوئے ہمت نہیں کر سکا۔

اسی اثناء میں ماہر علوم وفنون متعدد شروحات کے مؤلف حضرت مولانا فیض الرحمٰن صاحب (استاد جامعہ حقانیہ، اکوڑہ خٹک) لورالائی تشریف لائے، تو اپنے شاگرد مولوی عبدالواحد صاحب حمزہ زئی کے ہمراہ ہمارے ہاں بھی تشریف فرما ہوئے۔ چنانچہ مولوی عبدالواحد صاحب نے یہ مسودہ حضرت کو دکھایا، مسودہ کو دیکھ کر حضرت نے اپنے تعاون کی یقین دہانی فرماتے ہوئے مشورہ دیا کہ اگر اس کو جامع کتاب کی شکل دے کر طبع کیا جائے، تو مدرسین اور طلباء کیلئے مفید ثابت ہوگا۔حضرت کی حوصلہ افزائی فرمانے کے بعد بندہ کو ہمت ہوئی ،اور آج یہ مسودہ زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

خصوصیات:

- ☆ سب سے پہلے نحو میر کا متن ذکر کر کے اس کا لفظی ترجمہ کیا گیا ہے۔
- ☆ اس کے بعد مصنفؒ کی عبارت کی دلنشین تشریح کردی گئی ہے۔

☆ اس کے بعد بحث سے متعلقہ ضروری فوائد، ترکیبی ضوابط کو ذکر کیا گیا ہے، نیز مثالوں کی ترکیب کی گئی ہے۔

☆ ہر بحث کے آخر میں "**تمرینی سوالات**" کے عنوان سے اجراء کیلئے 15 مثالیں ذکر کی گئی ہیں۔ کل 31 اجراء ہیں، جن میں 465 مثالوں کو ذکر کیا گیا ہے، جو اکثر قرآن مجید سے ماخوذ ہیں۔

☆ سوالات کے بعد "**نمونۂ حلِّ سوالات**" کے عنوان سے 3 سوالوں کو حل کر کے اجراء کا طریقہ بتایا گیا ہے، کل 93 مثالوں کو حل کر دیا گیا ہے۔

☆ ہر بحث کے آخر میں بحث کو نقشے کی مدد سے سمجھایا گیا ہے۔

☆ حروفِ عاملہ، افعال عاملہ اور اسمائے عاملہ کی بحث سے پہلے تمام 100 عوامل، اور ان کے معمولات کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے، جو آئندہ تین ابواب میں بیان کردہ ابحاث کے سمجھنے کیلئے مُمد ومعاوِن رہے گا۔

☆ کتاب کے آخر میں پوری نحومیر کا خلاصہ پیش کر دیا گیا ہے۔

☆ اور اس کے بعد 50 مشکل اور کثیر الوقوع الفاظ کی ترکیب پیش کر دی گئی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

اظہارِ تشکر

اس موقع پر **اولاً** میں اپنے محسن حضرت مولانا فیض الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ (استاد جامعہ حقانیہ، اکوڑہ خٹک) کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جن کی تحریک وتعاون سے بندہ کو تصنیف کی ہمت ہوئی، اور جنہوں نے مسودہ پر نظرِ ثانی فرما کر اصلاح کی حتیٰ الوسع کوشش کی۔

ثانیاً اپنے ان عظیم اساتذہ کرام اور اکابرین عظام دامت فیوضھم العالیہ کا انتہائی شکر گذار ہوں، جنہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود خصوصی عنایت فرماتے ہوئے اپنی مبارک آراء لکھ کر بندہ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

ثالثاً عزیزم مولوی حبیب الرحمٰن سلمہٗ اللہ کا انتہائی شکر گذار ہوں، جنہوں نے کانٹ چھانٹ کی کلفت برداشت کی، اور کمپوزنگ کا مشکل مرحلہ بحسن وخوبی سرانجام دیا۔

رابعاً ان تمام احباب کاممنون ہوں، جنہوں نے اس شرح کی تیاری میں کسی بھی طرح کا تعاون فرمایا ہو۔خاص کر برادرم مفتی زین الدین صاحب مدرس جامعہ بحر العلوم کوئٹہ کا، جنہوں نے نحومیر کے ترجمہ میں تعاون کیا ہے۔

آخری گذارش یہ ہے کہ انسان خطاء ونسیان کا مجموعہ ہے، کتاب میں بندہ سے غلطیاں یقیناً ہوئی ہونگی، تمام احباب سے التجاء ہے کہ اگر کہیں قابل اصلاح غلطی نظر آجائے تو بندہ کو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔

نوٹ: چونکہ یہ شرح ان مباحث پر مشتمل ہے جو دورۂ نحو کے دوران پڑھائے جاتے ہیں، جس میں اکثر منتہی طلباء یا وہ طلباء شامل ہوتے ہیں جنہوں نے کم از کم درجہ اولی پڑھا ہوا ہوتا ہے۔لھذا مدرسین حضرات سے گذارش ہے کہ نحومیر پڑھانے کے دوران ان تمام مباحث کو پڑھانا کوئی ضروری نہیں ہے۔طلباء کی استعداد کے مطابق ضروری مباحث پڑھائے جائیں تو بہتر ہے۔

محمد جمیل عفی عنہ

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

ومدرس جامعہ اسلامیہ بحر العلوم نزد سریاب کسٹم کوئٹہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم .نَحمدہٗ ونُصَلِّی عَلیٰ رَسُولِہِ الۡکَرِیۡم.

مبادی علم نحو

ہر علم کے شروع کرنے سے پہلے چند چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔(1)تعریف علم (2)موضوع علم (3)غرض علم (4)مقام علم (5)واضع علم (6)حالاتِ مصنف

علم نحو بھی ایک عظیم علم ہے جس کے شروع کرنے سے پہلے بھی مذکورہ بالا اُمور کا جاننا ضروری ہے۔

علمِ نحو کی تعریف:

نحو کا مشہور لغوی معنی ہے ''قصد کرنا'' اور اصطلاحی تعریف یہ ہے ''اَلنَّحۡوُ عِلمٌ بِاُصُوۡلٍ یُّعۡرَفُ بِھَا اَحۡوَالُ اَوَاخِرِ الۡکَلِمِ الثَّلاثِ مِنۡ حَیۡثُ الۡاِعۡرَابِ وَالۡبِنَاءِ وَکَیۡفِیَّۃُ تَرۡکِیۡبِ بَعۡضِھَا مَعَ بَعۡضٍ'' یعنی علم نحو چند ایسے قوانین کا نام ہے جن کے ذریعے تین کلموں (اسم، فعل، حرف) کے آخر کے احوال کو معرب اور مبنی ہونے کے اعتبار سے معلوم کیا جائے اور ان میں سے بعض کلموں کو بعض کے ساتھ ملانے کا صحیح طریقہ معلوم کیا جائے۔

علمِ نحو کا موضوع:

''الکلمۃ والکلام'' یعنی علم نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔

علمِ نحو کی غرض:

''صیانۃ الذھن عن الخطأ اللفظی فی کلام العرب'' یعنی ذہن کو کلام عربی میں لفظی غلطی سے بچانا

علمِ نحو کا مقام و مرتبہ:

(1) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے ''تعلّموا النحو کما تعلمون السنن والفرائض'' (علم نحو سیکھو جیسا کہ تم سنن اور فرائض کو سیکھتے ہو)

(2) صاحب مفتاحؒ فرماتے ہیں کہ ''علم نحو کا حاصل کرنا فرض کفایہ ہے''

(3) ایوب سجستانیؒ کا قول ہے ''تعلّموا النحو فانّہٗ جمالٌ للوضیعِ وترکہٗ ھجنۃٌ للشریف'' (نحو سیکھو اس لئے کہ یہ گھٹیا شخص کے لئے باعثِ جمال ہے، اور شریف شخص کے لئے اس کا ترک کرنا باعث عیب ہے)

علم نحو کی عظمت اور ضرورت کا اندازہ درج ذیل اقوال سے بھی ہوتا ہے۔ **النحو فی ا لکلام کالملحِ فی الطعام.**

الصرف امّ العلوم والنحو ابوھا. النحو للعلوم کالضوء للنجوم. النحو فی الکلام کالضوء فی الظلام.

علم نحو کا واضع:

علم نحو کے واضع کے بارے میں تین اقوال ہیں۔

(1) علم نحو کا واضع حضرت علی رضی اللہ عنہٗ ہے۔ (2) ابوالاسود دؤلیؒ ہے۔ (3) بحیثیت آمر حضرت عمرؓ اور بحیثیت مأمور ابوالاسود دؤلی رحمہ اللہ علم نحو کا واضع ہے۔

حالات مصنّفؒ:

نام ونسب :

مصنف کا نام علی، کنیت ابوالحسن، لقب زین الدین، والد کا نام محمد اور دادا کا نام علی ہے۔ آپ جرجان کے سادات خاندان کے ساتھ تعلق رکھتے تھے، اسی تعلق کی وجہ سے آپ سیّد شریف اور سیّد سند کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ کو میرؔ بھی کہا جاتا ہے، میر اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ کی بہت سے کتابوں کے مروّجہ نام لفظ میر پر ہیں، مثلاً نحو میر، صرف میر، میر قطبی، میر ایساغوجی وغیرہ۔

سنہ پیدائش :

آپؒ ۲۲ شعبان المعظم ۷۴۰ھ میں جرجان میں پیدا ہوئے، اسی لئے آپ کو جرجانؔی کہا جاتا ہے۔

تفتازانی اور جرجانی کے باھمی مناظرے:

مصنفؒ نے شیراز میں سکونت اختیار کی، جب تیمور لنگ کا ۷۸۹ھ میں شیراز پر تسلط ہوا تو انہوں نے مصنفؒ کا بڑا اکرام واعزاز کیا اور اپنے ساتھ چلنے کی درخواست کی، مصنفؒ درخواست قبول کرتے ہوئے تیمور لنگ کے ساتھ سمرقند چلے گئے، اور وہاں پر درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ جب تیمور لنگ کی وفات ہوگئی تو مصنفؒ شیراز واپس تشریف لائے۔

صاحب مختصر المعانی علامہ تفتازانیؒ بھی تیمور لنگ کے پاس رہا کرتے تھے، سیّد شریفؒ اور علاّمہ تفتازانیؒ کا اکثر آپس میں بحث ومباحثہ اور مناظرہ ہوتا رہتا تھا، اور ہر ایک یہ کوشش کرتا کہ دوسرے کو شکست دے لیکن ایک دوسرے کو شکست نہ دے سکے۔ تیمور لنگ کہا کرتا تھا کہ یہ دونوں علم میں برابر ہیں لیکن نسبی شرافت کی وجہ سے سیّد شریف افضل ہیں۔ اسی وجہ سے ان کا بڑا اکرام کرتا تھا۔ کسی مسئلے میں سید شریفؒ اور علامہ تفتازانیؒ کا مناظرہ ہوا ثالث نے سید شریف کے حق میں فیصلہ دیا اسی غم کی وجہ سے علامہ تفتازانیؒ کی وفات ہوگئی۔

وفات :

مصنفؒ ۷٦ سال کی عمر میں ٦ ربیع الاول ۸۱٦ھ بروز چہارشنبہ، شیراز میں وفات پا گئے۔

اساتذہ کرام :

علوم دینیہ میں استاد علامۃ الدھر اکمل الدین محمد بن محمود البابرتی تھے۔ اور علوم عقلیہ میں استاد علامہ مبارک شاہ مصری تھے۔

تصنیفات :

مصنفؒ انتہائی فہیم اور ذکی تھے، نوعمری ہی میں بعض کتابیں تالیف فرمائیں۔ اور ان کی تصنیفات 50 سے متجاوز ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں (۱) ترجمہ قرآن فارسی زبان میں (۲) حاشیہ بیضاوی (۳) حاشیہ مشکوٰۃ شریف (۴) حاشیہ ھدایہ (۵) حاشیہ مطول (٦) نحومیر (۷) شریفیہ شرح سراجی (۸) شریفیہ شرح کافیہ (۹) شریفیہ فی فن المناظرہ وغیرہ۔

☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ وَالعَاقِبَۃُ لِلمُتَّقِینَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیرِ خَلقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجمَعِینَ ط

امابعد بدان اَرشَدَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی کہ این مختصریست مضبوط درعلم نحوکہ مبتدی رابعد حفظ مفرداتِ لغت ومعرفتِ اشتقاق وضبطِ مہماتِ تصریف بآسانی بکیفیت ترکیب عربی راہ نماید وبزودی درمعرفتِ اعراب وبناوسوادخواندن توانائی دہد بِتَوفِیقِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَعَونِہٖ

ترجمہ: ..... شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سب تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کے پالنے والے ہیں، اور اچھا انجام پرہیزگاروں کیلئے ہے، اور رحمت اور سلامتی ہو اللہ کی مخلوق میں سے سب سے بہتر پر جو محمد ﷺ ہیں، اور ان کی تمام آل پر۔

امابعد: تو جان، اللہ تعالیٰ تیری رہنمائی کرے، کہ یہ ایک مختصر رسالہ ہے جو لکھا گیا ہے علم نحو میں، جو مبتدی کو لغت کے مفردات یاد کرنے کے بعد اور اشتقاق کو پہچاننے کے بعد اور علم صرف کی ضروری چیزیں یاد کرنے کے بعد آسانی کے ساتھ عربی ترکیب کی کیفیت کی راہ دکھلاتا ہے۔ اور بہت جلدی معرب ومبنی کو پہچاننے میں اور عبارت صحیح پڑھنے میں توانائی دیتا ہے، اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی مدد سے۔

فصل: بدانکہ لفظ مستعمل درسخن عرب بردوقسم است مفرد ومرکب، مفرد لفظی باشد تنہا کہ دلالت کند بریک معنی، وآن راکلمہ گویند، وکلمہ برسہ قسم است، اسم چون رَجُلٌ، وفعل چون ضَرَبَ، وحرف چون ھَلْ، چنانکہ درتصریف معلوم شدہ است، امامرکب لفظی باشد کہ از دوکلمہ یا بیشتر حاصل شدہ باشد، ومرکب بردوگونہ است مفید وغیرِ مفید، مفید آنست کہ چون قائل برآن سکوت کند سامع را خبری یاطلبی معلوم شود، وآنرا جملہ گویند وکلام نیز، پس جملہ بردوقسم است خبریہ وانشائیہ۔

ترجمہ: فصل: تو جان کہ استعمال شدہ لفظ عربی زبان میں دو قسم پر ہے، مفرد اور مرکب۔ مفرد وہ اکیلا لفظ ہے جو ایک معنی پر دلالت کرے، اور اس (مفرد) کو کلمہ (بھی) کہتے ہیں۔ اور کلمہ تین قسم پر ہے، اسم جیسا کہ رَجُلٌ (ایک مرد) اور فعل جیسا کہ ضَرَبَ (ایک مرد نے مارا) اور حرف جیسا کہ ھَلْ (کیا) جیسا کہ علمِ صرف میں معلوم ہو چکا ہے۔ بہر حال مرکب وہ لفظ ہے جو دو کلموں یا زیادہ سے حاصل ہوا ہو۔ اور مرکب دو قسم پر ہے مفید اور غیر مفید، مفید وہ (مرکب) ہے کہ جب کہنے والا اس پر خاموش ہو جائے تو سننے والا کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو جائے۔ اور اس (مرکب مفید) کو جملہ کہتے ہیں اور کلام بھی۔ اور جملہ دو قسم پر ہے، جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ۔

تشریح: اس فصل میں مصنف رحمہ اللہ لفظ کی تعریف وتقسیم بیان کرتے ہیں۔

لفظ کی تعریف: لفظ کا لغوی معنی ہے''پھینکنا اور ڈالنا'' اور اصطلاح میں لفظ اس بامعنی یا بے معنی آواز کو کہتے ہیں، جو انسان کے منہ سے نکلے۔

پھر لفظ کی دو قسمیں ہیں (۱) موضوع (۲) مہمل

موضوع: اگر لفظ کوئی معنی رکھتا ہو تو اسے موضوع اور مستعمل کہتے ہیں۔ جیسے ماءٌ (پانی) خُبزٌ (روٹی)

مہمل: اور اگر لفظ کوئی معنی نہ رکھتا ہو تو اس کو مہمل اور غیر مستعمل کہتے ہیں۔ جیسے اردو زبان میں پانی کے ساتھ وانی اور روٹی کے ساتھ شوٹی کہتے ہیں، یا عربی زبان میں دیز جو زید کا عکس ہے۔

پھر لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں (۱) مفرد (۲) مرکب

(1) مفرد: مفرد کا لغوی معنی ہے''تنہا کیا ہوا'' اور اصطلاح میں مفرد اس اکیلے لفظ کو کہا جاتا ہے جو ایک معنی پر دلالت کرے۔ جیسے رَجُلٌ (آدمی) فرسٌ (گھوڑا) مفرد کا دوسرا نام کلمہ ہے۔

کلمہ کی اقسام: کلمہ کی تین قسمیں ہیں (۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف

(۱) اسم: اسم کا لغوی معنی ہے''بلندی'' اور اصطلاح میں اسم اس کلمہ کو کہا جاتا ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرے، یعنی اپنے معنی پر دلالت کرنے میں کسی دوسرے کلمے کا محتاج نہ ہو، اور تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں نہ پایا جائے۔ جیسے رَجُلٌ.

فائدہ: زمانے کل تین ہیں (۱) ماضی (۲) حال (۳) استقبال

ماضی: گذرے ہوئے زمانے کو کہتے ہیں۔ **حال**: موجودہ زمانے کو کہتے ہیں۔ **استقبال**: آئندہ زمانے کو کہتے ہیں۔

(۲) فعل: فعل کا لغوی معنی ہے''کام'' اور اصطلاح میں فعل اس کلمہ کو کہا جاتا ہے جو مستقل معنی پر دلالت کرے، یعنی اپنے معنی پر دلالت کرنے میں کسی دوسرے کلمے کا محتاج نہ ہو، اور تین زمانوں میں سے کوئی ایک زمانہ اس میں پایا جائے۔ جیسے ضَرَبَ۔

(۳) حرف: حرف کا لغوی معنی ہے''طرف اور کنارہ'' اور اصطلاح میں حرف اس کلمے کو کہا جاتا ہے جو مستقل معنی پر دلالت نہ کرے یعنی اپنے معنی پر دلالت کرنے میں کسی دوسرے کلمے کا محتاج ہو۔ اور تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں نہ پایا جائے۔ جیسے هَلْ، مِنْ، اِلٰی

(2) مرکب: مرکب وہ لفظ ہے جو دو یا دو سے زیادہ کلموں سے مل کر بنا ہو۔

پھر مرکب کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مفید (۲) غیر مفید

مرکب مُفید: مرکب مفید ایسے مرکب کو کہتے ہیں کہ جب اس کا بولنے والا اس کو بول کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کسی بات کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم ہو۔ **خبر کی مثال**، جیسے زَیدٌ قائمٌ **طلب کی مثال**، جیسے اِیتِ بِالماءِ.

مرکب مفید کو جملہ، کلام، مرکب اسنادی، مرکب تام اور اسنادِ تام بھی کہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

(تمرینی سوالات)

درج ذیل الفاظ میں کون کون سے مفرد اور کون سے مرکب ہیں۔ نیز مفرد ہونے کی صورت میں مفرد کی کون سی قسم ہے؟

(۱) رَسُوْلُ اللّٰہِ (۲) خَلَقَ الْاِنْسَانَ (۳) قَدْ (٤) صَلٰوۃُ الصُّبحِ (٥) مَکّۃُ (٦) زَیدٌ قائمٌ (۷) بَقَرٌ (۸) ضَرَبَ زَیدٌ (۹) شَرِبَتْ هِندٌ (۱۰) مَدِیْنَۃٌ (۱۱) اَلْخَالِقُ (۱۲) ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا (۱۳) القَدرُ (١٤) مَلِکِ النَّاسِ (١٥) فِیْ

(نمونۂ حلّ سوالات)

(۱) رَسُوْلُ اللّٰہ: (اللہ کا رسول) یہ مرکب ہے، کیونکہ دو کلموں سے مل کر بنا ہے۔

(۲) خَلَقَ الْاِنْسَان: (اللہ نے انسان کو پیدا کیا) یہ مرکب ہے کیونکہ دو کلموں سے مل کر بنا ہے۔

(۳) قَدْ: (تحقیق) یہ مفرد ہے کیونکہ اکیلا ہے، اور مفرد کے اقسام میں سے حرف ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

فصل: بدانکہ جملہ خبریہ آنست کہ قائلش رابصدق وکذب صفت تواں کرد، وآں بردونوع ست، اول آنکہ جزو اولش اسم باشد وآنرا جملہ اسمیہ گویند چون زَیْدٌ عَالِمٌ یعنی زید دانا ست، جزو اولش مسندالیہ ست وآنرا مبتدا گویند، وجزو دوم مسند است وآنرا خبر گویند،، دوم آنکہ جزو اولش فعل باشد وآنرا جملہ فعلیہ گویند چون ضَرَبَ زَیْدٌ ''بزد زید'' جزو اولش مسند ست وآنرا فعل گویند، وجزوِ دوم مسندالیہ ست وآنرا فاعل گویند۔

ترجمہ: فصل؛ تو جان کہ جملہ خبریہ وہ ہے جس کے کہنے والے کو سچ اور جھوٹ سے متصف کیا جا سکے، اور وہ دو قسم پر ہے۔ اول وہ جس کا پہلا جزء اسم ہو اور اس کو جملہ اسمیہ کہتے ہیں، جیسا کہ زَیْدٌ عَالِمٌ یعنی ''زید جاننے والا ہے'' اس کا پہلا جزء مسندالیہ ہے اور اس کو مبتداء کہتے ہیں، اور دوسرا جزء مسند ہے اور اس کو خبر کہتے ہیں۔ دوسرا وہ (جملہ) ہے جس کا پہلا جزء فعل ہو، اور اس کو جملہ فعلیہ کہتے ہیں، جیسا کہ ضَرَبَ زَیْدٌ ''زید نے مارا'' اس کا پہلا جزء مسند ہے اور اس کو فعل کہتے ہیں، اور دوسرا جزء مسندالیہ ہے اور اس کو فاعل کہتے ہیں۔

تشریح: جملہ کی دو قسمیں ہیں (۱) خبریہ (۲) انشائیہ

(1) جملہ خبریہ: جملہ خبریہ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے)

جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جملہ اسمیہ (۲) جملہ فعلیہ

(۱) جملہ اسمیہ: جملہ اسمیہ وہ جملہ خبریہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو، اور دوسرا جز خواہ اسم ہو یا فعل ہو۔ اول کی مثال جیسے ''زَیْدٌ قَائِمٌ'' اور دوسرے کی مثال، جیسے ''زَیْدٌ ضَرَبَ'' جملہ اسمیہ کے پہلے جز کو مسندالیہ اور دوسرے جز کو مسند کہتے ہیں، ترکیب کرتے وقت پہلے جز کو مبتدا اور دوسرے جز کو خبر کہتے ہیں۔ جیسے زَیْدٌ عَالِمٌ میں زَیْدٌ مبتدا اور عَالِمٌ خبر ہے۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) جملہ فعلیہ: جملہ فعلیہ وہ جملہ خبریہ ہے جسکا پہلا جز فعل اور دوسرا جز اسم ہو۔ جیسے ''ضَرَبَ زَیْدٌ'' جملہ فعلیہ کے پہلے جز کو مسند اور دوسرے جز کو مسندالیہ کہتے ہیں۔ ترکیب کرتے وقت پہلے جز کو فعل اور دوسرے جز کو فاعل کہا جاتا ہے۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ میں ضَرَبَ فعل اور زَیْدٌ اس کا فاعل ہے۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

بدانکہ مسند حکم است ومسند الیہ آنچہ بروحکم کنند، واسم مسند ومسند الیہ تواند بود، وفعل مسند باشد ومسند الیہ نتواند بود، وحرف نہ مسند باشدونہ مسند الیہ۔

ترجمہ: تو جان کہ مسند حکم ہے اور مسند الیہ وہ جس پر حکم کریں۔ اور اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہوسکتا ہے، اور فعل مسند ہوسکتا ہے مسند الیہ نہیں ہوسکتا، اور حرف نہ مسند ہوسکتا ہے اور نہ مسند الیہ۔

تشریح: یہاں سے مصنف رحمۃ اللہ مسند الیہ اور مسند کی تعریف کرر ہے ہیں۔

مسند الیہ: مسند الیہ وہ اسم ہے جس پر کوئی حکم لگایا جائے۔ جیسے زَیدٌ قائِمٌ میں زیدؔ مسند الیہ ہے کیونکہ اس پر حکم لگایا گیا ہے۔

مسند: مسند وہ حکم ہے جو کسی پر لگایا جائے۔ جیسے زَیدٌ عَالِمٌ میں عالِمٌ مسند ہے کیونکہ یہ حکم ہے جو زید پر لگایا گیا ہے۔

اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہوسکتا ہے۔ جیسے " زَیدٌ عَالِمٌ " کہ اس میں زیدؔ اور عالِمؔ دونوں اسم ہیں اور عالم کی نسبت زید کی طرف ہو رہی ہے، اس لئے زَیدٌ مسند الیہ اور عَالِمٌ مسند ہے۔

فعل صرف مسند ہوسکتا ہے، مسند الیہ نہیں ہوسکتا۔ جیسے " زَیدٌ عَلِمَ اور عَلِمَ زَیدٌ "ان دونوں جملوں میں عَلِمَ کی نسبت زَیدٌ کی طرف ہو رہی ہے، اس لئے عَلِمَ مسند اور زَیدٌ مسند الیہ ہے۔

اور حرف نہ مسند ہوسکتا ہے، نہ مسند الیہ۔

(تمرینی سوالات)

درج ذیل مثالوں میں پہچانیں۔ کہ کون مسندؔ، کون مسند الیہؔ، کون مبتدأؔ، کون خبرؔ، کون فعلؔ اور کون فاعلؔ ہے۔ نیز جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کی تمییز مع ترکیب و ترجمہ کیجئے۔

(۱) اَلشَّمسُ طَالِعَةٌ (۲) اِنفَطَرتِ السَّمآءُ (۳) اَلقِیامَةُ اٰتِیَةٌ (٤) اِهدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِیم (۵) خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِم (٦) اَقِیمُوا الصَّلٰوةَ (۷) هُدًی لِّلمُتَّقِینَ (۸) تَنَزَّلُ المَلٰئِکَةُ (۹) القَبرُ رَوضَةٌ (۱۰) لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیبٌ (۱۱) اِستَغفَرَ زَیدٌ (۱۲) صَامَ مَحمُودٌ (۱۳) اَلجَنَّةُ حَقٌّ (۱٤) سَمِعَ اللّٰهُ (۱۵) مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ

(نمونۂ حلّ سوالات)

(۱) اَلشَّمسُ طَالِعَةٌ:.... ترجمہ: سورج طلوع ہونے والا ہے۔

ترکیب: اَلشَّمسُ مبتدأ اور طَالِعَةٌ خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اَلشَّمسُ مبتدأ اور مسند الیہ طَالِعَةٌ خبر اور مسند ہے۔ اور مذکورہ جملہ، جملہ اسمیہ ہے۔

(۲) اِنفَطَرَتِ السَّمَاءُ: ۔۔۔۔ ترجمہ: آسمان پھٹ گیا۔

ترکیب: اِنفطرتْ فعل، اَلسَّماءُ فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا اِنفَطَرَتْ فعل اور مسند، اَلسمآء فاعل اور مسند الیہ ہے۔ مذکورہ جملہ، جملہ فعلیہ ہے۔

(۳) اَلقِيَامَةُ اٰتِيَةٌ: ۔۔۔۔۔ ترجمہ: قیامت آنے والی ہے۔

ترکیب: اَلقِيامةُ مبتدأ اور اٰتِيةٌ خبر ہے۔ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اَلقِيامةُ مبتدأ اور مسند الیہ ہے، اٰتِيَةٌ خبر اور مسند ہے۔ مذکورہ جملہ، جملہ اسمیہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

بدانکه جملہ انشائیہ آنست کہ قائلش رابصدق وکذب صفت نتوان کرد، وآن بر چند قسم ست، امر چون اِضْرِبْ، ونہی چون لَا تَضْرِبْ، واستفہام چون هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ، وتمنّی چون لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ، وترجّی چون لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ، وعقود چون بِعْتُ وَاشْتَرَيْتُ، ونداچون يَا اَللّٰهُ، وعرض چون اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيبَ خَيْرًا، وقسم چون وَاللّٰهِ لَأَضْرِبَنَّ زَيْدًا، وتعجب چون مَا اَحْسَنَهٗ وَاَحْسِنْ بِهٖ۔

ترجمه : تُو جان کہ جملہ انشائیہ وہ ہے جس کے کہنے والے کو سچ اور جھوٹ سے متصف نہ کیا جا سکے، اور وہ چند قسم پر ہے، (۱) امر، جیسے اِضْرِبْ (تو مار) (۲) اور نہی، جیسے لَاتَضْرِبْ (تو مت مار) (۳) اور استفہام، جیسے هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ (کیا زید نے مارا) (٤) اور تمنّی، جیسے لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ (کاش زید حاضر ہوتا) (۵) اور ترجّی، جیسے لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ (امید ہے کہ عمر غائب ہو) (٦) اور عقود، جیسے بِعْتُ وَاشْتَرَيْتُ (میں نے بیچا اور میں نے خریدا) (۷) اور ندا، جیسے يَا اَللّٰهُ (اے اللہ) (۸) اور عرض، جیسے اَلَاتَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيبَ خَيْرًا (آپ ہمارے پاس کیوں نہیں آتے تاکہ آپ بہتری پائیں) (۹) اور قسم، جیسے وَاللّٰهِ لَأَضْرِبَنَّ زَيْدًا (اللہ تعالیٰ کی قسم البتہ میں ضرور زید کو ماروں گا) (۱۰) اور تعجب، جیسے مَاأَحْسَنَهٗ وَأَحْسِنْ بِهٖ (وہ کس قدر حسین ہے)

تشریح: یہاں سے مصنف رحمہ اللہ جملہ انشائیہ کی تعریف اور اقسام بیان کرتے ہیں۔

(2) جملہ انشائیہ: جملہ انشائیہ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں۔ جیسے، اِضْرِبْ زَيْدًا (تو زید کو مار)

جملہ انشائیہ کی مشہور دس قسمیں ہیں۔

(۱) امر (۲) نہی (۳) استفہام (٤) تمنّی (۵) ترجی (٦) عقود (۷) نداء (۸) عرض (۹) قسم (۱۰) تعجب

امر: اس جملہ انشائیہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعے کسی سے کام کرنے کا مطالبہ کیا جائے، جیسے اِضْرِبْ.

نہی: اس جملہ انشائیہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعے کسی سے کام نہ کرنے کا مطالبہ کیا جائے، جیسے لَاتَضْرِبْ.

استفہام: اس جملہ انشائیہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعے ناواقف متکلم، واقف مخاطب سے کسی چیز کے متعلق سوال کرے، جیسے اَقَامَ زَيْدٌ

تمنّی: اس جملہ انشائیہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعے متکلم کسی پسندیدہ چیز کی آرزو کرے، جیسے لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ.

ترجّی: اس جملہ انشائیہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعے متکلم کسی چیز کی امید ظاہر کرے، جیسے لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ.

عقود: اس جملہ انشائیہ کو کہتے ہیں جو کسی معاملہ کو طے کرتے وقت بولا جائے، جیسے بِعْتُ، اِشْتَرَيْتُ.

ندا: اس جملہ انشائیہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعے متکلم کسی کو اپنی طرف متوجہ کرے، جیسے یَازَیْدُ

عرض: اس جملہ انشائیہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعے متکلم مخاطب کو نرمی سے کسی چیز کے حصول کی رغبت دلائے جیسے اَلا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا

قسم: اس جملہ انشائیہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعے متکلم اپنی بات کو پختہ کرے، جیسے وَاللّٰہِ لَاَضْرِبَنَّ زَیْدًا.

تعجب: اس جملہ انشائیہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعے کسی چیز پر تعجب ظاہر کیا جائے، جیسے مَااَحْسَنَ زَیْدًا.

فائدہ: مذکورہ بالا مشہور اقسام کے علاوہ جملہ انشائیہ کی چند اور قسمیں بھی ہیں۔

مثلاً (۱) دعا (۲) افعالِ مدح وذم (۳) افعالِ مقاربہ (٤) تحضیض (۵) رُبَّ (٦) کم خبریہ، وغیرہ۔

جملہ خبریہ وانشائیہ کی پہچان:

جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ کی پہچان کا طریقہ یہ ہے کہ اگر کوئی جملہ، انشاء کی درج بالا 16 قسموں میں سے کوئی قسم ہو تو جملہ انشائیہ ہے ورنہ خبریہ ہے۔ پھر خبریہ ہونے کی صورت میں جملہ دو حال سے خالی نہیں ہوگا جملہ اسمیہ ہوگا یا فعلیہ، اگر پہلا جز اسم ہو تو اسمیہ ہے، اور اگر پہلا جز فعل ہو تو فعلیہ ہے۔

(تمرینی سوالات)

درج ذیل مثالوں میں یہ بتائیں کہ کونسا جملہ، جملہ خبریہ اور کونسا جملہ، جملہ انشائیہ ہے؟ اور انشائیہ کی صورت میں انشائیہ کی کونسی قسم ہے؟ نیز ترجمہ وترکیب کیجئے۔

(۱) اٰمِنُوا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ (۲) اَلا تُکْرِمُ زَیْدًا (۳) أَزَیْدٌ ذَھَبَ (٤) وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ (۵) وَأَمَّا السَّائِلَ فَلا تَنْھَرْ (٦) مَا اَعْجَلَ زَیْدًا (۷) وَتَاللّٰہِ لَأَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ (۸) اِجْلِسْ عَلٰی سَرِیْرٍ (۹) اِشْتَرَیْتُ الْفَرَسَ (۱۰) نَکَحْتُکِ (۱۱) لَا تَکْفُرُوا (۱۲) لَیْتَ زَیْدًا جَاءَ (۱۳) حَمِدَ خَالِدٌ (۱٤) لَعَلَّ بَکْرًا نَائِمٌ (۱۵) یَا زَیْدُ

(نمونہ حل سوالات)

(۱) **اٰمِنُوا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ:**..... ترجمہ: تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ۔

مذکورہ بالا جملہ، جملہ انشائیہ ہے اور انشاء کے اقسام میں سے امر ہے۔

ترکیب: اٰمِنُوا فعل، واؤ ضمیر فاعل، باء حرفِ جار، لفظِ اَللّٰہ معطوف علیہ، واؤ حرفِ عطف، رَسُول مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ ومعطوف مل کر مجرور، جار ومجرور مل کر ظرفِ لغو متعلِّق ہوا اٰمِنُوا فعل کیلئے، فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ امریہ ہوا۔

(۲) اَلا تُکْرِمُ عَمْرًا: ...... **ترجمہ:** آپ عمرو کا اکرام کیوں نہیں کرتے۔

مذکورہ بالا جملہ، جملہ انشائیہ ہے اور انشاء کی اقسام میں سے عرَض ہے۔

ترکیب: اَلا برائے عرض، تُکْرِمُ فعل، أنتَ ضمیر در ومستتر فاعل، عَمْرًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ عرضیہ ہوا۔

(۳) أَزَیْدٌ ذَھَبَ: ...... **ترجمہ:** کیا زید چلا گیا؟

مذکورہ بالا جملہ، جملہ انشائیہ ہے اور انشاء کی اقسام میں سے استفہام ہے۔

ترکیب: ھمزہ برائے استفہام، زَیْدٌ مبتدأ، ذَھَبَ فعل، ھُوَ ضمیر در ومستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ استفہامیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

فصل: بدانکہ مرکب غیر مفید آنست کہ چون قائل برآں سکوت کند سامع راخبری یاطلبی حاصل نہ شود، وآں برسہ قسم ست، اول مرکب اضافی چوں غُلَامُ زَیْدٍ، جزِ اول را مضاف گویند وجزِ دوم رامضاف الیہ، ومضاف الیہ ہمیشہ مجرور باشد، دوم مرکب بنائی واوآنست کہ دواسم رایکے کردہ باشند، واسمِ دوم متضمنِ حرفی باشد چون اَحَدَعَشَرَ تا تِسْعَةَ عَشَرَ، کہ دراصل اَحَدٌ وَّعَشَرٌ و تِسْعَةٌ وَّعَشَرٌ بودہ است، واو را حذف کردہ ہر دواسم رایکے کردند وہر دو جز مبنی باشند بر فتح اِلَّا اِثْنَاعَشَرَ کہ جزِ اول معرب است، سوم مرکب منع صرف واوآنست کہ دواسم رایکے کردہ باشند واسم دوم متضمنِ حرفی نباشد چوں بَعْلَبَکّ وحَضَرَمَوْتُ، کہ جزِ اول مبنی باشد بر فتح، بر مذہب اکثر علماء وجزِ دوم معرب،، بدانکہ مرکب غیر مفید ہمیشہ جزِ جملہ باشد چوں غُلَامُ زَیْدٍ قَائِمٌ و عِنْدِیْ اَحَدَعَشَرَ دِرْهَمًا وجَآءَ بَعْلَبَکُّ۔

ترجمہ: فصل، تو جان کہ مرکب غیر مفید وہ ہے کہ جب کہنے والا اس پر خاموش ہوجائے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہوجائے اور یہ تین قسم پر ہیں، اول مرکب اضافی جیسے غُلَامُ زَیْدٍ (اس کے) پہلے جزء کو مضاف اور دوسرے جزء کو مضاف الیہ کہتے ہیں اور مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔ دوسرا مرکب بنائی، اور یہ وہ مرکب ہے کہ دو اسموں کو ایک کرلیا جائے اور دوسرا اسم کسی حرف کو شامل ہو، جیسے اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک، جو اصل میں اَحَدٌ وَّعَشَرٌ اور تِسْعَةٌ وَّعَشَرٌ تھا، واو کو حذف کرکے دونوں اسموں کو ایک کرلیا، اور (اس کے) دونوں جزء مبنی ہوتے ہیں فتح پر، سوائے اِثْنَا عَشَرَ کے، کہ (اس کا) پہلا جزء معرب ہے۔ تیسرا مرکب منع صرف، اور یہ وہ ہے کہ دو اسموں کو ایک کرلیا جائے اور دوسرا اسم کسی حرف کو شامل نہ ہو، جیسے بَعْلَبَکّ اور حَضَرَمَوْتُ، کہ اس کا پہلا جزء مبنی ہوتا ہے فتحہ پر اکثر علماء کے مذہب پر، اور دوسرا جزء معرب ہے۔ تو جان کہ مرکب غیر مفید ہمیشہ جملہ کا جزء ہوتا ہے، جیسے غُلَامُ زَیْدٍ قَائِمٌ (زید کا غلام کھڑا ہے) اور عِنْدِیْ اَحَدَعَشَرَ دِرْهَمًا (میرے پاس گیارہ درہم ہیں) اور جَآءَ بَعْلَبَکُّ (بعلبک آیا)

تشریح: اس فصل سے مصنف رحمۃ اللہ مرکب غیر مفید کی تعریف اور اسکی قسمیں بیان کرتے ہیں۔

مرکب غیر مفید: مرکب غیر مفید ایسے مرکب کو کہتے ہیں کہ جب اس کا بولنے والا اس کو بول کر خاموش ہوجائے تو سننے والے کو کسی بات کی خبر یا کسی چیز کی طلب معلوم نہ ہو۔ جیسے غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام)

مرکب غیر مفید کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مرکب تقییدی (۲) مرکب غیر تقییدی

مرکب تقییدی: مرکب تقییدی وہ مرکب ہے جس کا دوسرا جزء پہلے جزء کے لئے قید ہو۔ یعنی پہلا جزء عام ہو، دوسرے جزء کی وجہ سے اس

میں تخصیص آجائے۔ جیسے "غُلَامُ زَیدٍ" میں غلام عام تھا، زید کی وجہ سے اس میں تخصیص آ گئی۔

مرکب غیر تقییدی: مرکب غیر تقییدی وہ مرکب غیر مفید ہے جس کا دوسرا جز پہلے جز کے لئے قید نہ ہو۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ، بَعْلَبَکَّ

مرکب تقییدی کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مرکب اضافی (۲) مرکب توصیفی

(۱) مرکب اضافی: مرکب اضافی وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں ایک اسم کی نسبت دوسرے اسم کی طرف کی جائے۔ جس اسم کی نسبت ہوتی ہے اس کو مضاف اور جس اسم کی طرف ہوتی ہے اسے مضاف الیہ کہتے ہیں۔ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوا کرتا ہے۔ جیسے غُلَامُ زَیدٍ میں غلام کی اضافت زید کی طرف ہو رہی ہے، تو غلام مضاف اور زَیدٍ مضاف الیہ ہے۔

(۲) مرکب توصیفی: مرکب توصیفی وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں کسی کی اچھائی یا برائی بیان کی گئی ہو۔ جس کی اچھائی یا برائی بیان کی گئی ہو اس کو موصوف اور جس اسم کے ذریعے اچھائی یا برائی بیان کی گئی ہو اس کو صفت کہتے ہیں۔ جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ میں رَجُلٌ موصوف اور عَالِمٌ صفت ہے۔

مرکب غیر تقییدی کی تین قسمیں ہیں (۱) مرکب بنائی (۲) مرکب منع صرف (۳) مرکب صوتی

(۱) مرکب بنائی: مرکب بنائی وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو، اور دوسرا اسم حرف کو متضمن ہو۔ یعنی دوسرے اسم سے پہلے واؤ کا معنی سمجھا جاتا ہو۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ تا تِسْعَةَ عَشَرَ، اصل میں تھا اَحَدٌ وَّ عَشَرٌ و تِسْعَةٌ وَّعَشَرٌ، پھر واؤ کو گرا کر دونوں اسموں کو ایک کر دیا گیا، تو اَحَدَ عَشَرَ تِسْعَةَ عَشَرَ ہوا۔ مرکب بنائی کو مرکب عددی اور مرکب تعدادی بھی کہتے ہیں۔

فائدہ. مرکب بنائی کے دونوں جز فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں، مگر اِثنَا عَشَرَ کا پہلا جز معرب ہے۔ (تفصیل بڑی کتابوں میں ہے)

(۲) مرکب منع صرف: مرکب منع صرف وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو، مگر دوسرا اسم حرف کو متضمن نہ ہو۔ جیسے بَعْلَبَکَّ، اصل میں بَعلَ اور بَکَّ تھا، بَعل بُت کا نام تھا اور بَکَّ بانی شہر بادشاہ کا نام تھا، پھر دونوں کو ملا کر شہر کا نام رکھ دیا گیا۔ اسی طرح حَضرَمَوْتُ اور مَعدِیکرب ہے۔

فائدہ: اکثر علماء کے نزدیک مرکب منع صرف کا پہلا جز مبنی بر فتحہ، اور دوسرا جز اسم معرب غیر منصرف ہے (تفصیل بڑی کتابوں میں ہے)

(۳) مرکب صوتی: مرکب صوتی وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دوسرا جز صوت (آواز) ہو۔ جیسے سِیبَوَیہ، اصل میں سِیب اور وَیہ تھا، وَیہ صوت ہے، دونوں کو ملا کر ایک کر دیا گیا۔ یہ عمرو بن عثمان شیرازی کا لقب ہے، جو نحو کے جلیل القدر امام ہیں۔

بدانکہ مرکب غیر مفید ہمیشہ الخ...

مرکب غیر مفید ہمیشہ جملہ کا جز (مسندالیہ یا مسند) واقع ہوتا ہے، پورا جملہ واقع نہیں ہوتا۔ جیسے غُلامُ زَیْدٍقَائِمٌ میں غُلامُ زَیْدٍ مرکب غیر مفید، مرکب اضافی مسندالیہ ہے۔ عِنْدِی اَحَدَعَشَرَ دِرْهَمًا میں اَحَدَعَشَرَ مرکب غیر مفید، مرکب بنائی مسندالیہ ہے۔ جَاءَ بَعْلَبَکَّ میں بَعْلَبَکَّ مرکب غیر مفید، مرکب منع صرف مسندالیہ ہے۔

مثالوں کی ترکیب:

(۱) **غُلامُ زَیْدٍ قائِمٌ:** غُلامُ مضاف، زَیْدٍ مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ مل کر مبتدأ، قَائِمٌ اس کی خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) **عِنْدِی اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا:** عِنْدَ مضاف ی ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ثابتٌ مقدر کا، ثابتٌ شبہ فعل اس میں ھُوَ ضمیر مستتر ہے جو فاعل ہے، شبہ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم، اَحَدَ عَشَرَ ممیز، دِرْهَمًا تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مبتدأ مؤخر، مبتدأ مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) **جَآءَ بَعْلَبَکَّ:** جَاءَ فعل، بَعْلَبَکَّ فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

(تمرینی سوالات)

ذیل کی مثالوں میں مرکب غیر مفید کی قسمیں بتائیں۔ اور یہ بتائیں کہ درج ذیل جملوں میں مرکب غیر مفید جملے کا کون سا جز واقع ہو رہا ہے۔ نیز ہر مثال کا ترجمہ وترکیب کریں۔

(۱) عِنْدِی ثَمَانِیَةَ عَشَرَ کِتَابًا (۲) اَدَآءُ الزَّکٰوةِ بَرَکَةُ المالِ (۳) جَآءَ رَجُلٌ عالِمٌ (٤) مُحَمَّدٌرَّسُولُ اللّٰهِ (۵) قَرَأْتُ نَحْوَ مِیْرَ (٦) ذَهَبْتُ اِلٰی بَعْلَبَکَّ (۷) خَطَبَ سِیْبَوَیْهِ (۸) رَأَیْتُ مِسْکَوَیْهِ (۹) شَرِبْتُ مَاءً اَبارِدًا (۱۰) لَقِیْتُ غُلامًا حَبَشِیًّا (۱۱) عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ (۱۲) صَوْمُ رَمَضَانَ فَرضٌ (۱۳) عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ (١٤) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (۱۵) جَلِیْسُ السُّوْءِ شَیْطَانٌ

(نمونۂ حلِّ سوالات)

(۱)عِنْدِی ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ کِتَابًا.....**ترجمہ:** میرے پاس اٹھارہ کتابیں ہیں۔

مذکورہ مثال میں ثَمَانِیَۃَعَشَرَ مرکب غیر مفید کی قسموں میں سے مرکب بنائی ہے اور یہ جملہ میں مبتدأواقع ہورہا ہے۔

ترکیب:۔عِنْدَمضاف،ی ضمیر مضاف الیہ،مضاف ومضاف الیہ مل کرمفعول فیہ ثَابِتٌ مقدر کا،ثابتٌ شبہ فعل اپنے فاعل (ھُوَضمیر)،اور مفعول فیہ سے مل کرخبر مقدم، ثَمَانِیَۃَ عَشَرَممیّز، کِتَابًا تمییز،ممیّز اپنی تمییز سے ملکرمبتدأ مؤخر،مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲)اَدَآءُ الزَّکٰوۃِ بَرَکَۃُ المَالِ.....**ترجمہ:** زکوٰۃ ادا کرنا مال کی برکت ہے۔

مذکورہ بالا جملہ میں اَدَآءُ الزَّکٰوۃِاور بَرَکَۃُ المَالِ دونوں مرکب غیر مفید کی قسموں میں سے مرکب اضافی ہیں۔اوّل الذکر جملہ میں مبتدأاور مؤخرالذکر خبر ہے۔

ترکیب: اَدَآءُ الزَکٰوۃِ مضاف ومضاف الیہ مل کرمبتدأ،بَرَکَۃُ المَالِ مضاف ومضاف الیہ مل کرخبر،مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳)جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ ...... **ترجمہ:** میرے پاس عالم آدمی آیا۔

مذکورہ بالا جملے میں رَجُلٌ عالِمٌ مرکب غیر مفید کی قسموں میں سے مرکب توصیفی ہے،اور جملہ میں فاعل واقع ہورہا ہے۔

ترکیب: جَاءَفعل،رَجُلٌ موصوف،عَالِمٌ صفت،موصوف صفت مل کرفاعل،فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

نقشۂ اقسام لفظ

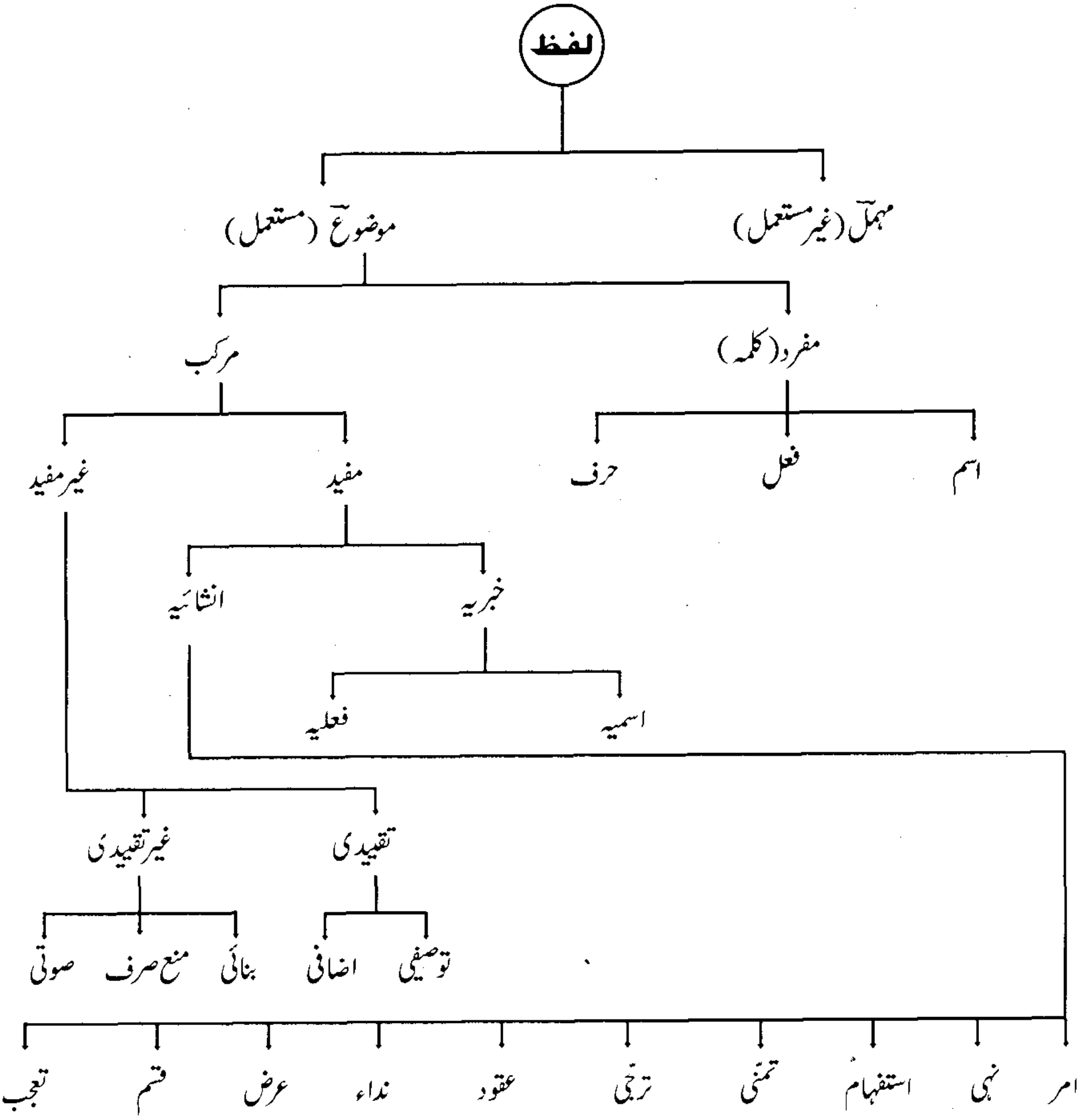

فصل: بدانکہ ہیچ جملہ کمتر از دو کلمہ نباشد لفظاً چون **ضَرَبَ زَیْدٌ وَ زَیْدٌ قَائِمٌ** یا تقدیراً چون اِضْرِبْ کہ اَنْتَ درو مستتر ست، وازیں بیشتر باشد و بیشتر را حدی نیست، بداں کہ چون کلمات جملہ بسیار باشد اسم و فعل و حرف را با یک دیگر تمیز باید کردن و نظر کردن کہ معرب است یا مبنی و عامل است یا معمول، و باید دانستن کہ تعلّق کلمات با یک دیگر چگونہ است تا مسند و مسند الیہ پیدا گردد و معنی جملہ بہ تحقیق معلوم شود۔

ترجمہ: فصل، تو جان کہ کوئی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا، (خواہ وہ) لفظاً (دو کلمے) ہوں جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ (زید نے مارا) اور زَیْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے) یا تقدیراً جیسے اِضْرِبْ (تو مار) کہ اَنْتَ اس میں پوشیدہ ہے۔ اور اس سے زیادہ (بھی) ہوتے ہیں اور زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے، تو جان کہ جب جملہ کے کلمات بہت ہوں تو اسم، فعل اور حرف کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر لینا چاہئے، اور دیکھنا چاہئے کہ معرب ہے یا مبنی، اور عامل ہے یا معمول، اور (اسی طرح یہ بھی) جاننا چاہئے کہ کلمات کا تعلّق آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کیا ہے، تا کہ مسند اور مسند الیہ حاصل ہو جائے اور جملہ کا معنی تحقیق سے معلوم ہو جائے۔

تشریح: یہاں سے مصنفؒ ایک فائدہ بیان کر رہے ہیں، کہ کوئی بھی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا۔ یعنی ہر جملے میں کم از کم دو کلموں کا ہونا ضروری ہے، خواہ وہ دونوں ملفوظ ہوں، جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ، زَیْدٌ قَائِمٌ۔ یا ایک ملفوظ اور دوسرا مقدر ہو، جیسے ''اِضْرِبْ'' کہ یہ دو کلموں اِضْرِبْ اور اَنْتَ سے مرکب ہے۔ اِضْرِبْ ملفوظ اور اَنْتَ مقدر ہے۔ اور جملہ میں دو کلموں سے زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے۔

بدانکہ چون کلمات جملہ بسیار باشد الخ...

یہاں سے مصنفؒ مطالعہ کرنے کا طریقہ بیان کر رہے ہیں، کہ اگر کسی جملہ میں بہت سے کلمات ہوں تو وہاں پر چار کام کرنے ہیں

(1) اسم، فعل اور حرف کی پہچان کرنا۔

(2) معرب اور مبنی کی پہچان کرنا۔

(3) عامل اور معمول کی پہچان کرنا۔

(4) کلمات کا باہمی تعلق معلوم کرنا، کہ ان کلمات کا آپس میں کیا تعلق ہے؟ کیا یہ مبتدا، خبر ہیں؟ موصوف وصفت ہیں؟ یا فعل اور فاعل ہیں؟ وغیرہ۔

یہ چار کام اس لئے کرنے ہیں، تا کہ مسند اور مسند الیہ واضح ہو جائے۔ اور جملہ کا معنی تحقیق سے معلوم ہو جائے۔

فصل: بدانکہ علامت اسم آنست کہ الف ولام یا حرفِ جر در اولش باشد چون اَلْحَمْدُ وَبِزَیْدٍ یا تنوین در آخرش باشد چون زَیْدٌ یا مسندالیہ باشد چون زَیْدٌ قَائِمٌ یا مضاف باشد چون غُلَامُ زَیْدٍ یا مصغّر باشد چون قُرَیْشٌ یا منسوب باشد چون بَغْدَادِیٌّ یا مثنّٰی باشد چون رَجُلَانِ یا مجموع باشد چون رِجَالٌ یا موصوف باشد چون جَآءَ رَجُلٌ عَالِمٌ یا تائے متحرک بدو پیوند د چون ضَارِبَۃٌ ،، وعلامت فعل آنست کہ قَدْ در اولش باشد چون قَدْ ضَرَبَ یا سین باشد چون سَیَضْرِبُ یا سوف باشد چون سَوْفَ یَضْرِبُ یا حرفِ جزم بود چون لَمْ یَضْرِبْ یا ضمیر مرفوع متصل بدو پیوند د چون ضَرَبْتُ یا تائے ساکن چون ضَرَبَتْ یا امر باشد چون اِضْرِبْ یا نہی باشد چون لَاتَضْرِبْ ،، وعلامتِ حرف آنست کہ ہیچ علامتی از علاماتِ اسم وفعل درو نبود۔

ترجمہ: فصل؛ تو جان کہ اسم کی علامت یہ ہے کہ الف ولام یا حرفِ جر اس کے اول میں ہو جیسے اَلْحَمْدُ اور بِزَیْدٍ، یا تنوین اس کے آخر میں ہو، جیسے زَیْدٌ، یا مسندالیہ ہو، جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے) یا مضاف ہو، جیسے غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام) یا مصغر ہو، جیسے قُرَیْشٌ (ایک قبیلہ کا نام ہے) یا منسوب ہو، جیسے بَغْدَادِیٌّ (بغداد شہر کا رہنے والا) یا تثنیہ ہو، جیسے رَجُلَانِ (دو مرد) یا جمع ہو، جیسے رِجَالٌ (بہت سے مرد) یا موصوف ہو، جیسے جَآءَ رَجُلٌ عَالِمٌ (ایک عالم مرد آیا) یا تائے متحرک اس کے ساتھ لگی ہوئی ہو، جیسے ضَارِبَۃٌ (مارنے والی عورت) اور فعل کی علامت یہ ہے کہ قَد اس کے شروع میں ہو، جیسے قَدْ ضَرَبَ (بیشک اس ایک مرد نے مارا ہے) یا سین ہو، جیسے سَیَضْرِبُ (عنقریب مارے گا وہ ایک مرد) یا سَوْف ہو، جیسے سَوْفَ یَضْرِبُ (عنقریب مارے گا وہ ایک مرد) یا حرف جزم ہو، جیسے لَمْ یَضْرِبْ (نہیں مارا اس ایک مرد نے) یا ضمیر مرفوع متصل اس کے ساتھ لگی ہوئی ہو، جیسے ضَرَبْتُ (مارا میں ایک مرد یا عورت، یا تُو ایک مرد، یا تُو ایک عورت نے) یا تائے ساکنہ، جیسے ضَرَبَتْ (مارا اس ایک عورت نے) یا امر ہو، جیسے اِضْرِبْ (تو مار) یا نہی ہو، جیسے لَاتَضْرِبْ (تو مت مار) اور حرف کی علامت یہ ہے کہ کوئی علامت اس میں اسم اور فعل کی علامتوں میں سے نہ ہو۔

تشریح: یہاں سے مصنفؒ اسم، فعل اور حرف کی علامات بیان کر رہے ہیں۔ مصنفؒ نے اختصاراً اسم کی صرف 10 اور فعل کی 8 علامات بیان کی ہیں۔ ہم اجراء میں آسانی کے پیشِ نظر اسم کی 24 اور فعل کی 17 علامات بیان کرتے ہیں۔

علاماتِ اسم :

(۱) شروع میں الف لام کا آنا۔ جیسے اَلْحَمْدُ

(۲) شروع میں حرف جر کا آنا۔ جیسے بِزَیْدٍ

(۳) آخر میں تنوین کا آنا۔ جیسے زَیْدٌ

(٤) مسندالیہ ہونا۔ جیسے زَیْدٌ قائمٌ میں زَیْدٌ

(۵) مضاف ہونا۔ جیسے غُلامُ زَیْدٍ، میں غُلامُ (٦) مصغر ہونا۔ جیسے قُرَیْشٌ

(۷) تثنیہ ہونا۔ جیسے رَجُلانِ (۸) جمع ہونا۔ جیسے رِجَالٌ

(۹) منسوب ہونا۔ جیسے بَغْدَادِیٌّ (۱۰) تمام چیزوں کے نام۔ جیسے زَیْدٌ، فَرَسٌ، بَقَرٌ

(۱۱) آخر میں تائے متحرکہ کا آنا۔ جیسے، ضَارِبَۃٌ (۱۲) شروع میں حرف نداء کا آنا۔ جیسے، یَا اَللّٰہُ

(۱۳) صفت ہونا۔ جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ میں عَالِمٌ (۱٤) موصوف ہونا۔ جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ میں رَجُلٌ

(۱۵) شروع میں میم زائدہ کا آنا۔ جیسے مَضْرُوْبٌ (۱٦) ذوالحال ہونا۔ جیسے جَآءَ نِیْ زَیْدٌ رَاکِبًا میں زَیْدٌ

(۱۷) معرفہ ہونا۔ جیسے، ھٰذَا (۱۸) نکرہ ہونا۔ جیسے رَجُلٌ

(۱۹) مذکر ہونا۔ جیسے، جَمَلٌ (۲۰) مؤنث ہونا۔ جیسے نَاقَۃٌ

(۲۱) فاعل ہونا۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ (۲۲) مفعول ہونا۔ جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا میں عَمْرًا

(۲۳) مستثنیٰ ہونا۔ جیسے جَآءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا میں زَیْدًا (۲٤) مستثنیٰ منہ ہونا۔ جیسے جاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا میں الْقَوْمُ

علامات فعل:۔

(۱) شروع میں قد کا آنا۔ جیسے قَدْ ضَرَبَ (۲) شروع میں سین کا آنا۔ جیسے سَیَضْرِبُ

(۳) شروع میں سوف کا آنا۔ جیسے سَوْفَ یَضْرِبُ (٤) شروع میں حرف جازم کا آنا۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ

(۵) آخر میں ضمیر مرفوع متصل بارز کا آنا، جیسے ضَرَبْتَ، ضَرَبْتِ (٦) آخر میں تائے ساکنہ کا آنا۔ جیسے، ضَرَبَتْ

(۷) امر ہونا۔ جیسے، اِضْرِبْ (۸) نہی ہونا۔ جیسے، لا تَضْرِبْ

(۹) ماضی ہونا۔ جیسے، ضَرَبَ (۱۰) مضارع ہونا۔ جیسے، یَضْرِبُ

(۱۱) آخر میں نون تاکید ثقیلہ کا آنا۔ جیسے، لَیَضْرِبَنَّ (۱۲) آخر میں نون تاکید خفیفہ کا آنا۔ جیسے لَیَضْرِبَنْ

(۱۳) نفی مؤکد بلن ہونا۔ جیسے، لَنْ یَّضْرِبَ (۱٤) شروع میں حرف نفی کا آنا۔ جیسے لَایَضْرِبُ

(۱۵) شروع میں حروفِ نواصب میں سے کوئی حرف آنا، جیسے اَنْ یَّضْرِبَ (۱٦) گردانوں کا ہونا۔ جیسے ضَرَبَ، ضَرَبَا، ضَرَبُوْا۔

(۱۷) شروع میں حروفِ اتین میں سے کسی حرف کا آنا۔ جیسے یَضْرِبُ، تَضْرِبُ، اَضْرِبُ، نَضْرِبُ ۔

علامات حرف: ۔ حرف کی صرف ایک ہی علامت ہے، وہ یہ کہ اسم اور فعل کی علامات کا نہ ہونا حرف کی علامت ہے۔

(تمرینی سوالات)

درج ذیل مثالوں میں اسم، فعل اور حرف کو اپنی علامات سے پہچان لیں۔ اور اس علامت کو بھی ظاہر کر دیں جس سے آپ نے پہچانا ہے۔

(۱) قَدْ سَمِعَ (۲) رَسُوْلُ اللّٰهِ (۳) اِلٰی (٤) اُنْصُرْ (۵) لا تَقُمْ (٦) عَلٰی سَطْحٍ (۷) سَوْفَ تَرجِعُ (۸) رُجَیْلٌ (۹) اَلْکِتَابُ (۱۰) مَسَاجِدُ (۱۱) مَکِّیٌّ (۱۲) سَاحِرَانِ (۱۳) اَلْجَنَّةُ (١٤) تِلْمِیْذٌ نَشِیْطٌ (۱۵) حِجَازِیٌّ

(نمونۂ حلّ سوالات)

(۱) قَدْ سَمِعَ:...... ترجمہ: تحقیق اس نے سن لیا۔

مذکورہ مثال میں سَمِعَ فعل ہے، کیونکہ اس پر فعل کی علامت قَدْ داخل ہے۔

(۲) رَسُوْلُ اللّٰهِ:...... ترجمہ: اللہ کا رسول۔

مذکورہ بالا مثال میں رَسُوْلُ اللّٰهِ اسم ہے، کیونکہ اس میں اسم کی علامات میں سے ایک علامت اضافت موجود ہے۔

(۳) اِلٰی:........... ترجمہ: تک

مذکورہ مثال حرف کی ہے، کیونکہ اس میں اسم اور حرف کی علامات میں سے کوئی علامت نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

فصل: بدانکہ جملہ کلماتِ عرب بر دو قسم است، معرب و مبنی، معرب آنست کہ آخرش باختلاف عوامل مختلف شود چون زَیْدٌ در جَآءَ نِیْ زَیْدٌ وَرَأَیْتُ زَیْدًا وَمَرَرْتُ بِزَیْدٍ، جَآءَ عامل است وزَیْدٌ معرب است وضمہ اعراب است ودال محلِ اعراب، ومبنی آنست کہ آخرش باختلافِ عوامل مختلف نشود چون هٰؤُلَآءِ کہ درحالت رفع ونصب وجر یکساں ست۔

ترجمہ: تو جان کہ تمام عربی کلمات دو قسم پر ہیں معرب اور مبنی، معرب وہ ہے جس کا آخر عوامل کے اختلاف سے مختلف ہوتا ہو، جیسے زَیْدٌ جَآءَ نِیْ زَیْدٌ وَرَأَیْتُ زَیْدًا وَمَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں،، جَآءَ عامل ہے، اور زَیْدٌ معرب ہے، اور ضمہ اعراب ہے اور دال محل اعراب ہے۔ اور مبنی وہ ہے جس کا آخر عوامل کے بدلنے سے نہ بدلے، جیسے هٰؤُلَآءِ کہ یہ رفع، نصب اور جر کی حالت میں یکساں رہتا ہے۔

تشریح: اس فصل میں مصنف رحمۃ اللہ معربؔ اور مبنیؔ کی تعریفیں بیان کررہے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ عربی کلمات کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) معرب (۲) مبنی

(۱) **معرب**: معرب وہ کلمہ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدلے۔ (معرب کی یہ تعریف مبتدیوں کیلئے ہے، تفصیل بڑی کتابوں میں ہے)

فائدہ: جس چیز کی وجہ سے معرب کے آخر میں تبدیلی آجائے اسے عامل کہتے ہیں۔ جس حرف یا حرکت کے ساتھ تبدیلی واقع ہوا سے اعراب کہتے ہیں۔ اور جس حرف پر تبدیلی واقع ہوا سے محلِ اعراب کہتے ہیں۔ جیسے ”جَآءَ زَیْدٌ، رَأَیْتُ زَیْدًا، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ“ ان مثالوں میں جَآءَ، رَأَیْتُ اور باء عوامل ہیں، زَیْدٌ معرب ہے، فتحہؔ، ضمہؔ، کسرہ اعراب ہیں، اور دال محل اعراب ہے۔

(۲) **مبنی**: مبنی وہ کلمہ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہ بدلے۔ جیسے ”جَآءَ هٰؤُلَاءِ، رَأَیْتُ هٰؤُلَاءِ، مَرَرْتُ بِهٰؤُلَاءِ“ ان مثالوں میں هٰؤُلَاءِ مبنی ہے، اور تینوں حالتوں (حالتِ رفعی، حالتِ نصبی، حالتِ جری) میں یکساں ہے۔ (مبنی کی یہ تعریف بھی مبتدیوں کیلئے ہے)

معرب اور مبنی کی تعریف کو کسی شاعر نے اپنے شعر میں یوں بیان کیا ہے۔

شعر؎ مبنی آن باشد کہ ماند برقرار معرب آن باشد کہ گردد بار بار

☆☆☆☆☆☆☆

فصل: بدانکہ جملہ حروف مبنی است، واز افعال فعل ماضی وامر حاضر معروف وفعل مضارع بانونہائے جمع مؤنث وبانونہائے تاکید نیز مبنی ست، بدانکہ اسم غیر متمکن مبنی است، واما اسم متمکن معرب ست بشرطِ آنکہ در ترکیب واقع شود، وفعل مضارع معرب ست بشرطِ آنکہ از نونہائے جمع مؤنث ونونِ تاکید خالی باشد، پس در کلامِ عرب بیش ازیں دو قسم معرب نیست باقی ہمہ مبنی است، واسم غیر متمکن اسمیست کہ با مبنی اصل مشابہت دارد، ومبنی اصل سہ چیز است فعل ماضی وامر حاضر معروف وجملہ حروف، واسم متمکن اسمیست کہ با مبنی اصل مشابہ نباشد۔

ترجمہ: فصل؛ تو جان کہ تمام حروف مبنی ہیں، اور فعلوں میں سے فعل ماضی اور امر حاضر معروف، اور فعل مضارع ''نوناتِ جمع مؤنث یا نوناتِ تاکید کے ساتھ'' بھی مبنی ہے۔ تو جان کہ اسم غیر متمکن مبنی ہے، اور بہرحال اسم متمکن معرب ہے بشرطیکہ ترکیب میں واقع ہو، اور فعل مضارع معرب ہے بشرطیکہ نوناتِ جمع مؤنث اور نونِ تاکید سے خالی ہو۔ پس کلامِ عرب میں ان دو قسموں سے زیادہ معرب نہیں ہے۔ اور اسم غیر متمکن وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو، اور مبنی اصل تین چیزیں ہیں فعل ماضی، امر حاضر معروف اور تمام حروف، اور اسم متمکن وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہ نہ ہو۔

تشریح: اس فصل میں مصنفؒ معرب اور مبنی کی قسمیں بیان کر رہے ہیں، لیکن اس سے پہلے ایک فائدے کا جاننا ضروری ہے۔

فائدہ: اسم کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اسم متمکن (۲) اسم غیر متمکن

اسم متمکن: اسم متمکن وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہ نہ ہو۔

اسم غیر متمکن: اسم غیر متمکن وہ اسم ہے، جو مبنی اصل کے ساتھ مشابہ ہو۔

مبنی کی اقسام:

مبنی کی دو قسمیں ہیں (۱) مبنی اصل (۲) مبنی غیر اصل

مبنی اصل: مبنی اصل وہ ہے جو اصل وضع کے اعتبار سے مبنی ہو۔

مبنی اصل کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) فعل ماضی (۲) امر حاضر معروف (۳) جملہ حروف (٤) جملہ (عند البعض)

مبنی غیر اصل: مبنی غیر اصل وہ ہے، جو اصل وضع کے اعتبار سے مبنی نہ ہو۔

مبنی غیر اصل کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) اسم غیر متمکن (۲) اسم متمکن، جبکہ ترکیب میں واقع نہ ہو۔ (۳) اسم متمکن، جبکہ ترکیب

میں عامل کے ساتھ واقع نہ ہو۔(٤)فعل مضارع، جبکہ نون جمع مؤنث اور نون تا کید ثقیلہ یا خفیفہ پر مشتمل ہو۔

فائدہ: امر حاضر معروف کے علاوہ امر کے دوسرے صیغے، اسی طرح نہی اور نفی کے صیغے فعل مضارع کے حکم میں ہیں۔یعنی اگر وہ نونِ جمع مؤنث یا نونِ تا کید ثقیلہ یا خفیفہ پر مشتمل ہوں تو مبنی ہیں، اور اگر مشتمل نہ ہوں تو معرب ہیں۔

معرب کی اقسام:

معرب کی دو قسمیں ہیں(١)اسم متمکن جو ترکیب میں عامل کے ساتھ واقع ہو۔جیسے جَـآءَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ۔)فعل مضارع، جبکہ نون جمع مؤنث اور نون تا کید ثقیلہ اور خفیفہ سے خالی ہو۔جیسے يَضْرِبُ

☆☆☆☆☆☆☆

(تمرینی سوالات)

درج ذیل مثالوں میں کون معرب اور کون مبنی ہے؟ اور ان دونوں کی اقسام میں سے کون سی قسم ہے؟ نیز ترجمہ وترکیب بھی کریں۔

(١)اِشْتَرَيْتُ دَرَّاجَةً (٢)اَكْرِمْ زَيْدًا(٣)يَنْصُرُ (٤) يَضْرِبْنَ (٥)هٰذَا قَلَمِىْ (٦)اِذْهَبُوْا (٧)بَكْرٌ (٨)يَضْرِبَنَّ (٩)يَنْزِلُ الْمَطَرُ (١٠)اَخَذْتُ جَائِزَةً (١١) خَرَجَ الطُّلَّابُ اِلَى الْحَدِيْقَةِ (١٢)اُنَظِّفُ ثِيَابِىْ (١٣)لَمْ يَضْرِبْ (١٤)لَا تَفْتَحِ الْبَابَ (١٥)عَوِّدُوْا اَنْفُسَكُمْ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ

(نمونۂ حلّ سوالات)

(١)اِشْتَرَيْتُ دَرَّاجَةً:......ترجمہ: میں نے سائیکل خریدی۔

مذکورہ مثال میں اِشْتَرَيْتُ مبنی اصل ہے، اور مبنی اصل کے اقسام میں سے ماضی ہے۔اور دَرَّاجَةً معرب ہے، معرب کی قسموں میں سے اسم متمکن، ترکیب میں عامل کے ساتھ واقع ہے۔

ترکیب: اِشْتَرَيْتُ فعل، تُ ضمیر مرفوع متصل فاعل، دَرَّاجَةً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(٢)اَكْرِمْ زَيْدًا:........ترجمہ: زید کا اکرام کر۔

اَكْرِمْ مبنی اصل ہے، اور مبنی اصل کے اقسام میں سے امر حاضر ہے۔زَيْدًا معرب ہے، اور معرب کے اقسام میں سے اسم

متمکن ترکیب میں عامل کے ساتھ واقع ہے۔

ترکیب: اَکْرِمْ فعل، اَنْتَ ضمیر در و مستتر فاعل، زَیْدًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۳) یَنْصُرُ: ...... ترجمہ: وہ مدد کرتا ہے۔

یَنْصُرُ معرب ہے، اور معرب کے اقسام میں سے ''فعل مضارع بغیر نونِ جمع مؤنث ونوناتِ تاکید'' ہے۔

ترکیب: یَنْصُرُ فعل، ھُوَ ضمیر در و مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

نقشۂ اقسامِ معرب ومبنی

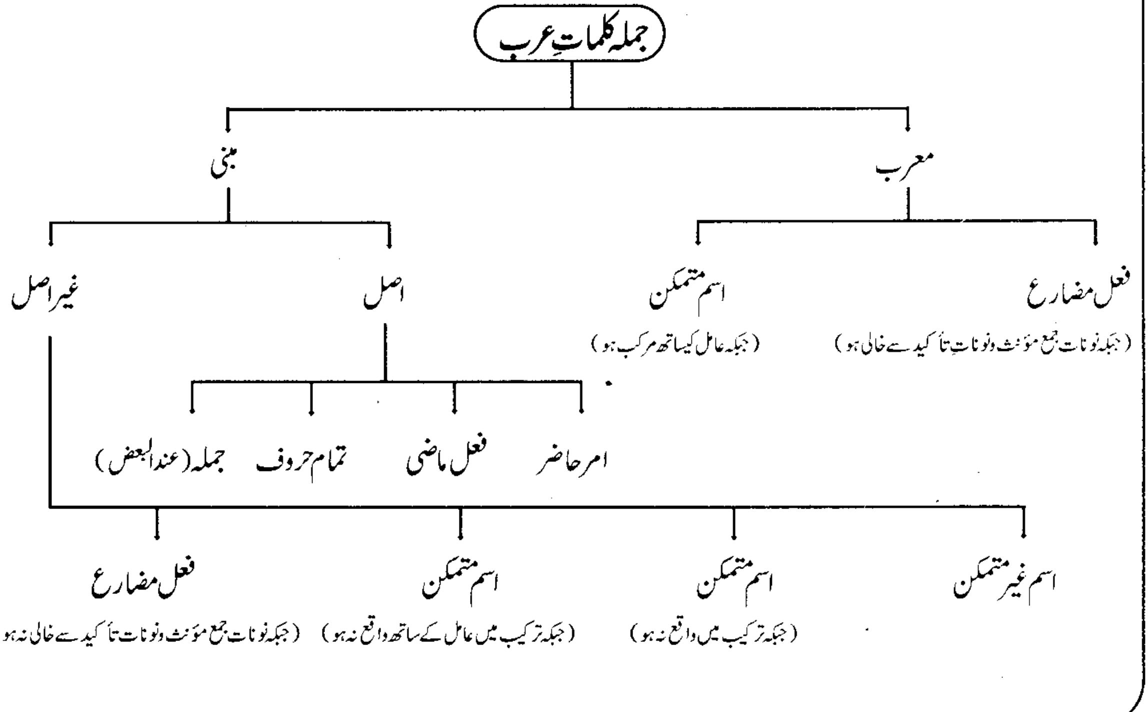

فصل: بدانکہ اسم غیر متمکن ہشت قسم ست، اول مضمرات چون اَنَا من مرد وزن وضَرَبْتُ زدم من و اِیَّایَ خاص مرا، وضَرَبَنِیْ بزد مرا، ولِیْ مرا، واین ہفتاد ضمیر است، چہاردہ مرفوع متصل، ضَرَبْتُ ضَرَبْنَا ضَرَبْتَ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُمْ ضَرَبْتِ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُنَّ ضَرَبَ ضَرَبَا ضَرَبُوْا ضَرَبَتْ ضَرَبَتَا ضَرَبْنَ۔ وچہاردہ مرفوع منفصل اَنَا نَحْنُ اَنْتَ اَنْتُمَا اَنْتُمْ اَنْتِ اَنْتُمَا اَنْتُنَّ هُوَ هُمَا هُمْ هِيَ هُمَا هُنَّ۔ وچہاردہ منصوب متصل ضَرَبَنِیْ ضَرَبَنَا ضَرَبَکَ ضَرَبَکُمَا ضَرَبَکُمْ ضَرَبَکِ ضَرَبَکُمَا ضَرَبَکُنَّ ضَرَبَهُ ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُمْ ضَرَبَهَا ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُنَّ۔ وچہاردہ منصوب منفصل اِیَّایَ اِیَّانَا اِیَّاکَ اِیَّاکُمَا اِیَّاکُمْ اِیَّاکِ اِیَّاکُمَا اِیَّاکُنَّ اِیَّاهُ اِیَّاهُمَا اِیَّاهُمْ اِیَّاهَا اِیَّاهُمَا اِیَّاهُنَّ۔ وچہاردہ مجرور متصل لِیْ لَنَا لَکَ لَکُمَا لَکُمْ لَکِ لَکُمَا لَکُنَّ لَهُ لَهُمَا لَهُمْ لَهَا لَهُمَا لَهُنَّ

ترجمہ: تو جان کہ اسم غیر متمکن آٹھ قسم ہیں، پہلی (قسم) ضمیریں، جیسے اَنَا "میں ایک مرد یا ایک عورت" اور ضَرَبْتُ "میں نے مارا" اور اِیَّایَ "خاص میرے لئے" اور ضَرَبَنِیْ "مجھ کو مارا" اور لِیْ "میرے لئے"۔ اور یہ ستر (۷۰) ضمیریں ہیں، چودہ مرفوع متصل، جیسے، ضَرَبْتُ ضَرَبْنَا ضَرَبْتَ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُمْ ضَرَبْتِ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُنَّ ضَرَبَ ضَرَبَا ضَرَبُوْا ضَرَبَتْ ضَرَبَتَا ضَرَبْنَ، اور چودہ مرفوع منفصل، جیسے، اَنَا نَحْنُ اَنْتَ اَنْتُمَا اَنْتُمْ اَنْتِ اَنْتُمَا اَنْتُنَّ هُوَ هُمَا هُمْ هِيَ هُمَا هُنَّ، اور چودہ منصوب متصل، جیسے ضَرَبَنِیْ ضَرَبَنَا ضَرَبَکَ ضَرَبَکُمَا ضَرَبَکُمْ ضَرَبَکِ ضَرَبَکُمَا ضَرَبَکُنَّ ضَرَبَهُ ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُمْ ضَرَبَهَا ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُنَّ، اور چودہ منصوب منفصل، جیسے اِیَّایَ اِیَّانَا اِیَّاکَ اِیَّاکُمَا اِیَّاکُمْ اِیَّاکِ اِیَّاکُمَا اِیَّاکُنَّ اِیَّاهُ اِیَّاهُمَا اِیَّاهُمْ اِیَّاهَا اِیَّاهُمَا اِیَّاهُنَّ، اور چودہ مجرور متصل، جیسے لِیْ لَنَا لَکَ لَکُمَا لَکُمْ لَکِ لَکُمَا لَکُنَّ لَهُ لَهُمَا لَهُمْ لَهَا لَهُمَا لَهُنَّ،

تشریح: اس فصل میں مصنفؒ اسم غیر متمکن کی قسمیں بیان کررہے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ اسم غیر متمکن کی کل آٹھ قسمیں ہیں۔

(۱) مضمرات (۲) اسمائے اشارات (۳) اسمائے موصولات (۴) اسمائے افعال (۵) اسمائے اصوات (۶) اسمائے ظروف (۷) اسمائے کنایات (۸) مرکب بنائی۔

(1) **مضمرات**: مضمرات، مضمر کی جمع ہے، مضمر کوضمیر بھی کہتے ہیں۔ضمیر کالغوی معنی ہے''پوشیدہ''اور اصطلاح میں ضمیر اس اسم کو کہتے ہیں جو متکلم، مخاطب یا ایسے غائب پر دلالت کرے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہو۔

متکلم کی مثال: جیسے اَنَا (میں) **مخاطب کی مثال**: جیسے اَنتَ (تو) **غائب کی مثال**: جیسے ھُوَ (وہ)

فائدہ (۱) بات کرنے والے کو متکلم کہتے ہیں۔جس سے بات کی جائے اسے مخاطب کہتے ہیں۔اور وہ شخص یا چیز، جس کی بابت بات کی جائے' غائب کہلاتا ہے۔

فائدہ (۲) جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہو، اسے مرجع کہتے ہیں۔اور جو ضمیر اس کی طرف لوٹ رہی ہو، اسے راجع کہا جاتا ہے۔جیسے، زَیدٌ ضَرَبَ میں زَیدٌ مرجع ہے۔اور ضرَبَ کے اندر جو ھُوَ ضمیر مستتر ہے، (جو زید کی طرف لوٹ رہی ہے) راجع ہے۔

فائدہ (۳) اسم کی دو قسمیں ہیں، (۱) اسم ظاہر (۲) اسم ضمیر

اسم ظاہر: اسم ظاہر وہ اسم ہے جو ضمیر نہ ہو، یعنی ضمیر کے علاوہ باقی جتنے اسماء ہیں سب کے سب اسم ظاہر ہیں۔

اسم ضمیر: اسم ضمیر کی تعریف گذر چکی ہے۔

پھر ضمیر کی ابتداءً تین قسمیں ہیں (۱) مرفوع (۲) منصوب (۳) مجرور

(۱) **ضمیر مرفوع**: مرفوع کا لغوی معنی ہے''بلند کیا ہوا'' اصطلاح میں مرفوع وہ ضمیر ہے، جو ترکیب میں مبتدأ، خبر، فاعل یا نائب فاعل واقع ہو۔یہ سب چونکہ مرفوع ہوتے ہیں، اس لئے ان کی ضمیر کو بھی مرفوع کہتے ہیں۔

(۲) **ضمیر منصوب**: منصوب کا لغوی معنی ہے''نصب دیا ہوا'' اصطلاح میں منصوب وہ ضمیر ہے، جو ترکیب میں مفعول بہ یا عامل ناصب کا معمول واقع ہو۔یہ دونوں چونکہ منصوب ہوتے ہیں، اس لئے ان کی ضمیر کو بھی منصوب کہتے ہیں۔

(۳) **ضمیر مجرور**: مجرور کا لغوی معنی ہے''جر دیا ہوا'' اصطلاح میں مجرور وہ ضمیر ہے جو ترکیب میں حرف جر کے لئے مجرور یا مضاف کیلئے مضاف الیہ واقع ہو۔یہ دونوں چونکہ مجرور ہوتے ہیں، اس لئے ان کی ضمیر کو بھی مجرور کہتے ہیں۔

ضمیر کی ثانیاً پانچ قسمیں ہیں (۱) مرفوع متصل (۲) مرفوع منفصل (۳) منصوب متصل (٤) منصوب منفصل (٥) مجرور متصل

(۱) **مرفوع متصل**: متصل کا لغوی معنی ہے'' ملنے والا'' اصطلاح میں ضمیر مرفوع متصل وہ ضمیر ہے، جو اپنے عامل یعنی فعل سے ملی ہوئی ہو، اور ترکیب میں ہمیشہ فاعل واقع ہو۔پھر چاہے فاعل حقیقی ہو یا حکمی ہو (فاعل حکمی سے مراد نائب فاعل، افعال ناقصہ کا اسم وغیرہ ہے)

(۲) مرفوع منفصل: منفصل کا لغوی معنی ہے "جدا ہونے والا" اصطلاح میں ضمیر مرفوع منفصل وہ ضمیر ہے، جو اپنے عامل سے ملی ہوئی نہ ہو۔اور ترکیب میں مبتدا، خبر یا فاعل واقع ہو۔

(۳) منصوب متصل: ضمیر منصوب متصل اس ضمیر کو کہتے ہیں جو اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو اور ترکیب میں مفعول بہ یا عامل ناصب کا معمول ہو۔

(٤) منصوب منفصل: ضمیر منصوب منفصل وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل سے ملی ہوئی نہ ہو، اور ترکیب میں مفعول بہ واقع ہو۔

(۵) ضمیر مجرور متصل: ضمیر مجرور متصل وہ ضمیر ہے جو اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو، اور ترکیب میں حرف جار کا مجرور یا مضاف کیلئے مضاف الیہ واقع ہو۔

مرفوع متصل کی ضمائر:

مرفوع متصل کی چودہ ضمائر ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

(۱) ضَرَبْتُ (۲) ضَرَبْنَا (۳) ضَرَبْتَ (۴) ضَرَبْتُمَا (۵) ضَرَبْتُمْ (۶) ضَرَبْتِ (۷) ضَرَبْتُمَا

(۸) ضَرَبْتُنَّ (۹) ضَرَبَ (۱۰) ضَرَبَا (۱۱) ضَرَبُوْا (۱۲) ضَرَبَتْ (۱۳) ضَرَبَتَا (۱۴) ضَرَبْنَ

مرفوع منفصل کی ضمائر:

مرفوع منفصل کی بھی چودہ ضمائر ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

(۱) اَنَا (۲) نَحْنُ (۳) اَنْتَ (۴) اَنْتُمَا (۵) اَنْتُمْ (۶) اَنْتِ (۷) اَنْتُمَا (۸) اَنْتُنَّ (۹) هُوَ (۱۰) هُمَا (۱۱) هُمْ (۱۲) هِيَ (۱۳) هُمَا (۱۴) هُنَّ

منصوب متصل کی ضمائر:

ضمیر منصوب متصل کی چودہ ضمائر ہیں، اور ان کے واقع ہونے کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) کبھی یہ فعل کے بعد واقع ہو کر مفعول بہ بنتی ہیں۔ جیسے

(۱) ضَرَبَنِيْ (۲) ضَرَبَنَا (۳) ضَرَبَکَ (۴) ضَرَبَکُمَا (۵) ضَرَبَکُمْ (۶) ضَرَبَکِ (۷) ضَرَبَکُمَا

(۸) ضَرَبَکُنَّ (۹) ضَرَبَهٗ (۱۰) ضَرَبَهُمَا (۱۱) ضَرَبَهُمْ (۱۲) ضَرَبَهَا (۱۳) ضَرَبَهُمَا (۱۴) ضَرَبَهُنَّ

(۲) کبھی یہ اسم فعل کے بعد واقع ہو کر مفعول بہ بنتی ہیں۔ جیسے،

(۱) رُوَیْدَ نِیْ (۲) رُوَیْدَ نَا (۳) رُوَیْدَکَ (۴) رُوَیْدَکُمَا (۵) رُوَیْدَکُمْ (۶) رُوَیْدَکِ (۷) رُوَیْدَکُمَا

(۸) رُوَیْدَکُنَّ (۹) رُوَیْدَہٗ (۱۰) رُوَیْدَھُمَا (۱۱) رُوَیْدَھُمْ (۱۲) رُوَیْدَھَا (۱۳) رُوَیْدَھُمَا (۱۴) رُوَیْدَھُنَّ

(۳) اور کبھی عامل ناصب کے لئے معمول بنتی ہیں۔ جیسے

(۱) اِنَّنِیْ (۲) اِنَّنَا (۳) اِنَّکَ (۴) اِنَّکُمَا (۵) اِنَّکُمْ (۶) اِنَّکِ (۷) اِنَّکُمَا

(۸) اِنَّکُنَّ (۹) اِنَّہٗ (۱۰) اِنَّھُمَا (۱۱) اِنَّھُمْ (۱۲) اِنَّھَا (۱۳) اِنَّھُمَا (۱۴) اِنَّھُنَّ

منصوب منفصل کی ضمائر:

منصوب منفصل کی چودہ ضمائر ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

(۱) اِیَّایَ (۲) اِیَّانَا (۳) اِیَّاکَ (۴) اِیَّاکُمَا (۵) اِیَّاکُمْ (۶) اِیَّاکِ (۷) اِیَّاکُمَا

(۸) اِیَّاکُنَّ (۹) اِیَّاہٗ (۱۰) اِیَّاھُمَا (۱۱) اِیَّاھُمْ (۱۲) اِیَّاھَا (۱۳) اِیَّاھُمَا (۱۴) اِیَّاھُنَّ

مجرور متصل کی ضمائر:

مجرور متصل کی بھی چودہ ضمائر ہیں، اور ان کے واقع ہونے کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) کبھی حرف جر کے لئے مجرور واقع ہوتی ہیں۔ جیسے

(۱) لِیْ (۲) لَنَا (۳) لَکَ (۴) لَکُمَا (۵) لَکُمْ (۶) لَکِ (۷) لَکُمَا

(۸) لَکُنَّ (۹) لَہٗ (۱۰) لَھُمَا (۱۱) لَھُمْ (۱۲) لَھَا (۱۳) لَھُمَا (۱۴) لَھُنَّ

(۲) اور کبھی مضاف کے لئے مضاف الیہ واقع ہوتی ہیں۔ جیسے

(۱) غُلَامِیْ (۲) غُلَامُنَا (۳) غُلَامُکَ (۴) غُلَامُکُمَا (۵) غُلَامُکُمْ (۶) غُلَامُکِ (۷) غُلَامُکُمَا

(۸) غُلَامُکُنَّ (۹) غُلَامُہٗ (۱۰) غُلَامُھُمَا (۱۱) غُلَامُھُمْ (۱۲) غُلَامُھَا (۱۳) غُلَامُھُمَا (۱۴) غُلَامُھُنَّ

فائدہ ④ ضمیر مرفوع متصل کی دو قسمیں ہیں، (۱) بارز (۲) مستتر

ضمیر بارز: ضمیر بارز وہ ضمیر ہے جو لفظوں میں موجود ہو۔ جیسے ضَرَبْتُ میں تُ ضمیر بارز ہے۔

ضمیر مستتر: ضمیر مستتر وہ ضمیر ہے جو لفظوں میں موجود نہ ہو۔ جیسے ضَرَبَ میں ھُوَ ضمیر مستتر ہے۔

فائدہ ⑤ ضمیر مرفوع متصل مستتر کی دو قسمیں ہیں، (۱) ضمیر دائمی (۲) ضمیر عارضی

ضمیر دائمی: ضمیر دائمی وہ ضمیر مرفوع متصل مستتر ہے جو اس فعل میں پوشیدہ ہو جس کا فاعل کبھی بھی اسم ظاہر نہیں ہوتا۔ جیسے تضرب میں اَنْتَ ضمیر مستتر دائمی ہے۔ اس کا دوسرا نام واجب الاستتار ہے۔

ضمیر عارضی: ضمیر عارضی وہ ضمیر متصل مستتر ہے جو فعل یا شبہ فعل میں وقتی طور پر پوشیدہ ہو، یعنی اگر فعل یا شبہ فعل کا فاعل اسم ظاہر نہ ہو تب تو ضمیر پوشیدہ ہو، اور اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو ضمیر پوشیدہ نہ ہو۔ جیسے ضَرَبَ میں ھُوَ ضمیر۔ اور اس کا دوسرا نام جائز الاستتار ہے۔

فائدہ ⑥ فعل ماضی کے چودہ صیغوں میں سے دو صیغوں یعنی واحد مذکر غائب اور واحد مؤنثہ غائبہ میں ضمیر مستتر عارضی ہوگی۔ باقی بارہ صیغوں میں ضمیر ہمیشہ بارز ہوگی، اور وہ یہ ہیں۔

ضَرَبَا میں الف، ضَرَبُوْا میں واو، ضَرَبَتَا میں الف، ضَرَبْنَ میں نَ، ضَرَبْتَ میں تَ، ضَرَبْتُمَا میں تُمَا، ضَرَبْتُمْ میں تُمْ، ضَرَبْتِ میں تِ، ضَرَبْتُمَا میں تُمَا، ضَرَبْتُنَّ میں تُنَّ، ضَرَبْتُ میں تُ اور ضَرَبْنَا میں نَا ضمیر بارز ہے۔

فائدہ ⑦ فعل مضارع کے چودہ صیغوں میں سے پانچ صیغوں، یعنی واحد مذکر غائب، واحد مؤنثہ غائبہ، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم اور جمع متکلم میں ضمیر مستتر ہوگی۔

پھر ان میں سے دو صیغوں، یعنی واحد مذکر غائب اور واحد مؤنثہ غائبہ میں ضمیر مستتر عارضی ہوگی۔ واحد مذکر غائب میں ھُوَ ضمیر، اور واحد مؤنثہ غائبہ میں ھِیَ ضمیر۔ واحد مذکر غائب کی مثال، جیسے یَضْرِبُ میں ھُوَ۔ واحد مؤنثہ غائبہ کی مثال، جیسے تَضْرِبُ میں ھِیَ،

باقی تین صیغوں یعنی واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم اور جمع متکلم میں ضمیر مستتر دائمی ہوگی۔ واحد مذکر مخاطب میں انت ضمیر جیسے تَضْرِبُ میں اَنْتَ۔ واحد متکلم میں اَنَا ضمیر جیسے اَضْرِبُ میں اَنَا۔ جمع متکلم میں نَحْنُ ضمیر جیسے نَضْرِبُ میں نحنُ

مضارع کے باقی نو (۹) صیغوں میں ہمیشہ ضمیر بارز ہوگی۔ اور وہ صیغے یہ ہیں۔

یَضْرِبَانِ میں الف، یَضْرِبُوْنَ میں واو، تَضْرِبَانِ میں الف، یَضْرِبْنَ میں نَ، تَضْرِبَانِ میں الف، تَضْرِبُوْن میں واو تَضْرِبِیْنَ میں یٖ، تَضْرِبَانِ میں الف، تَضْرِبْنَ میں نَ۔

فائدہ ⑧ اسم صفت کے صیغوں میں ضمیر عارضی ہوتی ہے۔ اسم صفت سے مراد (۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) صفت مشبہ (۴)

اسم تفضیل (۵) اسم منسوب (٦) اسم مبالغہ ہیں۔ان چھ اسموں میں ضمیر عارضی ہوگی، یعنی اگر ان کا فاعل اسم ظاہر نہ ہوتب تو ان میں ضمیر مستتر عارضی ہوگی، اور اگر ان کا فاعل اسم ظاہر ہو تو ان میں ضمیر مستتر نہ ہوگی۔

واحد مذکر اسم صفت میں هُوَ ضمیر، تثنیہ مذکر اسم صفت میں هُمَا ضمیر، جمع مذکر اسم صفت میں هُمْ ضمیر، واحد مؤنثہ اسم صفت میں هِيَ ضمیر، تثنیہ مؤنث اسم صفت میں هُمَا ضمیر اور جمع مؤنث اسم صفت میں هُنَّ ضمیر مستتر عارضی ہوگی۔

مثلاً اسم صفت کی قسموں میں سے ایک قسم اسم فاعل ہے، اس میں ضمیریوں مستتر ہوگی۔ ضَارِبٌ میں هُوَ، ضَارِبَانِ میں هُمَا، ضَارِبُوْنَ میں هُمْ، ضَارِبَةٌ میں هِيَ، ضارِبَتَانِ میں هُمَا، ضَارِبَاتٌ میں هُنَّ.

باقی اسم مصدر، اسم ظرف اور اسم آلہ میں ضمیر نہیں ہوا کرتی ہے۔

فائدہ (۹) اسم صفت کے صیغوں میں جو ضمیر مستتر عارضی ہوتی ہے وہ ضمیر اسم صفت کے ماقبل کے اعتبار سے مستتر ہوگی، اگر اسم صفت سے پہلے متکلم کا صیغہ ہو تو اسم صفت میں متکلم کی ضمیر مستتر ہوگی۔ اگر غائب کا صیغہ ہو تو اسم صفت میں غائب کی ضمیر مستتر ہوگی۔ اور اگر مخاطب کا صیغہ ہو تو اسم صفت میں مخاطب کی ضمیر مستتر ہوگی۔.... متکلم کی مثال۔ جیسے "اَنَا ضَارِبٌ" یہاں ضَارِبٌ کے اندر اَنَا ضمیر مستتر ہے۔ مخاطب کی مثال۔ جیسے "اَنْتَ ضَارِبٌ" یہاں ضَارِبٌ میں اَنتَ ضمیر مستتر ہے۔ غائب کی مثال۔ جیسے "زَيْدٌ ضَارِبٌ" یہاں ضَارِبٌ میں هُوَ ضمیر مستتر ہے۔

فائدہ (١٠) اگر جملے سے پہلے مرجع کے ذکر کے بغیر غائب کی ضمیر واقع ہو، اور مابعد والا جملہ اس ضمیر کی تفصیل اور وضاحت کرتا ہو، تو اگر وہ ضمیر مذکر کی ہے تو اس کو ضمیر شان کہتے ہیں۔ اور اگر مؤنث کی ضمیر ہے تو ضمیر قصہ کہلاتی ہے۔

ضمیر شان کی مثال۔ جیسے اِنَّهُ زَيْدٌ قَائِمٌ ضمیر قصہ کی مثال۔ جیسے اِنَّهَا زَيْنَبُ قَائِمَةٌ

☆☆☆☆☆☆☆

فعل ماضی معلوم کی ترکیب:

ضَرَبَ:... ضَرَبَ فعل، هُوَ ضمیر در و مستتر راجع بسوئے فلاں مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

ضَرَبَا:... ضَرَبَا فعل، الف ضمیر برائے تثنیہ مذکر غائب مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

ضَـــرَبُــوْا:... ضَـــرَبُــوْا فعل، واؤ ضمیر برائے جمع مذکر غائب مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضَـرَبَتْ:... ضَـرَبَـتْ فعل، ھِـیَ ضمیر در و مستتر برائے واحدہ مؤنثہ غائبہ راجع بسوئے فلانۃ، مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضَـرَبَتَا:... ضَـرَبَتَـا فعل، الف ضمیر برائے تثنیہ مؤنث غائبتین مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضَـرَبْنَ:... ضَـرَبْـنَ فعل، "ن" ضمیر برائے جمع مؤنث غائبات، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضَـرَبْتَ:... ضَـرَبْـتَ فعل، "تَ" ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضَرَبْتُمَا:... ضَـرَبْتُـمَا فعل، تُـمَا ضمیر برائے تثنیہ مذکر مخاطبین، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضَـرَبْتُمْ:... ضَـرَبْتُـمْ فعل، تُـمْ ضمیر برائے جمع مذکر مخاطبین، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضَـرَبْتِ:... ضَـرَبْـتِ فعل، تِ ضمیر برائے واحدہ مؤنثہ مخاطبہ، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضَـرَبْتُمَا:... ضَـرَبْتُمَا فعل، تُـما ضمیر برائے تثنیہ مؤنث مخاطبتین، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضَـرَبْتُنَّ:... ضَـرَبْتُنَّ فعل، تُـنَّ ضمیر برائے جمع مؤنث مخاطبات، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضَرَبْتُ:... ضَرَبْتُ فعل، تُ ضمیر برائے واحد متکلم، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضَرَبْنَا:... ضَرَبْنَا فعل، نَا ضمیر برائے جمع متکلم، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فعل ماضی مجہول کی ترکیب:۔

ضُرِبَ:... ضُرِبَ فعل، ھُوَ ضمیر در و مستتر راجع بسوئے فلاںؔ مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضُرِبَا:... ضُرِبَا فعل، الف ضمیر برائے تثنیہ مذکر غائب مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضُرِبُوْا:... ضُرِبُوْا فعل، واؤ ضمیر برائے جمع مذکر غائب مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ضُرِبَتْ:... ضُرِبَتْ فعل، ھِیَ ضمیر در و مستتر برائے واحدہ مؤنث غائبہ راجع بسوئے فلانۃؔ مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

باقی صیغوں کی ترکیب ماضی معلوم کے صیغوں کی ترکیب پر قیاس کریں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ فعل ماضی معلوم کے صیغوں میں جہاں فاعل آرہا تھا، وہیں ماضی مجہول کے صیغوں میں نائب فاعل آئے گا۔

فعل مضارع معلوم کی ترکیب:۔

یَضْرِبُ... یَضْرِبُ فعل، ھُوَ ضمیر در و مستتر واحد مذکر غائب راجع بسوئے فلاںؔ مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

یَضْرِبَانِ:... یَضْرِبَانِ فعل، الف ضمیر برائے تثنیہ مذکر غائب مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

یَضْرِبُوْنَ:... یَضْرِبُوْنَ فعل، واؤ ضمیر برائے جمع مذکر غائب مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ

فعلیہ خبریہ ہوا۔

تَضْرِبُ:... تَضرِبُ فعل، هِیَ ضمیر درو مستتر برائے واحدہ مؤنث غائبہ راجع بسوئے فلانۃ، مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تَضْرِبَانِ:... تَضرِبَانِ فعل، الف ضمیر برائے تثنیہ مؤنث غائبتین مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

یَضْرِبْنَ:... یَضرِبن فعل، ''ن'' ضمیر برائے جمع مؤنث غائبات، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تَضْرِبُ:... تَضرِبُ فعل، اَنتَ ضمیر درو مستتر برائے واحد مذکر مخاطب، مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تَضْرِبَانِ:... تَضرِبَانِ فعل، الف ضمیر برائے تثنیہ مذکر مخاطبین، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تَضْرِبُوْنَ:... تَضرِبُوْنَ فعل، واؤ ضمیر برائے جمع مذکر مخاطبین، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تَضْرِبِیْنَ:... تَضرِبِیْنَ فعل، ''ی'' ۔ ۔۔ائے واحدہ مؤنثہ مخاطبہ، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تَضْرِبَانِ:... تَضرِبَانِ فعل، الف ضمیر برائے تثنیہ مؤنث مخاطبتین، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تَضْرِبْنَ:... تَضرِبْنَ فعل، ''ن'' ضمیر برائے جمع مؤنث مخاطبات، مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اَضْرِبُ:... اَضرِبُ فعل، اَنَا ضمیر درو مستتر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

نَضْرِبُ:... نَضْرِبُ فعل، نَحْنُ ضمیر درو مستتر برائے جمع متکلم مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فعل مضارع مجہول کی ترکیب:۔

یُضْرَبُ:... یُضْرَبُ فعل، ھُوَ ضمیر درو مستتر راجع بسوئے فلاں مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

باقی صیغوں کی ترکیب مضارع معلوم کے صیغوں کی ترکیب پر قیاس کریں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ معلوم کے صیغوں میں جہاں فاعل آرہا تھا وہیں مجہول کے صیغوں میں نائب فاعل آئے گا۔

اسم فاعل کی ترکیب:۔

ضَارِبٌ:... ضَارِبٌ شبہ فعل، ھُوَ ضمیر درو مستتر برائے واحد مذکر غائب مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔

ضَارِبَانِ:... ضَارِبَانِ شبہ فعل، ھُمَا ضمیر درو مستتر برائے تثنیہ مذکر غائب، مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔

ضَارِبُوْنَ:... ضَارِبُوْنَ شبہ فعل، ھُمْ ضمیر درو مستتر برائے جمع مذکر غائب، مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔

ضَارِبَةٌ:... ضَارِبَةٌ شبہ فعل، ھِیَ ضمیر درو مستتر برائے واحدہ مؤنثہ غائبہ مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔

ضَارِبَتَانِ:... ضَارِبَتَانِ فعل، ھُمَا ضمیر درو مستتر برائے تثنیہ مؤنث غائبتین، مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔

ضَارِبَاتٌ:... ضَارِبَاتٌ شبہ فعل، ھُنَّ ضمیر درو مستتر برائے جمع مؤنثہ غائبات، مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔

اسم مفعول کی ترکیب:۔

مَضْرُوْبٌ:... مَضْرُوْبٌ شبہ فعل، هُوَ ضمیر درو مستتر راجع بسوئے فلاں مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل، شبہ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔

مَضْرُوْبَانِ:... مَضْرُوْبَانِ شبہ فعل، هُمَا ضمیر درو مستتر برائے تثنیہ مذکر غائب، مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل، شبہ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔

مَضْرُوْبُوْنَ:... مَضْرُوْبُوْنَ شبہ فعل، هُمْ ضمیر درو مستتر برائے جمع مذکر غائب، مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل، شبہ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔

مَضْرُوْبَةٌ:... مَضْرُوْبَةٌ شبہ فعل، هِیَ ضمیر درو مستتر برائے واحدہ مؤنثہ غائبہ مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل، شبہ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔

مَضْرُوْبَتَانِ: مَضْرُوْبَتَانِ شبہ فعل، هُمَا ضمیر درو مستتر برائے تثنیہ مؤنث غائبتین، مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل، شبہ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔

مَضْرُوْبَاتٌ:... مَضْرُوْبَاتٌ شبہ فعل، هُنَّ ضمیر درو مستتر برائے جمع مؤنثہ غائبات، مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً نائب فاعل، شبہ فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

(تمرینی سوالات)

درج ذیل مثالوں میں ضمائر کی قسمیں بتائیں۔ نیز ترجمہ وترکیب کریں۔

(۱) اِیَّاکَ نَعْبُدُ (۲) ضَرَبْتُکُنَّ هِنْدٌ (۳) لَهَا کِتَابٌ (٤) هُمَا عَالِمَانِ (۵) ضَرَبْتَاهَا (٦) هٰذَا عَبْدِیْ (۷) ضَرَبُوْهُمْ (۸) نَصَرَتْنِی هِنْدٌ (۹) اِنِّی اَنَا اللّٰهُ (۱۰) لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ (۱۱) رَبُّنَا اللّٰهُ (۱۲) عَلَی اللّٰهِ تَوَکَّلْنَا (۱۳) نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ (١٤) اَرْسَلَ عَلَیْهِمْ (١۵) اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ۔

(نمونہ حل سوالات)

(۱)اِیَّاکَ نَعْبُدُ:...... ترجمہ:ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔

مذکورہ جملے میں اِیَّاکَ ضمیر منصوب منفصل ہے،اور نَعْبُدُ میں نَحْنُ ضمیر مرفوع متصل مستتر ہے۔

ترکیب:. اِیَّاکَ ضمیر منصوب منفصل مفعول بہ مقدم، نَعْبُدُ فعل، نَحْنُ ضمیر در و مستتر فاعل،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲)ضَرَبَتْکُنَّ ھِنْدٌ:...... ترجمہ:ھندہ نے تم سب عورتوں کو مارا۔

درج بالا جملے میں کُنَّ ضمیر منصوب متصل ہے۔

ترکیب:. ضَرَبَتْ فعل، کُنَّ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ مقدم،ھِنْدٌ فاعل مؤخر،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳)لَهَا کِتَابٌ:...... ترجمہ:اس کے لئے کتاب ہے۔

مذکورہ جملے میں ھَا ضمیر مجرور متصل ہے۔

ترکیب:. لَهَا جار مجرور متعلق ہے ثَابِتٌ مقدر کے لئے،ثَابِتٌ شبہ فعل اپنے فاعل ھُوَ ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ خبر مقدم، کِتَابٌ مبتدا مؤخر،مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

نقشہ

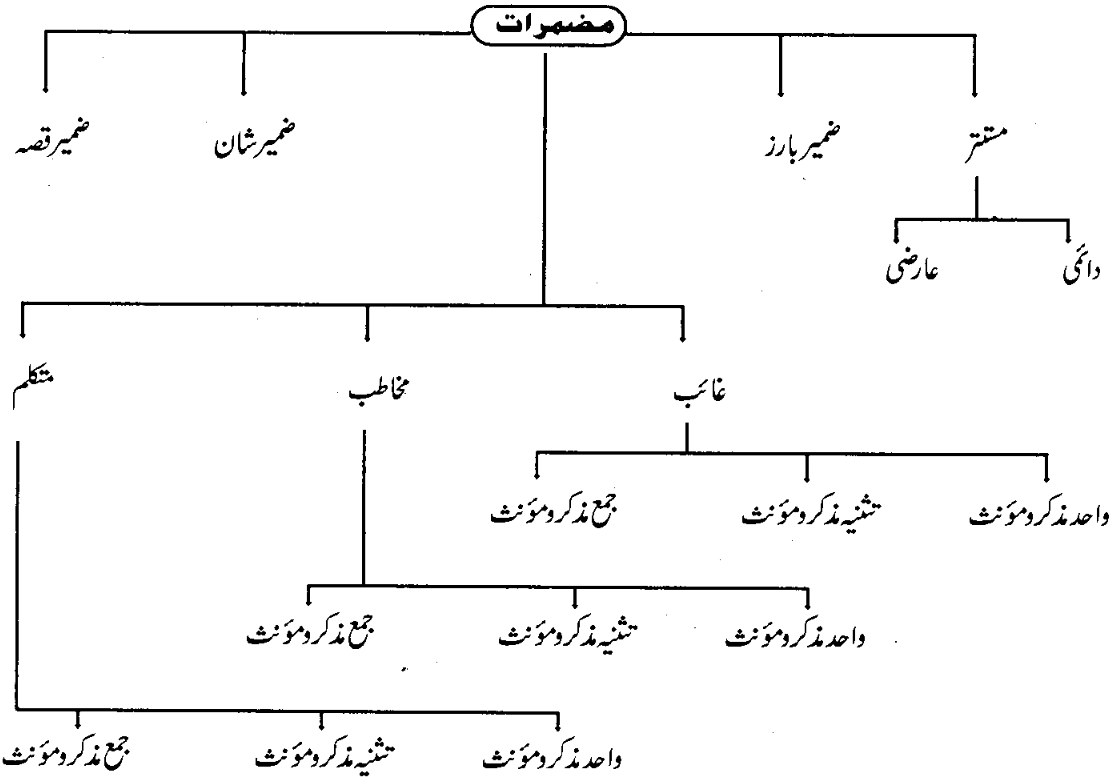

☆☆☆☆☆☆☆

ضمائر کی گردانوں کا تفصیلی نقشہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

ضمائر کی گردانوں کا تفصیلی نقشہ

ضمیر

مرفوع — **منصوب** — **مجرور**

مرفوع: متصل	مرفوع: منفصل	منصوب: متصل بفعل	منصوب: متصل باسم فعل	منصوب: متصل بعامل ناصب	منصوب: منفصل	مجرور: متصل بحرف جر	مجرور: متصل باضافت
ضَرَبْتُ	اَنَا	ضَرَبَنِي	رُوَيْدَنِي	اِنَّنِي	اِيَّایَ	لِي	غُلامِي
ضَرَبْنَا	نَحْنُ	ضَرَبَنَا	رُوَيْدَنَا	اِنَّنَا	اِيَّانَا	لَنَا	غُلامُنَا
ضَرَبْتَ	اَنْتَ	ضَرَبَکَ	رُوَيْدَکَ	اِنَّکَ	اِيَّاکَ	لَکَ	غُلامُکَ
ضَرَبْتُمَا	اَنْتُمَا	ضَرَبَکُمَا	رُوَيْدَکُمَا	اِنَّکُمَا	اِيَّاکُمَا	لَکُمَا	غُلامُکُمَا
ضَرَبْتُمْ	اَنْتُمْ	ضَرَبَکُمْ	رُوَيْدَکُمْ	اِنَّکُمْ	اِيَّاکُمْ	لَکُمْ	غُلامُکُمْ
ضَرَبْتِ	اَنْتِ	ضَرَبَکِ	رُوَيْدَکِ	اِنَّکِ	اِيَّاکِ	لَکِ	غُلامُکِ
ضَرَبْتُمَا	اَنْتُمَا	ضَرَبَکُمَا	رُوَيْدَکُمَا	اِنَّکُمَا	اِيَّاکُمَا	لَکُمَا	غُلامُکُمَا
ضَرَبْتُنَّ	اَنْتُنَّ	ضَرَبَکُنَّ	رُوَيْدَکُنَّ	اِنَّکُنَّ	اِيَّاکُنَّ	لَکُنَّ	غُلامُکُنَّ
ضَرَبَ	هُوَ	ضَرَبَهٗ	رُوَيْدَهٗ	اِنَّهٗ	اِيَّاهُ	لَهٗ	غُلامُهٗ
ضَرَبَا	هُمَا	ضَرَبَهُمَا	رُوَيْدَهُمَا	اِنَّهُمَا	اِيَّاهُمَا	لَهُمَا	غُلامُهُمَا
ضَرَبُوْا	هُمْ	ضَرَبَهُمْ	رُوَيْدَهُمْ	اِنَّهُمْ	اِيَّاهُمْ	لَهُمْ	غُلامُهُمْ
ضَرَبَتْ	هِيَ	ضَرَبَهَا	رُوَيْدَهَا	اِنَّهَا	اِيَّاهَا	لَهَا	غُلامُهَا
ضَرَبَتَا	هُمَا	ضَرَبَهُمَا	رُوَيْدَهُمَا	اِنَّهُمَا	اِيَّاهُمَا	لَهُمَا	غُلامُهُمَا
ضَرَبْنَ	هُنَّ	ضَرَبَهُنَّ	رُوَيْدَهُنَّ	اِنَّهُنَّ	اِيَّاهُنَّ	لَهُنَّ	غُلامُهُنَّ

دوم اسمائے اشارات ذَا، وذَانِ ، وَذَیْنِ ، وتَـا ،وتِـیْ ، وَ تِهْ ، وذِهْ ، وذِهِیْ ، وَ تِهِیْ ، وتَانِ ، وتَیْنِ ، واُولآءِ بمد، واُولٰی بقصر،

ترجمه: دوسری (قسم) اسمائے اشارات (جو یہ ہیں) ذَا،ذَانِ،ذَیْنِ ،تَـا، تِیْ ، تِهْ ،ذِهْ ،ذِهِیْ، تِهِیْ، تَانِ، تَیْنِ ، اُولآءِ مد کے ساتھ،اور اُولٰی قصر کے ساتھ۔

(2) اسمائے اشارات: اسم غیر متمکن کی دوسری قسم اسمائے اشارات ہیں۔اسماء اسم کی جمع ہے اور اشارات اشارہ کی جمع ہے۔

اسم اشارہ: اسم اشارہ وہ اسم ہے جس کے ذریعے کسی معین چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔اشارہ کرنے والے کو مشیر کہتے ہیں،جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اسے مشارٌ الیہ کہتے ہیں،جس لفظ سے اشارہ کیا جائے اس کو اسم اشارہ کہتے ہیں اور جس کیلئے اشارہ کیا جائے اس کو مشارلہٗ اور مخاطب کہتے ہیں۔مثلاً زید کی کتاب گم ہوگئی عمرو کی نظر اس کتاب پر پڑی ،عمرو نے زید کو کتاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا"هٰذَاالْكِتَابُ" تو اس مثال میں عمرو مشیر، کتاب مشارٌ الیہ،هٰذَا اسم اشارہ اور زید مشارلہٗ اور مخاطب ہے۔

اسمائے اشارات کی تعداد: اسم اشارہ کے مشہور تیرہ (۱۳) کلمات ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

ذَا، ذَانِ، ذَیْنِ، تَا، تِیْ، تِهْ، تِهِیْ، ذِهْ، ذِهِیْ، تَانِ، تَیْنِ، اُولآءِ (بمد)، اُولٰی (بقصر)۔

اسمائے اشارات کے کلمات کے معانی:۔

اسم اشارہ	صیغہ	معنی
ذَا	واحد مذکر	یہ ایک مرد
ذَانِ	تثنیہ مذکر (حالت رفعی میں)	یہ دو مرد
ذَیْنِ	تثنیہ مذکر (حالت نصبی وجری میں)	یہ دو مرد
تَا، تِیْ، تِهْ، تِهِیْ، ذِهْ، ذِهِیْ	واحدہ مؤنثہ	یہ ایک عورت
تَانِ	تثنیہ مؤنث (حالت رفعی میں)	یہ دو عورتیں
تَیْنِ	تثنیہ مؤنث (حالت نصبی وجری میں)	یہ دو عورتیں
اُولآءِ (بمد)	جمع مذکر و مؤنث	یہ سب مرد یا یہ سب عورتیں
اُولٰی (بقصر)	جمع مذکر و مؤنث	یہ سب مرد یا یہ سب عورتیں

فائدہ ① اگر اسم اشارہ مشار الیہ قریب کے لئے استعمال کیا جائے تو اس وقت غافل مخاطب کو بیدار کرنے کے لئے اسم اشارہ کے شروع میں ھاء تنبیہ لاتے ہیں۔ جیسے ،ھٰذَا ،ھٰذَانِ، ھٰتَا ،ھٰتَانِ وغیرہ۔

فائدہ ② اگر اسم اشارہ مشار الیہ متوسط کے لئے استعمال کیا جائے تو اسم اشارہ کے آخر میں ''ک'' حرف خطاب لگا دیتے ہیں، تا کہ مخاطب کے مفرد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث ہونے پر دلالت کرے۔ اور یہ چار اسموں (تہٗ ،تِھِیْ ،ذِہٖ ،ذِھِیْ) کے علاوہ باقی تمام اسموں پر داخل ہوسکتا ہے۔

حروفِ خطاب چھ ہیں۔ کَ، کُمَا، کُمْ، کِ، کُمَا، کُنَّ . ان سب کا نقشہ ملاحظہ فرمائیں۔

اسم اشارہ	مخاطب مفرد مذکر	مخاطب تثنیہ مذکر	مخاطب جمع مذکر	مخاطب مفرد مؤنث	مخاطب تثنیہ مؤنث	مخاطب جمع مؤنث
ذَا	ذَاکَ	ذَاکُمَا	ذَاکُمْ	ذَاکِ	ذَاکُمَا	ذَاکُنَّ
ذَانِ	ذَانِکَ	ذَانِکُمَا	ذَانِکُمْ	ذَانِکِ	ذَانِکُمَا	ذَانِکُنَّ
ذَیْنِ	ذَیْنِکَ	ذَیْنِکُمَا	ذَیْنِکُمْ	ذَیْنِکِ	ذَیْنِکُمَا	ذَیْنِکُنَّ
تَا	تَاکَ	تَاکُمَا	تَاکُمْ	تَاکِ	تَاکُمَا	تَاکُنَّ
تِیْ	تِیْکَ	تِیْکُمَا	تِیْکُمْ	تِیْکِ	تِیْکُمَا	تِیْکُنَّ
تَانِ	تَانِکَ	تَانِکُمَا	تَانِکُمْ	تَانِکِ	تَانِکُمَا	تَانِکُنَّ
تَیْنِ	تَیْنِکَ	تَیْنِکُمَا	تَیْنِکُمْ	تَیْنِکِ	تَیْنِکُمَا	تَیْنِکُنَّ
اُولآءِ	اُولآئِکَ	اُولآئِکُمَا	اُولآئِکُمْ	اُولآئِکِ	اُولآئِکُمَا	اُولآئِکُمْ
اُولیٰ	اُولاکَ	اُولاکُمَا	اُولاکُمْ	اُولاکِ	اُولاکُمَا	اُولاکُنَّ

فائدہ ③ اگر اسم اشارہ مشار الیہ بعید کیلئے استعمال کیا جائے تو اسم اشارہ اور کاف خطاب کے درمیان لآم لاتے ہیں، جو کہ حرف بُعد ہے۔ جیسے ذَاکَ سے ذَالِکَ، ذَاکُمْ سے ذَالِکُمْ، تَاکَ سے تِلْکَ ۔تِلْکَ دراصل تَالِکَ تھا پھر تاء کے الف کو حذف کر کے تاء کے فتحہ کو کسرہ سے تبدیل کر کے لام کو ساکن کر دیا، تِلْکَ ہوا۔

فائدہ ④ مشارٌ الیہ کو اسم اشارہ پر مقدم بھی کیا جا سکتا ہے۔ جیسے ''بِوَرِقِکُمْ ھٰذِہٖ'' اس مثال میں وَرِقِکُمْ مشار الیہ ہے، جو کہ

مقدم ہےاور ھٰذِہٖ اسم اشارہ مؤخر ہے۔

فائدہ ⑤ کبھی کبھار اسم اشارہ مذکر سے مشارالیہ مؤنث کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔جیسے "فَلَمَّا رَأَالشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ ھٰذَارَبِّی' اس مثال میں الشَّمْسَ مؤنث سماعی مشارالیہ ہے،اور ھٰذَا اسم اشارہ مذکر ہے۔

اسمائے اشارات کا ترکیبی ضابطہ:۔

اسمائے اشارات کا ترکیبی ضابطہ تین (۳)صورتوں پر مشتمل ہے،جودرج ذیل ہیں۔

(۱) اگراسم اشارہ کا مابعد نکرہ ہوتو اسم اشارہ مبتدأاور مابعد اس کی خبر ہے۔جیسے "ھٰذَاقَلَمٌ"ھٰذَا مبتدأ،قَلَمٌ خبر ہے۔

(۲) اگراسم اشارہ کا مابعد علَم یا مضاف ہو،تو اسم اشارہ مبتدأاور مابعد اس کی خبر ہے۔

علَم کی مثال،جیسے ھٰذَا زَیْدٌ مضاف کی مثال،جیسے ھٰذَاقَلَمُ سَعِیْدٍ

(۳) اگراسم اشارہ کا مابعد معرف باللام یا موصول ہو،تو چار(۴)ترکیبیں کی جاسکتی ہیں۔

☆ اسم اشارہ موصوف،مابعد صفت،عموماً یہی ترکیب کی جاتی ہے۔

☆ اسم اشارہ مبیَّن،اور مابعد عطف بیان۔

☆ اسم اشارہ مبدل منہ اور مابعد بدل۔

☆ اسم اشارہ مبتدأ،مابعد خبر۔یہ ترکیب قلیل الاستعمال ہے۔

معرف باللام کی مثال: "رَأَیْتُ ھٰذَاالرَّجُلَ" اس مثال میں ھٰذَااسم اشارہ موصوف،مبیَّن یا مبدل منہٗ ہے۔اور اَلرَّجُلَ صفت، عطف بیان یا بدل ہے۔

اسم موصول کی مثال: "اَکْرَمْتُ ھٰذَا الَّذِیْ ضَرَبْتَہٗ" اس مثال میں بھی ھٰذَا اسم اشارہ موصوف،مبیَّن یا مبدل منہٗ ہے۔اور اَلَّذِیْ ضَرَبْتَہٗ بالترتیب صفت،عطف بیان یا بدل ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

سوم اسمائے موصولہ؛اَلَّذِیْ ،اَلَّذَانِ،وَالَّذَیْنِ،وَالَّذِیْنَ،وَاَلَّتِیْ ، اَللَّتَانِ،اللَّتَیْنِ ،وَاللَّاتِیْ ،وَاللَّوَاتِیْ ،وَمَا، وَمَنْ،وَاَیٌّ،وَاَیَّةٌ،والف ولام بمعنی اَلَّذِیْ دراسم فاعل واسم مفعول چوں اَلضَّارِبُ وَالمَضْرُوْبُ،وذُوْ بمعنی اَلَّذِیْ درلغتِ بنی طےنحو جَآءَ نِیْ ذُوْ ضَرَبَکَ ،بدانکہ اَیٌّ وَاَیَّةٌ معرب ست۔

ترجمہ: تیسری (قسم) اسمائے موصولہ (جو یہ ہیں) اَلَّذِیْ،اَلَّذَانِ ،اَلَّذَیْنِ،اَلَّذِیْنَ ، اَلَّتِیْ ،اَللَّتَانِ ،اَللَّتَیْنِ ،اَللَّاتِیْ، اَللَّوَاتِیْ ،ما، مَنْ ، اَیٌّ ، اَیَّةٌ ،اورالف ولام جواَلَّذِیْ کے معنی میں ہواسم فاعل اوراسم مفعول میں،جیسے اَلضَّارِبُ وَالمَضْرُوْبُ ،اور ذُوْ بمعنی اَلَّذِیْ بنی طےکی لغت میں جیسے جَآءَ نِیْ ذُوْ ضَرَبَکَ (آیا میرے پاس وہ شخص جس نے تجھے مارا) ،تو جان کہ اَیٌّ اور اَیَّةٌ معرب ہیں۔

③ اسمائے موصولات: اسم غیر متمکن کی تیسری قسم اسمائے موصولات ہیں۔اسماء اسم،اور موصولات موصول کی جمع ہے۔

اسم موصول: اسم موصول وہ اسم ہے جوصلہ کے بغیر جملے کا کامل جز نہ بن سکے۔کامل جز سے مراد مبتدأ،خبر،فاعل،مفعول،صفت وغیرہ ہے۔

صلہ: صلہ کالغوی معنی ہے''ملنا''اور اصطلاح میں صلہ وہ جملہ خبریہ ہے جوموصول کے بعد مذکور ہواوراس میں ایک ایسا عائد ہو جوموصول کی طرف راجع ہو۔یہ عائد اکثر ضمیر ہوتا ہے جیسے '' جَاءَ الَّذِیْ ضَرَبَکَ ''میں اَلَّذِیْ اسم موصول اور ضَرَبَکَ صلہ ہے۔

ترکیب:۔جاءَ فعل،نونِ وقایہ،یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ مقدم،اَلَّذِیْ اسم موصول،ضَرَبَ فعل،ھُوَ ضمیر در و مستتر برائے واحد مذکر غائب راجع بسوئے اَلَّذِیْ مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل،کَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ،موصول اپنے صلے سے مل کر فاعل مؤخر جَاءَ فعل کا،جاءَ فعل اپنے فاعل مؤخر اور اپنے مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اسمائے موصولہ کی تعداد: اسم موصول کے مشہور پندرہ (۱۵) کلمات ہیں۔جودرج ذیل ہیں۔

اَلَّذِیْ، اَلَّذَانِ، اَلَّذَیْنِ، اَلَّذِیْنَ، اَلَّتِیْ، اَللَّتَانِ، اَللَّتَیْنِ،اَللَّاتِیْ، اَللَّوَاتِیْ، مَا، مَنْ، اَیٌّ، اَیَّةٌ، وہ الف لام جو اسم فاعل پر داخل ہوکر بمعنی اَلَّذِیْ ہو،ذُوْ بمعنی اَلَّذِیْ (بنی طےکی لغت میں)۔

اسم موصول کے کلمات کے معانی:۔

اسم موصول	صیغہ	معنی
اَلَّذِیْ	واحد مذکر	وہ ایک مرد
اَلَّذَان	تثنیہ مذکر (حالت رفعی میں)	وہ دو مرد
اَلَّذَیْن	تثنیہ مذکر (حالت نصبی وجری میں)	وہ دو مرد
اَلَّذِیْنَ	جمع مذکر	وہ سب مرد
اَلَّتِیْ	واحدہ مؤنثہ	وہ ایک عورت
اَللَّتَان	تثنیہ مؤنث (حالت رفعی میں)	وہ دو عورتیں
اَللَّتَیْن	تثنیہ مؤنث (حالت نصبی وجری میں)	وہ دو عورتیں
اَللَّاتِیْ واللَّوَاتِیْ	جمع مؤنث	وہ سب عورتیں
مَنْ	واحد مذکر ومؤنث، تثنیہ مذکر ومؤنث، جمع مذکر ومؤنث	وہ ایک مرد یا ایک عورت، وہ دو مرد یا دو عورتیں، وہ سب مرد یا سب عورتیں
مَا	واحد مذکر ومؤنث، تثنیہ مذکر ومؤنث، جمع مذکر ومؤنث	وہ ایک چیز مذکر یا مؤنث، وہ دو چیزیں مذکر یا مؤنث، وہ سب چیزیں مذکر یا مؤنث
اَیٌّ	واحد مذکر	وہ ایک مرد
اَیَّۃٌ	واحدہ مؤنثہ	وہ ایک عورت
الف لام	واحد مذکر ومؤنث، تثنیہ مذکر ومؤنث، جمع مذکر ومؤنث	وہ ایک مرد یا ایک عورت، وہ دو مرد یا دو عورتیں، وہ سب مرد یا سب عورتیں
ذُوْ درلغت بنی طے	واحد مذکر	وہ ایک مرد

من اور ما میں فرق: مَنْ ذوالعقول کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے مَنْ رَّبُکَ۔ اور مَا غیر ذوالعقول کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے مَادِیْنُکَ، کبھی یہ دونوں ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہوتے ہیں۔ وہ مثال جہاں مَنْ ،مَا کی جگہ استعمال ہوا ہے، جیسے قرآن مجید میں ہے "فَمِنْهُم مَّنْ یَّمْشِیْ عَلٰی بَطْنِهٖ" وہ مثال جہان مَا، مَنْ کی جگہ استعمال ہوا ہے، جیسے "وَالسَّمَاءِ وَمَابَنٰهَا"

ذُوْ کی قسمیں: ذُوْ کی دو قسمیں ہیں (۱) "ذُوْ بمعنی صاحب" یہ معرب ہوتا ہے۔ جیسے "جَاءَ نِی ذُوْمَالٍ، رَأَیْتُ ذَامَالٍ، مَرَرْتُ بِذِیْ مَالٍ" (۲) "ذُوْ بمعنی اَلَّذِی بنی طے کی لغت میں" یہ مبنی ہے۔ جیسے جَاءَ نِیْ ذُوْ ضَرَبَکَ (آیا میرے پاس وہ شخص جس نے تجھے

مارا) اس کی ترکیب یوں ہے۔ جَاءَ فعل، نونِ وقایہ، ی ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ مقدم، ذُوْ بمعنی اَلَّذِیْ اسم موصول، ضَرَبَ فعل ھُوَ ضمیر در ومستتر برائے واحد مذکر غائب راجع بسوئے ذُوْ مرفوع متصل مستتر مرفوع محلاً فاعل، کَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل مؤخر جَآءَ فعل کا، فعل اپنے فاعل مؤخر اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ: جو الف لام اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہو اور بمعنی اَلَّذِیْ ہو اس کا مستقل صلہ نہیں ہوتا، بلکہ یہی اسم فاعل یا اسم مفعول اس کا صلہ بنتا ہے۔ اس وقت اسم فاعل فعل معلوم کے معنی میں اور اسم مفعول فعل مجہول کے معنی میں ہوتا ہے۔

اسم فاعل کی مثال: جیسے اَلضَّارِبُ بمعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَ۔۔ **اسم مفعول کی مثال:** جیسے، اَلْمَضْرُوْبُ بمعنی اَلَّذِیْ ضُرِبَ.

بدانکه اَیٌّ واَیَّةٌ معرب است الخ...

یہاں سے مصنفؒ ایک سوال کا جواب دے رہے ہیں، سوال یہ ہے کہ اَیٌّ اور اَیَّةٌ معرب ہیں، پھر ان کو مبنی کی بحث میں کیوں ذکر کیا گیا؟

جواب کا حاصل یہ ہے کہ اَیٌّ اور اَیَّةٌ کی چار حالتیں ہیں۔ تین حالتوں میں یہ معرب اور ایک حالت میں مبنی ہیں، تو ایک حالت میں مبنی ہونے کی وجہ سے ان کو مبنی کی بحث میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

اَیٌّ اور اَیَّةٌ کی چار حالتیں: (۱) اَیٌّ اور اَیَّةٌ مضاف نہ ہوں اور صدر صلہ یعنی صلہ کا پہلا جز مذکور ہو۔ جیسے اَیٌّ ھُوَ قَائِمٌ (۲) مضاف نہ ہوں اور صدر صلہ بھی مذکور نہ ہو۔ جیسے اَیٌّ قَائِمٌ (۳) مضاف ہوں اور صدر صلہ بھی مذکور ہو۔ جیسے اَیُّھُمْ ھُوَ قَائِمٌ۔ ان تین حالتوں میں یہ معرب ہیں۔ (٤) مضاف ہوں اور صدر صلہ مذکور نہ ہو۔ جیسے اَیُّھُمْ قَائِمٌ، اس صورت میں اَیٌّ اور اَیَّةٌ مبنی علی الضم ہیں۔

اسمائے موصولہ کا ترکیبی ضابطہ: اسمائے موصولہ کا ترکیبی ضابطہ چھ صورتوں پر مشتمل ہے۔ جو درج ذیل ہیں۔

(۱) اسم موصول اپنے صلہ کے ساتھ مل کر کبھی محلاً مرفوع ہو کر فاعل بنتا ہے۔ جیسے "جَاءَ نِیْ الَّذِیْ ضَرَبَکَ" یہاں اَلَّذِیْ اپنے صلہ کے ساتھ مل کر فاعل ہے جَاءَ فعل کا۔

(۲) کبھی مرفوع محلاً ہو کر مبتدأ بنتا ہے، جیسے "اَلَّذِی ضَرَبَکَ زَیْدٌ" یہاں اَلَّذِیْ اپنے صلہ سے مل کر مبتدأ ہے، زَیْدٌ اس کی خبر ہے۔

(۳) کبھی مرفوع محلاً ہو کر خبر بنتا ہے، جیسے "اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ" یہاں اَلَّذِیْنَ اپنے صلے سے مل کر خبر ہے اُولٰئِکَ

مبتداء کی۔

(٤) کبھی منصوب محلاً ہوکر مفعول بہ بنتا ہے۔جیسے "رَأَیْتُ الَّذِیْ ضَرَبَکَ" یہاں الَّذِی اپنے صلہ کے ساتھ مل کر مفعول بہ ہے رأیتُ فعل کا۔

(٥) کبھی محلاً مجرور ہوتا ہے۔جیسے "مَرَرْتُ بِالَّذِی یَقْرَءُ القُراٰنَ" یہاں اَلَّذِیْ اپنے صلے سے مل کر باءحرف جار کے لئے مجرور ہے۔

(٦) کبھی ماقبل کی صفت،عطف بیان یابدل بنتا ہے۔جیسے "اَکْرَمْتُ ھٰذَاالَّذِی ضَرَبْتَہٗ" یہاں اَلَّذِیْ اپنے صلے کے ساتھ مل کر ھٰذَا کے لئے نعت،عطف بیان یابدل ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

چهارم اسمائے افعال وآن بر دو قسم ست، اول بمعنی امر حاضر چوں رُوَیْدَ، وَبَلْهَ، وَحَیَّهَلْ، وَهَلُمَّ، دوم بمعنی فعل ماضی چون هَیْهَاتَ، وَ شَتَّانَ، پنجم اسمائے اصوات، چون اُحْ اُحْ، وَاُفْ، وَ بَخٍّ، وَنَخٍّ، وَغَاقِ، ششم اسمائے ظروف، ظرف زمان چون اِذْ وَاِذَا وَ مَتٰی وَ کَیْفَ وَ وَ اَیَّانَ وَ اَمْسِ وَ مُذْ وَ مُنْذُ وَ قَطُّ وَ عَوْضُ و قَبْلُ و بَعْدُ وقتیکہ مضاف باشند و مضاف الیہ محذوف منوی باشد، وظرف مکان چون حَیْثُ و قُدَّامُ و تَحْتُ و فَوْقُ وقتیکہ مضاف باشند ومضاف الیہ محذوف منوی باشد، ہفتم اسمائے کنایات چون کَمْ و کَذَا کنایات از عدد، و کَیْتَ وَ ذَیْتَ کنایات از حدیث، ہشتم مرکب بنائی چون اَحَدَ عَشَرَ۔

ترجمہ: چوتھی (قسم) اسمائے افعال، اور وہ دو قسم پر ہیں، پہلی (قسم) امر حاضر کے معنی میں، جیسے رُوَیْدَ، بَلْهَ، حَیَّهَلْ، اور هَلُمَّ، اور دوسری (قسم) فعل ماضی کے معنی میں جیسے هَیْهَاتَ اور شَتَّانَ۔ پانچویں (قسم) اسمائے اصوات، جیسے اُحْ اُحْ، اُفْ، بَخّ، نَخّ، غَاقِ۔ چھٹی (قسم) اسمائے ظروف (یہ بھی دو قسم پر ہیں) ظرفِ زمان جیسے اِذْ، اِذَا، مَتٰی، کَیْفَ، اَیَّانَ، اَمْسِ، مُذْ وَمُنْذُ، قَطُّ، عَوْضُ، قَبْلُ، بَعْدُ جس وقت کہ یہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ محذوف منوی ہو، اور ظرفِ مکان جیسے حَیْثُ، قُدَّامُ و تَحْتُ و فَوْقُ جس وقت کہ یہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ محذوف منوی ہو۔ ساتویں (قسم) اسمائے کنایات، جیسے کَمْ اور کَذَا عدد سے کنایہ کیلئے ہیں، اور کَیْتَ و ذَیْتَ بات سے کنایہ کیلئے ہیں۔ آٹھویں (قسم) مرکب بنائی، جیسے اَحَدَ عَشَرَ۔

(4) اسمائے افعال:

اسم غیر متمکن کی چوتھی قسم اسمائے افعال ہیں۔ اسماء اسم کی جمع ہے اور افعال فعل کی جمع ہے۔

اسم فعل: اسم فعل وہ کلمہ ہے جو اصل وضع کے اعتبار سے اسم ہو، بعد میں کلام عرب میں اس کو فعل کے معنی میں استعمال کیا گیا ہو۔

پھر اسم فعل کی دو قسمیں ہیں (۱) اسم فعل بمعنی امر حاضر (۲) اسم فعل بمعنی فعل ماضی

اسم فعل بمعنی امر حاضر: اسم فعل بمعنی امر حاضر وہ کلمہ ہے، جو اصل وضع کے اعتبار سے اسم ہو مگر کلام عرب میں اس کو امر حاضر کے معنی میں استعمال کیا گیا ہو۔

اسم فعل بمعنی فعل ماضی: اسم فعل بمعنی فعل ماضی وہ کلمہ ہے، جو اصل وضع کے اعتبار سے اسم ہو مگر کلام عرب میں اس کو فعل ماضی کے معنی میں استعمال کیا گیا ہو۔

اسم فعل بمعنی امر حاضر کے کلمات اوران کے معانی: اسم فعل بمعنی امر حاضر کے مشہور گیارہ (۱۱) کلمات ہیں، جودرج ذیل ہیں۔

(۱)دُونکَ (۲) بَلْهَ(۳) عَلَیکَ (٤) حَیَّهلُ(۵) هَا (٦) رُوَیدَ(۷) آمِینَ(۸)قَطُّ(۹)صَهْ(۱۰)مَهْ (۱۱)هَلُمَّ

(۱)دُونکَ بمعنی خُذْ۔جیسے دُونکَ زَیدًا (توزیدکوپکڑ) (۲)بَلْهَ بمعنی دَعْ۔جیسے بَلْهَ زیدًا (توزیدکوچھوڑ)

(۳)عَلَیکَ بمعنی اَلْزِمْ۔یعنی تولازم پکڑ

(٤)حَیَّهلُ بمعنی اِیتِ۔جیسے حَیَّهلِ الصَّلٰوة (تونماز کی طرف آ)

(۵)هَا بمعنی خُذْ. جیسے هَا زَیدًا (توزیدکوپکڑ)

(٦)رُوَیدَ بمعنی اَمْهِلْ۔جیسے رُوَیدَ زَیدًا (توزیدکومہلت دے)

(۷)آمِینَ بمعنی اِستَجِبْ.یعنی توقبول کر

(۸) قَطُّ بمعنی اِنتَهِ .یعنی تورک جا

(۹)صَهْ بمعنی اُسکُتْ ،یعنی توخاموش ہوجا۔

(۱۰) مَهْ بمعنی اُکْفُفْ یعنی تورک جا

(۱۱)هَلُمَّ بمعنی اِیتِ. جیسے هَلُمَّ اِلَینَا (توہماری طرف آ)

اسم فعل بمعنی فعل ماضی کے کلمات اوران کے معانی: اسم فعل بمعنی فعل ماضی کے مشہور تین کلمات ہیں۔جودرج ذیل ہیں۔

(۱)هَیهَاتَ (۲) شَتَّانَ (۳) سَرْعَانَ

(۱) هَیهَاتَ بمعنی بَعُدَ۔جیسے هَیهَاتَ زَیدٌ (زیددورہوگیا)

(۲) شَتَّانَ بمعنی اِفتَرَقَ۔جیسے شَتَّانَ زَیدٌ وَعَمْرٌو (زیداورعمروجداہوگئے)

(۳) سَرْعَانَ بمعنی سَرُعَ۔جیسے سَرْعَانَ زَیدٌ (زیدنے جلدی کی)

☆☆☆☆☆☆☆

(5) اسمائے اصوات:۔

اسم غیرمتمکن کی پانچویں قسم اسمائے اصوات ہیں۔اسماء،اسم کی جمع ہےاوراصوات،صوت کی جمع ہے۔

اسم صوت: صوت کالغوی معنی ہے''آواز''اوراصطلاح میں اسم صوت وہ کلمہ ہے جوطبعی عارضے کی وجہ سے انسان کی زبان پرجاری ہو، یااس کے ذریعے کسی کی آوازنقل کی جائے .یااس کے ذریعے کسی جانورکوآوازدی جائے۔

خلاصہ یہ کہ اسمائے اصوات کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) وہ اسم جوطبعی عارضے کی وجہ سے انسان کی زبان پرجاری ہو۔جیسے اُحْ اُحْ (یہ آوازکھانسی کے وقت نکلتی ہے)اُف (یہ وہ آواز ہے

جو درد کے وقت نکلتی ہے)بَخَّ (یہ آواز خوشی کے وقت نکلتی ہے۔عرب حضرات جب خوش ہو جائیں تو بَخَّ بَخَّ کہتے ہیں)

(۲) وہ اسم جس کے ذریعے کسی کی آواز نقل کی جائے۔جیسے غَاق (یہ کوے کی آواز کی نقل ہے)

(۳) وہ اسم جس کے ذریعے کسی جانور کو آواز دی جائے۔جیسے نَخّ (یہ آواز اونٹ بٹھانے کے لئے دی جاتی ہے)هَلاً (یہ گھوڑا ہنکانے کے لئے دی جاتی ہے)

☆☆☆☆☆☆☆

(6) اسمائے ظروف:۔

اسم غیر متمکن کی چھٹی قسم اسمائے ظروف ہیں۔ظروف،ظرف کی جمع ہے۔

اسم ظرف: ظرف کا لغوی معنی ہے'برتن' یا وہ چیز جس میں کوئی چیز سمائی جائے۔اور اصطلاح میں اسم ظرف وہ اسم ہے جو وقت یا جگہ والے معنی پر دلالت کرے۔اگر وقت والے معنی پر دلالت کرے تو ظرف زمان،اور اگر جگہ والے معنی پر دلالت کرے تو ظرف مکان کہلاتا ہے۔

ظرف زمان کے کلمات: اِذْ، اِذَا، مَتٰی، کَیفَ، اَیَّانَ، اَمسِ، مُذْ، مُنْذُ، قَطُّ، عَوضُ، قَبلُ، بَعْدُ

ظرف مکان کے کلمات: حَیثُ، قُدّامُ، خَلفُ، تَحتُ، فَوقُ، اَنّٰی، لَدٰی، لَدُنْ

فائدہ: مذکورہ بالا اسماء سب مبنی ہیں،سوائے قَبلُ، بَعْدُ،قُدّامُ اور خَلفُ کے،ان اسماء کی تین حالتیں ہیں۔

(۱) یہ اسماء مضاف ہوں اور مضاف الیہ مذکور ہو۔جیسے جِئتُ قَبلَ زَیدٍوَّبَعْدَعمرٍ و (میں زید سے پہلے اور عمرو کے بعد آیا)

(۲) یہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ محذوف نسیاً منسیاً ہو۔یعنی نہ لفظوں میں ہو اور نہ ذہن میں مراد ہو۔جیسے "رُبَّ بَعْدٍ کانَ خَیرًا مِنْ قَبلٍ" (بہت سے بعد والے پہلے والوں سے بہتر ہیں)

(۳) یہ مضاف ہوں اور مضاف الیہ محذوف منوی ہو،یعنی لفظوں میں نہ ہو لیکن نیت میں مراد ہو۔جیسے 'لِلّٰہِ الاَمْرُمِنْ قَبلُ وَمِنْ بَعْدُ'' اَیْ مِنْ قَبلِ کُلِّ شَیئٍ وَّمِنْ بَعدِ کُلِّ شَیئٍ'

یہ اسماء پہلی دو صورتوں میں معرب اور تیسری صورت میں مبنی ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

(7) اسمائے کنایات:

اسم غیر متمکن کی ساتویں قسم اسمائے کنایات ہیں۔کنایات کنایہ کی جمع ہے۔

اسم کنایہ: اسم کنایہ وہ اسم ہے جو مبہم بات یا مبہم عدد پر دلالت کرے۔اس کی دو قسمیں ہیں۔(۱) کنایہ از حدیث (۲) کنایہ از عدد

(۱) کنایہ از حدیث: کنایہ از حدیث وہ اسم کنایہ ہے جو مبہم بات پر دلالت کرے۔اس کے لئے کلام عرب میں دو لفظ کَیْتَ اور ذَیْتَ وضع کئے گئے ہیں۔جیسے،سَمِعْتُ کَیْتَ وَ کَیْتَ (میں نے ایسا ویسا سنا) قُلْتُ ذَیْتَ وَذَیْتَ (میں نے ایسا ویسا کہا)

(۲) کنایہ از عدد: کنایہ از عدد وہ اسم کنایہ ہے جو مبہم عدد پر دلالت کرے،اس کے لئے دو لفظ کَمْ اور کَذَا وضع کئے گئے ہیں۔کَم اگر استفہامیہ ہوتو اس کے معنی ہیں 'کتنا' جیسے کَمْ ضُیفًا عِنْدَکَ (آپ کے پاس کتنے مہمان ہیں؟) اور اگر خبریہ ہوتو اس کے معنی ہیں 'بہت سے' جیسے کَمْ ضَیفٍ عِنْدِیْ (میرے پاس بہت سے مہمان ہیں) کَذَا کے معنی ہیں 'اتنا' جیسے کَذَادِرْهَمًا عِنْدِیْ (میرے پاس اتنے درھم ہیں) کَمْ اور کَذَا کی مزید تفصیل آگے آرہی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

(8) مرکب بنائی:

اسم غیر متمکن کی آٹھویں قسم مرکب بنائی ہے۔اور اس کی تفصیل مرکب غیر مفید کی بحث میں گذر چکی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

(تمرینی سوالات)

درج ذیل مثالوں میں اسم غیر متمکن کی قسموں کو پہچانیں۔نیز ترجمہ وترکیب کیجئے۔

(۱) هٰؤُلاءِ اِخْوَتِیْ (۲) حَیْهَلِ الصَّلٰوۃَ (۳) نَصَرْتُکَ اَمْسِ (٤) اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ (۵) لِلّٰهِ الاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ (٦) وَکَمْ مِنْ مَّلَکٍ فِی السَّمٰوٰتِ (۷) تَبَارَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الفُرْقَانَ (۸) مَتٰی نَصْرُاللّٰهِ (۹) کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَکَ (۱۰) اِنِّیْ رَأَیْتُ اَحَدَعَشَرَ کَوْکَبًا (۱۱) اِذَاجَاءَ نَصْرُاللّٰهِ وَالْفَتْحُ (۱۲) کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ (۱۳) قُلْنَا لَهُمْ کَیْتَ وَکَیْتَ (١٤) هَیْهَاتَ یَوْمُ الْعِیْدِ (۱۵) قُلْتُ لِزَیْدٍ ذَیْتَ وَذَیْتَ

(نمونۂ حلّ سوالات)

(۱)هٰؤُلَآءِ اِخْوَتِیْ:...... ترجمہ: یہ میرے بھائی ہیں۔

مذکورہ جملے میں اُولَآءِ اسم غیر متمکن کے اقسام میں سے اسم اشارہ ہے۔اِخوتِی میں یائے متکلم اسم غیر متمکن کے اقسام میں سے ضمیر ہے۔

ترکیب: ھا برائے تنبیہ،اُولاءِ اسم اشارہ مبتدأ،اِخوۃ مضاف، ی ضمیر برائے واحد متکلم مجرور متصل مجرور محلاً مضاف الیہ،مضاف و مضاف الیہ ملکر خبر،مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲)حَیَّهَلِ الصَّلٰوۃ:...... ترجمہ: آؤ نماز کی طرف۔

درج بالا مثال میں حَیَّهَل اسم غیر متمکن کے اقسام میں سے اسم فعل بمعنی امر حاضر ہے۔

ترکیب: حَیَّهَل اسم فعل بمعنی امر حاضر اِیْتِ،اَنْتَ ضمیر درو مستتر فاعل، اَلصَّلٰوۃَ مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۳)نَصَرْتُکَ اَمْسِ:...... ترجمہ: میں نے کل تیری مدد کی۔

مذکورہ مثال میں نَصَرْتُکَ میں تُ اور کَ اسم غیر متمکن کے اقسام میں سے ضمائر ہیں۔اور اَمْسِ ظرف ہے۔

ترکیب: نَصَرْتُ فعل،تُ ضمیر فاعل، کَ ضمیر مفعول بہ ، اَمس مفعول فیہ،فعل اپنے فاعل،مفعول بہ اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

فصل: بدانکہ اسم بر دو ضرب ست، معرفہ ونکرہ، معرفہ آنست کہ موضوع باشد برائے چیزے معین وآں برہفت نوع ست، اول مضمرات، دوم اعلام چون زَیْدٌ وَ عَمْرٌو، سوم اسمائے اشارات، چہارم اسمائے موصولہ وایں دوقسم رامبہمات گویند، پنجم معرفہ بہ ندا چون یَارَجُلُ، ششم معرفہ بالف ولام چون اَلرَّجُلُ ہفتم مضاف بیکی ازینہا چون غُلَامُہٗ وغُلَامُ زَیْدٍ وغُلَامُ ھٰذَا و غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدِیْ و غُلَامُ الرَّجُلِ، ونکرہ آنست کہ موضوع باشد برائ چیزے غیر معین چون رَجُلٌ وفَرَسٌ،

ترجمہ: فصل؛ تو جان کہ اسم دو قسم پر ہے معرفہ اور نکرہ، معرفہ وہ ہے جو بنایا گیا ہو معین چیز کیلئے، اور یہ سات قسم پر ہے۔ پہلی مضمرات، دوسری اعلام جیسے زَیْدٌ اور عَمْرٌو، تیسری اسمائے اشارات، چوتھی اسمائے موصولہ، اور ان دو قسموں کو مبہمات کہتے ہیں، پانچویں معرفہ بہ ندا جیسے یَارَجُلُ چھٹی معرفہ بالف ولام، جیسے اَلرَّجُلُ (ایک معین مرد) ساتویں وہ جو مضاف ہو ان میں سے کسی ایک کی طرف، جیسے غُلَامُہٗ وغُلَامُ زَیْدٍ وغُلَامُ ھٰذَا وغُلَامُ الَّذِیْ عِنْدِیْ وغُلَامُ الرَّجُلِ۔ اور نکرہ وہ ہے جو بنایا گیا ہو غیر معین چیز کیلئے، جیسے رَجُلٌ اور فَرَسٌ۔

تشریح: اس فصل میں مصنف رحمۃ اللہ عموم وخصوص کے اعتبار سے اسم کی قسمیں بتارہے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ عموم وخصوص کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں، (۱) معرفہ (۲) نکرہ

معرفہ: معرفہ کا لغوی معنی ہے "جاننا، پہچاننا" اور اصطلاح میں معرفہ وہ اسم ہے جس کو واضع نے کسی معین چیز کے لئے وضع کیا ہو، جیسے زَیْدٌ

نکرہ: نکرہ کا لغوی معنی ہے "نہ جاننا" اور اصطلاح میں نکرہ اس اسم کو کہتے ہیں جس کو واضع نے کسی غیر معین چیز کے لئے وضع کیا ہو، جیسے رَجُلٌ

معرفہ کی قسمیں: معرفہ کی درج ذیل سات (۷) قسمیں ہیں۔

(۱) مضمرات (۲) اعلام (۳) اسمائے اشارات (٤) اسمائے موصولات (۵) معرف باللام (٦) معرفہ بہ نداء (۷) معرفہ باضافت، یعنی وہ اسم نکرہ جو معرفہ بہ نداء کے علاوہ باقی پانچ اسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو، ضمیر کی طرف مضاف ہو، جیسے غُلَامُہٗ، یا علم کی طرف مضاف ہو، جیسے غُلَامُ زَیْدٍ، یا اسم اشارہ کی طرف مضاف ہو، جیسے غُلَامُ ھٰذَا، یا اسم موصول کی طرف مضاف ہو جیسے غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدَہٗ یا معرف باللام کی طرف مضاف ہو، جیسے غُلَامُ الرَّجُلِ...

فائدہ (۱) اسمائے اشارات اور اسمائے موصولات کو مبہمات بھی کہتے ہیں۔

فائدہ ② مضمرات، اسمائے اشارات اور اسمائے موصولات کی تعریفیں گذر چکی ہیں، اعلام، معرف باللام اور معرفہ بہ نداء کی تعریفیں درج ذیل ہیں۔

اعلام: اعلام، عَلم کی جمع ہے۔علم وہ اسم ہے جو کسی خاص شخص، جگہ یا چیز کا نام ہو۔ جیسے زَیدٌ، مَکَّۃُ، نحو میر وغیرہ۔

معرّف باللام: معرّف باللام وہ اسم نکرہ ہے جس پر الف لام کو داخل کر کے معرفہ بنا دیا گیا ہو۔ جیسے رَجُلٌ سے اَلرَّجُلُ.

معرفہ بہ نداء: معرفہ بہ نداء وہ اسم نکرہ ہے جس پر حرف نداء کو داخل کر کے معرفہ بنا دیا گیا ہو۔ جیسے، رَجُلٌ سے یَا رَجُلُ.

فائدہ ③ اعلام یعنی ناموں کی پانچ قسمیں ہیں۔(۱) اسم محض (۲) لقب (۳) کنیّت (٤) خطاب (۵) تخلص

(۱) **اسم محض:** اسم محض وہ نام ہے جو والدین نے پیدائش کے وقت رکھا ہو۔ جیسے محمد، طلحہ وغیرہ۔

(۲) **لقب:** لقب وہ نام ہے جو کسی اچھے یا بُرے وصف کو بیان کرے۔ جیسے اسد اللہ، سیف اللہ وغیرہ۔

(۳) **کنیّت:** کنیّت وہ نام ہے جس کے شروع میں درج ذیل دس (۱۰) لفظوں میں سے کوئی لفظ ہو۔

اَب، اُم، اخ، اُخت، اِبن، بِنت، خَال، خالۃ، عمّ، عمّۃ. جیسے اُمُّ الْکلثوم، اِبنُ مسعود، بِنتُ مریم وغیرہ۔

(٤) **خطاب:** خطاب وہ نام ہے جو کسی بادشاہ، حاکم یا کسی جماعت کی طرف سے بطور اعزاز ملے۔ جیسے امیرِ شریعت، حکیم الامت، شیخ الاسلام وغیرہ۔

(۵) **تخلص:** تخلص وہ مختصر نام ہے جو اپنی پہچان کے لئے رکھا جائے۔ جیسے سعدؔی، ہمدرؔد، غالبؔ وغیرہ۔

☆☆☆☆☆☆☆

(تمرینی سوالات)

امثلہ ذیل میں معرفہ اور نکرہ کی تمیز کرنے کے بعد معرفہ کے اقسام پہچانیں۔ نیز جملوں کی ترکیب و ترجمہ کریں۔

(۱) هٰـذَا كَـلَامُ اللّٰـهِ (۲) أَنَـا يُوْسُفُ (۳) اَلْـحَـجُّ مُـطَهِّـرٌ (٤) هٰـذَا مَـا كَـنَـزْتُـمْ (۵) وَجَــآءَ رَجُـلٌ مِّنْ اَقْـصَـا الْـمَـدِيْنَةِ يَسْعٰى (٦) أَنْـتَ عَبْـدُ اللّٰهِ (۷) يَـا عَـبْـدَاللّٰـهِ (۸) وَرَاَيْـتَ الـنَّـاسَ يَـدْخُـلُـوْنَ فِـى دِيْنِ اللّٰـهِ اَفْـوَاجًا (۹) وَامْـرَءَ تُـهٗ حَـمَّـالَةَ الْحَطَبِ (۱۰) فَـلْـيَـعْـبُـدُوا رَبَّ هٰذَاالْبَيْتِ (۱۱) وَلَـذِكْـرُاللّٰـهِ اَكْبَرُ (۱۲) قَـالَ يَـا مُـوْسٰى (۱۳) أُولٰـئِكَ عَـلٰـى هُـدًى مِّـنْ رَّبِّهِمْ (١٤) فِـى جِـيْـدِهَـا حَبْـلٌ مِّـنْ مَّسَـدٍ (۱۵) أُولٰـئِكَ هُـمُ الْـمُـفْـلِحُـوْنَ

(نمونہ حل سوالات)

(۱) **هٰذَا كَلَامُ اللّٰهِ**:...... **ترجمہ**: یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

درج بالا جملے میں هٰـذَا معرفہ ہے اور معرفہ کے اقسام میں سے اسم اشارہ ہے۔ کَلَام بھی معرفہ ہے اور معرفہ کے اقسام میں سے معرفہ بالاضافت ہے۔ اور لفظ اللّٰه معرفہ ہو کر علم ہے۔

ترکیب: هَـاء برائے تنبیہ، ذَا اسم اشارہ مبتدأ، کَلَامُ مضاف، لفظ اللّٰـه مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ مل کر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) **أَنَا يُوْسُفُ**:...... **ترجمہ**: میں یوسف ہوں۔

مذکورہ مثال میں أَنَا معرفہ ہے اور معرفہ کے اقسام میں سے اسم ضمیر ہے۔ يُوْسُفُ بھی معرفہ ہے، اور معرفہ کے اقسام میں سے علم ہے۔

ترکیب: أَنَا ضمیر مبتدأ، يُوْسُفُ خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) **اَلْحَجُّ مُطَهِّرٌ**:...... **ترجمہ**: حج پاک کرنے والا ہے۔

مذکورہ جملے میں اَلْحَجُّ معرفہ ہے، معرفہ کے اقسام میں سے معرف باللام ہے۔ اور مُطَهِّرٌ نکرہ ہے۔

ترکیب: اَلْحَجُّ مبتدأ، مُطَهِّرٌ خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

بدانکہ اسم بر دو صنف ست مذکر و مؤنث، مذکر آنست کہ در وعلامت تأنیث نباشد چون رَجُلٌ، ومؤنث آنست کہ در وعلامت تأنیث باشد چون اِمْرَءَ ةٌ، وعلامتِ تأنیث چہار است، تا چون طَلْحَۃُ، والفِ مقصورہ چون حُبْلٰی، والف ممدودہ چون حَمْرَاءُ وتائ مقدرہ چون اَرْضٌ کہ دراصل اَرْضَۃٌ بودہ است بدلیل اُرَیْضَۃٌ، زیرا کہ تصغیر اسماء را باصل خود برود، واین را مؤنث سماعی گویند، وبدانکہ مؤنث بر دو قسم ست حقیقی ولفظی، حقیقی آنست کہ بازائ او حیوانی مذکر باشد چون اِمْرَءَ ةٌ کہ بازائ او رَجُلٌ است، ونَاقَۃٌ کہ بازائ او جَمَلٌ است، ولفظی آنست کہ بازائ او حیوانی مذکر نباشد چون ظُلْمَۃٌ وَ قُوَّۃٌ۔

ترجمہ: تو جان کہ اسم دو قسم پر ہے مذکر اور مؤنث، مذکر وہ (اسم) ہے جس میں تأنیث کی علامت نہ ہو جیسے رَجُلٌ (ایک مرد) اور مؤنث وہ (اسم) ہے کہ جس میں تانیث کی علامت ہو جیسے اِمْرَءَ ةٌ (ایک عورت) اور تانیث کی علامات چار ہیں، (۱) تا جیسے طَلْحَۃُ (۲) الف مقصورہ جیسے حُبْلٰی (حاملہ عورت) (۳) الفِ ممدودہ جیسے حَمْرَاءُ (سرخ رنگ والی) (۴) تاءِ مقدرہ جیسے اَرْضٌ، کہ اصل میں اَرْضَۃٌ تھا اُرَیْضَۃٌ کی دلیل سے، کیونکہ تصغیر اسم کو اپنی اصل کی طرف لے جاتی ہے، اس (قسم) کو مؤنث سماعی کہتے ہیں۔ اور تو جان کہ مؤنث دو قسم پر ہے حقیقی اور لفظی، حقیقی وہ (مؤنث) ہے جس کے مقابلے میں کوئی حیوان مذکر ہو جیسے اِمْرَءَ ةٌ کہ اسکے مقابلے میں رَجُلٌ ہے، اور نَاقَۃٌ (اونٹنی) اس کے مقابلے میں جَمَلٌ (اونٹ) ہے۔ اور لفظی وہ (مؤنث) ہے جس کے مقابلے میں حیوان مذکر نہ ہو جیسے ظُلْمَۃٌ (تاریکی) اور قُوَّۃٌ (قوت، توانائی)

تشریح: یہاں سے مصنفؒ جنس کے اعتبار سے اسم کی قسمیں بتا رہے ہیں کہ جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں (۱) مذکر (۲) مؤنث

(۱) مذکر: مذکر وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامات میں سے کوئی علامت نہ پائی جائے۔ جیسے رَجُلٌ

(۲) مؤنث: مؤنث وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامات میں سے کوئی علامت پائی جائے۔

تانیث کی علامات: تانیث کی چار علامات ہیں۔

(۱) تائے ملفوظہ... جیسے اِمْرَءَ ةٌ (۲) تائے مقدّرہ... جیسے اَرْضٌ (۳) الف مقصورہ ... جیسے حُبْلٰی (٤) الف ممدودہ... جیسے حَمْرَاءُ

فائدہ: تائے ملفوظہ سے مراد وہ تاء ہے جو لفظوں میں موجود ہو، جیسے طَلْحَۃُ، اور تائے مقدرہ سے مراد وہ تاء ہے جو لفظوں میں موجود نہ ہو جیسے اَرْضٌ اس کی اصل اَرْضَۃٌ ہے، دلیل یہ ہے کہ اس کی تصغیر اُرَیْضَۃٌ آتی ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ اصل میں گرے ہوئے حروف تصغیر میں واپس آجاتے ہیں۔ جب اس کی تصغیر اُرَیْضَۃٌ آتی ہے اور اُس میں تاء موجود ہے، تو معلوم ہوا کہ اَرْضٌ میں بھی تاء ہے جو کسی وجہ سے

گزر چکی ہے۔

فائدہ: الف مقصورہ وہ الف ہے جس کے بعد کوئی ہمزہ نہ ہو جیسے حُبْلٰی ،اور الفِ ممدودہ وہ الف ہے جس کے بعد ہمزہ ہو جیسے حَمْرَآءُ

علامات کے اعتبار سے مؤنث کی قسمیں:....

علامات کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں، (۱) قیاسی (۲) سماعی

(۱) **مؤنثِ قیاسی:** مؤنث قیاسی وہ مؤنث ہے جس میں تانیث کی علامت لفظوں میں ظاہر ہو، جیسے طَلْحَةُ

(۲) **مؤنثِ سماعی:** مؤنث سماعی وہ مؤنث ہے جس میں تانیث کی علامت لفظوں میں ظاہر نہ ہو بلکہ مقدر ہو۔ جیسے شَمْسٌ، اَرْضٌ .اس کا دوسرا نام مؤنث معنوی ہے۔اس کو سماعی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اس کے پہچاننے میں قیاس کو کوئی دخل نہیں محض عرب سے اس کا مؤنث پڑھنا سنا گیا ہے۔

ذات کے اعتبار سے مؤنث کی قسمیں:....

ذات کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں، (۱) مؤنث حقیقی (۲) مؤنث لفظی

(۱) **مؤنث حقیقی:** مؤنث حقیقی وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں مذکر جاندار ہو، خواہ اس میں مؤنث کی علامت لفظوں میں موجود ہو یا نہ ہو۔مؤنث کی علامت لفظوں میں موجود ہو، جیسے اِمرَءَ ۃٌ (عورت) اس کے مقابلے میں رَجُلٌ (مرد) مذکر جاندار ہے۔نَاقَةٌ (اونٹنی) اس کے مقابلے میں جَمَلٌ (اونٹ) مذکر جاندار ہے...مؤنث کی علامت لفظوں میں موجود نہ ہو، جیسے اَتَانٌ (گدھی) اس کے مقابلے میں حِمَارٌ (گدھا) جاندار مذکر ہے۔

(۲) **مؤنث لفظی:** مؤنث لفظی وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں یا تو سرے سے مذکر ہی نہ ہو، جیسے عَيْنٌ، یا مذکر تو ہو لیکن جاندار نہ ہو جیسے نَخْلَةٌ، اس کے مقابلے میں نَخْلٌ مذکر ہے لیکن جاندار نہیں ہے۔

فائدہ:

- ☆ خدؔ، اور حاجبؔ کے علاوہ جسم کے ظاہری تمام جفت اعضاء مؤنث سماعی ہیں۔جیسے اُذُنٌ، عَيْنٌ، رِجْلٌ وغیرہ۔
- ☆ شراب کے تمام نام مؤنث سماعی ہیں۔جیسے خَمْرٌ وغیرہ۔
- ☆ جہنم کے تمام نام مؤنث سماعی ہیں، جیسے جَهَنَّم، سَعِير وغیرہ۔

☆ عورتوں کے تمام نام اور ان کی مخصوص صفات کے نام مؤنث سماعی ہیں۔ جیسے زَیْنَبُ، حَامِلٌ، حَائِضٌ وغیرہ۔

☆ ہوا کے تمام نام مؤنث سماعی ہیں۔ جیسے رِیح، صَرصَرُ، عَاصِف وغیرہ۔

فائدہ: بعض الفاظ ایسے ہیں جن میں تذکیر اور تانیث دونوں جائز ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں۔

☆ ملکوں اور شہروں کے نام موضعٌ کی تاویل سے مذکر ہیں، اور دَوْلۃٌ و بَلدۃٌ کی تاویل سے مؤنث ہیں۔

☆ حروف تہجی مثلاً ا، ب، ت، ث وغیرہ۔

☆ حروفِ عاملہ، جیسے مِنْ اور الیٰ وغیرہ۔

☆ قوموں کے نام حَیٌّ کی تاویل سے مذکر ہیں، اور قَبِیلۃٌ کی تاویل سے مؤنث ہیں۔

فائدہ: مؤنث سماعی کے جو الفاظ واجب التانیث ہیں وہ **۵۳** ہیں۔ اور جو جائز التانیث ہیں وہ **۱۷** ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

مؤنث کے تمام اقسام کا تفصیلی نقشہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے۔

اسم

- مذکر
- مؤنث
  - لفظی
  - حقیقی
  - قیاسی
  - سماعی

مؤنث سماعی واجب التأنیث

عینٌ (آنکھ)	وَرکٌ (سرین)	جَحِیمٌ (دوزخ)	اَفعٰی (سانپ)
اُذنٌ (کان)	قَوسٌ (کمان)	تبرٌ (سونے کا ٹکڑا)	شَمسٌ (سورج)
نَفسٌ (ذات)	جَهنّمُ (دوزخ)	نَارٌ (آگ)	عَقبٌ (ایڑی)
دَارٌ (گھر)	اَرنبٌ (خرگوش)	یَنبُوعٌ (چشمہ)	فَرسٌ (گھوڑا)
دَلوٌ (ڈول)	سَعِیرٌ (عذاب)	عَصا (لاٹھی)	کَأسٌ (پیالہ)
سِنٌّ (دانت)	خَمرٌ (شراب)	درعٌ (زرہ)	سَقَرٌ (دوزخ)
کَفٌ (ہتھیلی)	عَقرَبٌ (بچھو)	ریحٌ (ہوا)	حَربٌ (لڑائی)
فَلکٌ (کشتی)	بئرٌ (کنواں)	قَدمٌ (پاؤں)	ثَدیٌ (پستان)
فِردوسٌ (جنت)	اِستٌ (سرین)	لَظٰی (شعلہ)	عَنکَبُوت (مکڑی)
غَولٌ (بھوت)	عَینٌ (چشمہ)	کَبِدٌ (جگر)	مُوسٰی (استرا)
ثَعلَبٌ (لومڑی)	عَضُدٌ (بازو)	یَدٌ (ہاتھ)	یَمِینٌ (دایاں)
فَاسٌ (کلہاڑی)	ذَھَبٌ (سونا)	اَرضٌ (زمین)	شِمَالٌ (بایاں)
اَصبعٌ (انگلی)	رِجلٌ (پاؤں)	سَرَاوِیلُ (شلوار)	ضَبعٌ (بجو)
سَاقٌ (پنڈلی)			

مؤنث سماعی جائز التأنیث

سَمَاءٌ (آسمان)	سِلمٌ (صلح)
قِدرٌ (ہانڈی)	مِسکٌ (مشک)
حَالٌ (کیفیت)	بَیتٌ (گھر)
طَرِیقٌ (راستہ)	ثَرٰی (نمناک مٹی)
عُنُقٌ (گردن)	لِسَانٌ (زبان)
سَبِیلٌ (راستہ)	ضُحٰی (چاشت)
صَلاحٌ (نیک بختی)	قَفَا (گدی)
رَحِمٌ (بچہ دانی)	سَرطَان (کیکڑا)
سِکّینٌ (چھری)	

☆☆☆☆☆☆☆

(تمرینی سوالات)

امثلۂ ذیل میں ہر کلمہ میں مذکر ومؤنث، اور مؤنث کی قسمیں بتائیں، نیز ہر مثال کا ترجمہ وترکیب کریں۔

(۱) مُحمدٌ رَسُولُ اللہ (۲) سَادَۃُ الْأُمَّۃِ الفُقَھَاءُ (۳) أَرْضُ اللہِ وَاسِعَۃٌ (٤) إِذَالسَّمَآءُ انْشَقَّتْ (۵) بَقَرَۃٌ صَفْرَاءُ (٦) وَامرأتہ حمالۃ الحطب (۷) إذَالشَّمْسُ كُوِّرَتْ (۸) اَلْحَاقَۃُ مَا الْحَاقَۃُ (۹) يَا يَحْيٰى خُذِالكتاب بقوۃ (۱۰) وصدّق بالحُسنٰى (۱۱) وإذاالأرض مُدّت (۱۲) أَفَرَئَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزّٰى (۱۳) يٰمُوسٰى إني أنا ربك (١٤) فسنيسّرہ للیسری (۱۵) لَقَدْ رَأٰى مِنْ آيَاتِ رَبِّہِ الْكُبْرٰى

(نمونہ حلّ سوالات)

(۱) مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللہِ:....... ترجمہ: محمد اللہ کا رسول ہے۔

مذکورہ جملے میں محمد، رَسُول، اور لفظ اللہ تینوں مذکر ہیں۔

ترکیب: مُحمدٌ مبتدأ، رَسُولُ اللہ مضاف ومضاف الیہ مل کر خبر، مبتدأ وخبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) سَادَۃُ الْأُمَّۃِ الفُقَھَاءُ:...... ترجمہ: امت کے سردار فقہاء لوگ ہیں۔

مذکورہ بالا جملے میں سادۃُ مذکر ہے، کیونکہ یہ جمع مذکر مکسر ہے۔ اصل میں سَیَدَۃٌ تھا، قَالَ بَاعَ قانون کی وجہ سے سَادَۃٌ بن گیا۔ الأمّۃ مؤنث قیاسی لفظی ہے۔ الفقھاءُ مذکر ہے کیونکہ یہ جمع مذکر مکسر ہے۔

ترکیب: سادۃُ مضاف، الأمّۃ مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ مل مبتدأ، الفُقَھَاءُ خبر، مبتدأ وخبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) أَرْضُ اللہِ وَاسِعَۃٌ ...... ترجمہ: اللہ کی زمین کشادہ ہے۔

مذکورہ مثال میں ارضٌ مؤنث سماعی ہے۔ لفظ اللہ مذکر ہے۔ اور واسعۃٌ مؤنث قیاسی لفظی ہے۔

ترکیب: ارض مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ مل کر مبتدأ، واسعۃٌ خبر، مبتدأ وخبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

بدانکه اسم بر سہ صنف ست واحد ومثنی ومجموع، واحد آنست کہ دلالت کند بر یکے چوں رَجُلٌ، ومثنی آنست کہ دلالت کند بر دو بسبب آنکہ الف یا یائے ماقبل مفتوح ونونی مکسورہ بآخرش پیوند چون رَجُلَانِ وَرَجُلَيْنِ، ومجموع آنست کہ دلالت کند بر بیش از دو بسبب آنکہ تغییری در واحدش کردہ باشند لفظاً چون رِجَالٌ یا تقدیراً چون فُلْکٌ کہ واحدش نیز فُلْکٌ ست بروزنِ قُفْلٌ وجمعش هم فُلْکٌ بروزنِ اُسُدٌ، بدانکہ جمع باعتبارِ لفظ بر دو قسم است جمع تکسیر وجمع تصحیح، جمع تکسیر آنست کہ بنائے واحد در و سلامت نباشد چون رِجَالٌ وَمَسَاجِدُ، وابنیۂ جمع تکسیر در ثلاثی بسماع تعلق دارد وقیاس را در و مجالی نیست واما در رباعی وخماسی بروزنِ فَعَالِلُ آید چون جَعْفَرٌ وجَعَافِرُ، وجَحْمَرِشٌ وجَحَامِرُ بحذف حرفِ خامس، وجمع تصحیح آنست کہ بنائے واحد در و سلامت ماند، وآں بر دو قسم ست جمع مذکر وجمع مؤنث، جمع مذکر آنست کہ واوی ماقبل مضموم یا یائے ماقبل مکسور ونون مفتوح در آخرش پیوندد، چون مُسْلِمُونَ ومُسْلِمِيْنَ، وجمع مؤنث آنست کہ الفی با تائے بآخرش پیوندد چون مُسْلِمَاتٌ، وبدانکہ جمع باعتبارِ معنی بر دو نوع است جمع قلت وجمع کثرت، جمع قلت آنست کہ بر کم از دہ اطلاق کنند، وآں را چہار بناست اَفْعُلٌ مثل اَكْلُبٌ، واَفْعَالٌ چوں اَقْوَالٌ، واَفْعِلَةٌ مثل اَعْوِنَةٌ، وفِعْلَةٌ چوں غِلْمَةٌ، ودو جمع تصحیح بے الف ولام یعنی مُسْلِمُونَ وَ مُسْلِمَاتٌ، وجمع کثرت آنست کہ بر دہ وبیشتر ازدہ اطلاق کنند، وابنیۂ آں ہر چہ غیر ازیں شش بناست۔

ترجمہ: تو جان کہ اسم تین قسم پر ہے واحد، تثنیہ اور جمع، واحد وہ (اسم) ہے جو دلالت کرے ایک پر جیسے رَجُلٌ (ایک مرد) تثنیہ وہ (اسم) ہے جو دلالت کرے دو پر اس سبب سے کہ الف یا یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسور اس کے آخر میں لگا ہوا ہوتا ہے جیسے رَجُلَانِ اور رَجُلَيْنِ (دو مرد) اور جمع وہ (اسم) ہے جو دلالت کرے دو سے زیادہ پر اس سبب سے کہ اس کے واحد میں کوئی تغیر کیا گیا ہو چاہے لفظاً ہو جیسے رِجَالٌ (بہت سے مرد) یا تقدیراً جیسے فُلْكٌ (بمعنی کشتیاں) کہ اس کا واحد بھی فُلْكٌ ہے قُفْلٌ کے وزن پر اور اس کی جمع بھی فُلْكٌ ہے اُسُدٌ کے وزن پر۔ تو جان کہ لفظ کے اعتبار سے جمع دو قسم پر ہے جمع تکسیر اور جمع تصحیح، جمع تکسیر وہ جمع ہے کہ واحد کی بناء جس میں سالم نہ رہے جیسے رِجَالٌ اور مَسَاجِدُ (بہت سے مرد اور بہت سی مسجدیں) اور جمع تکسیر کے اوزان ثلاثی میں سماع سے تعلق رکھتے ہیں اور قیاس کو ان میں کوئی دخل نہیں ہے، البتہ رباعی اور خماسی میں جمع تکسیر فَعَالِلُ کے وزن پر آتی ہے جیسے جَعْفَرٌ اور جَعَافِرُ اور جَحْمَرِشٌ اور جَحَامِرُ، پانچویں حرف کو حذف کرنے کے ساتھ۔ اور جمع تصحیح وہ ہے کہ واحد کی بنا جس میں سالم رہے اور یہ دو قسم پر ہے جمع مذکر اور جمع مؤنث، جمع مذکر وہ (جمع) ہے کہ واو ماقبل مضموم یا یاء ماقبل مکسور اور نون مفتوح اس کے آخر میں لگا ہوا ہو، جیسے مُسْلِمُونَ اور مُسْلِمِيْنَ

جمع مؤنث وہ (جمع) ہے جس کے آخر میں الف وتاء لگا ہوا ہو، جیسے مُسْلِمَاتٌ۔ تو جان کہ جمع معنی کے اعتبار سے دو قسم پر ہے جمع قلت اور جمع کثرت، جمع قلت وہ ہے جو دلالت کرے دس سے کم پر، اور اس کے چار اوزان ہیں، اَفْعُلٌ جیسے اَکْلُبٌ، اور اَفْعَالٌ جیسے اقوالٌ، اور اَفْعِلَةٌ جیسے اَعْوِنَةٌ، اور فِعْلَةٌ جیسے غِلْمَةٌ، اور دو جمع تصحیح الف ولام کے بغیر، یعنی مُسْلِمُونَ اور مُسْلِمَاتٌ اور جمع کثرت وہ ہے جو دس اور دس سے زیادہ پر دلالت کرے، اور اس کے اوزان وہ ہیں جو ان چھ اوزان کے علاوہ ہوں۔

تشریح: یہاں سے مصنف رحمۃ اللہ تعدد کے اعتبار سے اسم کی قسمیں بیان کر رہے ہیں۔ تعدد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) واحد (۲) مُثَنّٰی (۳) مجموع

(۱) **واحد**: واحد کا لغوی معنی ہے "ایک" اور اصطلاح میں واحد وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے۔ جیسے رَجُلٌ (ایک مرد)

(۲) **مُثَنّٰی**: مُثَنّٰی کا لغوی معنی ہے "دو کیا ہوا" اور اصطلاح میں مُثَنّٰی اس اسم کو کہتے ہیں جو دو پر دلالت کرے۔ عربی زبان میں اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ واحد کے آخر میں نونِ مکسورہ لگا دیا جائے اور اس سے پہلے الف ماقبل مفتوح یا یاء ماقبل مفتوح زیادہ کیا جائے، جیسے رَجُلٌ سے رَجُلَانِ یا رَجُلَیْنِ۔ مُثَنّٰی کا دوسرا نام تثنیہ ہے۔

(۳) **مجموع**: مجموع کا لغوی معنی ہے "جمع کیا ہوا" اور اصطلاح میں مجموع وہ اسم ہے جو دو سے زائد غیر معین پر دلالت کرے۔ اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے واحد کے حروف یا حرکات میں کچھ تغیر کر دیا جائے، جیسے رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔ مجموع کا دوسرا نام جمع ہے۔

پھر جمع کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جمع لفظی (۲) جمع معنوی

(۱) **جمع لفظی**: جمع لفظی وہ ہے جس کے واحد میں لفظاً تغیر کیا گیا ہو۔ یعنی واحد اور جمع کے درمیان لفظاً فرق ہو۔ جیسے "رِجَالٌ" یہ رَجُلٌ کی جمع ہے۔

(۲) **جمع معنوی**: جمع معنوی وہ ہے جس کے واحد میں لفظاً تغیر نہ کیا گیا ہو بلکہ تقدیراً تغیر کیا گیا ہو۔ تقدیری تغیر کا مطلب یہ ہے کہ واحد اور جمع کے درمیان فرق صرف اعتباری ہو، پڑھنے میں ایک جیسے ہوں۔ جیسے فُلْکٌ (کشتی) کی جمع بھی فُلْکٌ ہی ہے جو پڑھنے میں ایک جیسے ہیں، فرق اعتباری یہ ہے کہ فُلْکٌ جو بمعنی "ایک کشتی" واحد ہے، اسے قُفْلٌ کے وزن پر مانا گیا ہے، جس کا معنی ہے "ایک تالا" جو مفرد ہے۔ اور فُلُکٌ جو بمعنی "بہت کشتیاں" جمع ہے، اسے اُسُدٌ کے وزن پر مانا گیا ہے جو اسدٌ (شیر) کی جمع ہے۔

جمع لفظی کی قسمیں:

جمع لفظی کی دوقسمیں ہیں۔ (۱) جمع تکسیر (۲) جمع تصحیح

(۱) **جمع تکسیر:** جمع تکسیر وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت نہ ہو۔ جیسے "رِجَالٌ" یہ رَجُلٌ کی جمع ہے۔ اس کا دوسرا نام جمع مکسّر ہے

جمع تکسیر کے اوزان: ثلاثی میں جمع تکسیر کے اوزان سماع سے تعلق رکھتے ہیں، قیاس کی ان میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔ البتہ رباعی اور خماسی میں جمع تکسیر فَعَالِلُ کے وزن پر آتی ہے۔ رُباعی کی مثال جیسے جَعْفَرٌ سے جَعَافِرُ، خُماسی کی مثال، جیسے جَحْمَرِشٌ سے جَحَامِرُ۔ یاد رکھیں خماسی کی جمع تکسیر بناتے وقت حرف خامس کو حذف کر دیا جاتا ہے۔

(۲) **جمع تصحیح:** تصحیح کا لغوی معنی ہے "درست کرنا" اصطلاح میں جمع تصحیح وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت ہو۔ جیسے "مُسْلِمُونَ" یہ مُسلِمٌ کی جمع ہے۔ جمع تصحیح کا دوسرا نام جمع سالم ہے۔

جمع سالم کی دوقسمیں ہیں۔ (۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مؤنث سالم

(۱) **جمع مذکر سالم:** جمع مذکر سالم وہ جمع ہے جس کے آخر میں واوَ ماقبل مضموم، یا یاء ماقبل مکسور اور اس کے بعد نون مفتوحہ ہو۔ جیسے مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِیْنَ۔

(۲) **جمع مؤنث سالم:** جمع مؤنث سالم وہ جمع ہے جس کے آخر میں الف اور تاء ہوں۔ جیسے مُسْلِماتٌ.

جمع معنوی کی قسمیں:

جمع معنوی کی دوقسمیں ہیں۔ (۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت

(۱) **جمع قلت:** قلت کا لغوی معنی ہے "کم ہونا" اور اصطلاح میں جمع قلت وہ جمع ہے جو تین (۳) سے لے کر نو (۹) تک پر بولی جائے۔

جمع قلت کے چھ (٦) اوزان ہیں۔

(۱) اَفْعُلٌ۔ جیسے اَكْلُبٌ (۲) اَفْعَالٌ۔ جیسے اَقْوَالٌ (۳) اَفْعِلَةٌ۔ جیسے اَرْغِفَةٌ (٤) فِعْلَةٌ۔ جیسے غِلْمَةٌ

(۵) جمع مذکر سالم جبکہ الف لام کے بغیر ہو۔ جیسے مُسْلِمُونَ (٦) جمع مؤنث سالم جبکہ الف لام کے بغیر ہو۔ جیسے مُسْلِماتٌ.

(۲) **جمع کثرت:** جمع کثرت وہ جمع ہے جو دس (۱۰) اور اس سے اوپر پر بولی جائے۔ جمع قلت کے چھ اوزان کے علاوہ باقی سارے اوزان جمع کثرت کے ہیں۔

فائدہ: بعض دفعہ جمع، واحد کے لفظ کے علاوہ کسی اور لفظ سے آتی ہے، اس کو جمع من غیر لفظہٖ کہتے ہیں۔ جیسے اِمْرَءَ ۃٌ کی جمع نِساۗءٌ، اور ذُو کی جمع اُولُوا آتی ہے۔

فائدہ: کبھی واحد کا صیغہ جمع کے معنی دیتا ہے، اس کو اسم جمع کہتے ہیں۔ جیسے قَوْمٌ، رَھْطٌ، رَکْبٌ وغیرہ۔

☆☆☆☆☆☆☆

(سوالات)

درج ذیل مثالوں میں واحد، مُثنّٰی اور جمع کی تمیز کرنے کے بعد جمع کی صورت میں یہ بتائیں کہ جمع تصحیح ہے یا تکسیر؟ جمع قلت ہے یا کثرت؟

(۱) عُلَمَاۗءُ (۲) اَحَدٌ (۳) مَسْجِدانِ (٤) رُسُلٌ (۵) اَصَابِعُ (٦) مَسَاجِدُ (۷) اَلْمُسْلِمُونَ (۸) شَمْسٌ (۹) قواعِدُالنَّحو (۱۰) اَبْیَاتٌ (۱۱) قَوانِینُ الصَّرْفِ (۱۲) نَافِذَتَانِ (۱۳) کُتُبُ بکْرٍ (١٤) شُبَّاکٌ (۱۵) قَلَنْسُوۃٌ

(نمونۂ حلّ سوالات)

(۱) عُلَمَاۗءُ :....... یہ جمع ہے، اور جمع کی قسموں میں سے جمع تکسیر اور جمع کثرت ہے۔

(۲) اَحَدٌ:...... یہ مفرد ہے۔

(۳) مَسْجِدَانِ:...... یہ تثنیہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

نقشہ

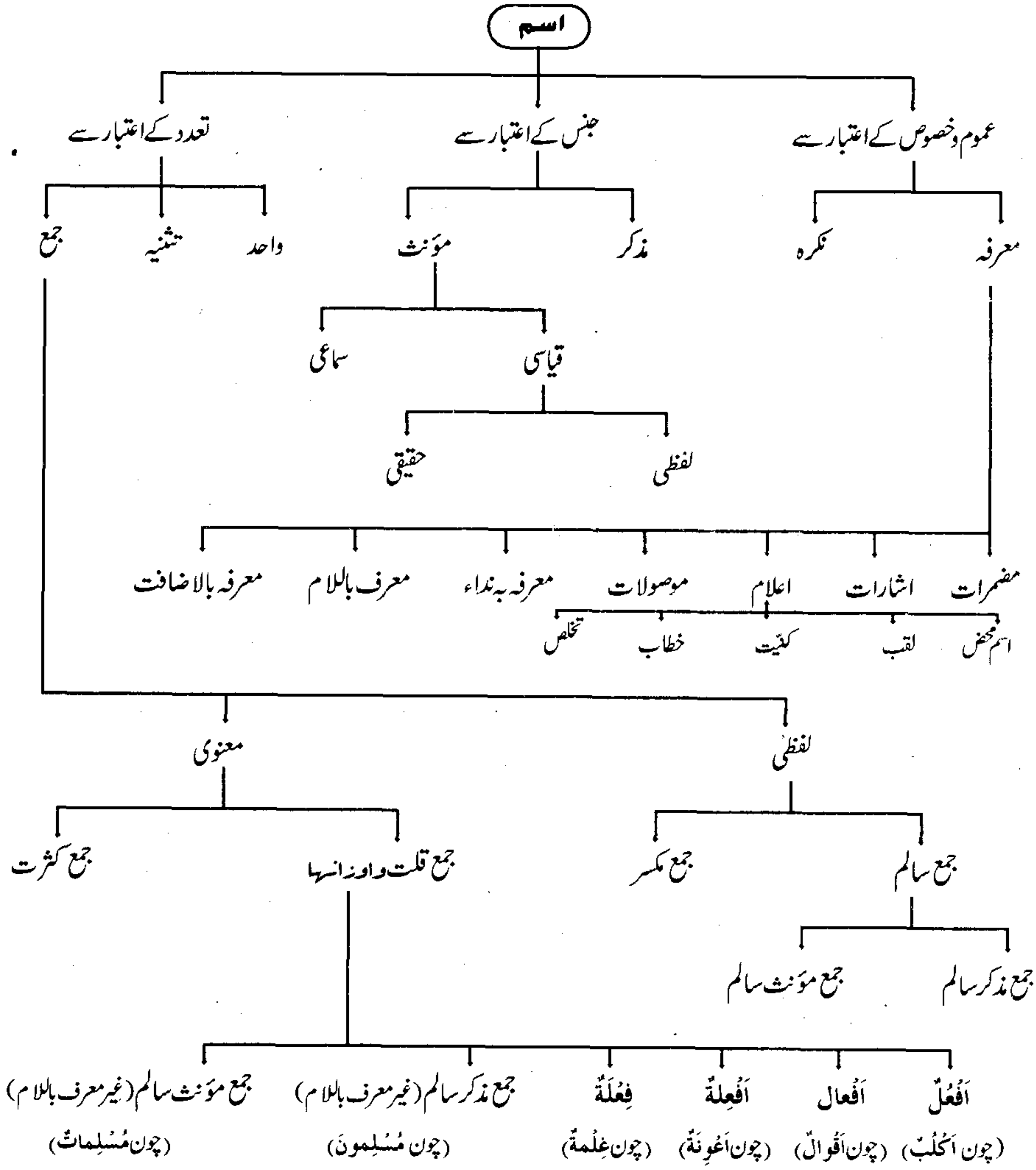
اسم
عموم وخصوص کے اعتبار سے
جنس کے اعتبار سے
تعدد کے اعتبار سے
معرفہ
نکرہ
مذکر
مؤنث
واحد
تثنیہ
جمع
قیاسی
سماعی
لفظی
حقیقی
مضمرات
اشارات
اعلام
موصولات
معرفہ بہ نداء
معرف باللام
معرفہ بالاضافت
اسم محض
لقب
کنیت
خطاب
تخلص
لفظی
معنوی
جمع سالم
جمع مکسر
جمع قلت واوزانہا
جمع کثرت
جمع مذکر سالم
جمع مؤنث سالم
اَفْعُلٌ (چون اَکْلُبٌ)
اَفْعال (چون اَقْوالٌ)
اَفْعِلَۃٌ (چون اَعْوِنَۃٌ)
فِعْلَۃٌ (چون غِلْمَۃٌ)
جمع مذکر سالم (غیر معرف باللام) (چون مُسْلِمونَ)
جمع مؤنث سالم (غیر معرف باللام) (چون مُسْلِماتٌ)

فصل: بدانکہ اعراب اسم سہ است رفع ونصب وجر، واسم متمکن باعتبارِ وجوہِ اعراب بر شانزدہ قسم است، اول مفرد منصرف صحیح چوں زَیْدٌ، دوم مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح چوں دَلْوٌ، سوم جمع مکسر منصرف چوں رِجَالٌ، رفع شان بضمہ باشد ونصب بفتحہ وجر بکسرہ چوں جَآءَ نِیْ زَیْدٌ وَدَلْوٌ وَرِجَالٌ، وَرَأَیْتُ زَیْدًا وَدَلْوًا وَرِجَالاً، وَمَرَرْتُ بِزَیْدٍ وَدَلْوٍ وَرِجَالٍ، چہارم جمع مؤنث سالم رفعش بضمہ باشد ونصب وجر بکسرہ چوں هُنَّ مُسْلِمَاتٌ وَ رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ وَ مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ۔

ترجمہ: فصل؛ تو جان کہ اسم کے اعراب تین ہیں رفع، نصب اور جر، اور اسم متمکن اعراب کے اقسام کے اعتبار سے سولہ اقسام پر ہے۔ پہلی (قسم) مفرد منصرف صحیح، جیسے زَیْدٌ، دوسری (قسم) مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح، جیسے دَلْوٌ، تیسری (قسم) جمع مکسر منصرف، جیسے رِجَالٌ، ان سب کا رفع ضمہ کے ساتھ ہوتا ہے، اور نصب فتحہ اور جر کسرہ کے ساتھ، جیسے جَآءَ نِیْ زَیْدٌ وَدَلْوٌ وَرِجَالٌ، اور رَأَیْتُ زَیْدًا وَدَلْوًا وَرِجَالاً، اور مَرَرْتُ بِزَیْدٍ ودَلْوٍ وَرِجَالٍ، چوتھی (قسم) جمع مؤنث سالم، اس کا رفع ضمہ کے ساتھ ہوتا ہے، اور نصب وجر کسرہ کے ساتھ، جیسے هُنَّ مُسْلِمَاتٌ اور رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ اور مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ۔

تشریح: اس فصل میں مصنف رحمۃ اللہ اعراب کے لحاظ سے اسم متمکن کی قسمیں بیان کر رہے ہیں، پہلے ایک فائدہ بتا رہے ہیں کہ اسم کے اعراب تین ہیں، رفع، نصب، جر

مقام کی وضاحت کیلئے چند فوائد کا جاننا ضروری ہے۔

فائدہ ① اعراب (جس کی تفصیل گذر چکی ہے) کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اعراب بالحرکت (۲) اعراب بالحروف

(۱) اعراب بالحرکت: ضمہ، فتحہ، کسرہ کو اعراب بالحرکت کہتے ہیں۔

(۲) اعراب بالحرف: واؤ، یاء، الف کو اعراب بالحرف کہتے ہیں۔

پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) لفظی (۲) تقدیری

(۱) اعراب لفظی: اعراب لفظی وہ اعراب ہے جو لفظوں میں ظاہر ہو۔ جیسے، جَاءَ نِیْ زَیْدٌ میں زَیْدٌ کی پیش ہے۔

(۲) اعراب تقدیری: اعراب تقدیری وہ اعراب ہے جو لفظوں میں ظاہر نہ ہو۔ جیسے، جَاءَ نِیْ یَحْیٰی میں یَحْیٰی کی پیش ہے۔

فائدہ ② رفع اس حالت کو کہتے ہیں جو عامل رافع کی وجہ سے پیدا ہو۔ نصب اس حالت کو کہتے ہیں جو عامل ناصب کی وجہ سے پیدا ہو۔ جر اس حالت کو کہتے ہیں جو عامل جار کی وجہ سے پیدا ہو۔ اور جزم اس حالت کو کہتے ہیں جو عامل جازم کی وجہ سے پیدا ہو۔

فائدہ (۳)

☆ رفع چار چیزوں کے ساتھ آتا ہے۔ضمہ، واؤ، الف اور اثباتِ نون۔لیکن ان میں ضمہ اصل ہے۔

☆ نصب پانچ چیزوں کے ساتھ آتا ہے۔فتحہ، کسرہ، الف، یاء اور اسقاطِ نون۔ان میں اصل فتحہ ہے۔

☆ جر تین چیزوں کے ساتھ آتا ہے۔کسرہ، فتحہ اور یاء۔ان میں اصل کسرہ ہے۔

☆ جزم تین چیزوں کے ساتھ آتا ہے۔سکون، حذفِ لام اور اسقاطِ نون۔ان میں اصل سکون ہے۔

فائدہ (٤) مبنی کی حرکات کو ضم، فتح، کسر کہتے ہیں۔معرب کی حرکات اور حروف کو رفع، نصب، جر کہتے ہیں۔اور ضمہ، فتحہ، کسرہ مبنی اور معرب کی حرکات کے درمیان مشترک ہیں، یعنی معرب اور مبنی دونوں کی حرکات کو ضمہ، فتحہ، کسرہ کہہ سکتے ہیں۔

فائدہ (۵) جس اسم پر رفع ہو اس کو ترکیب کرتے وقت مرفوع کہتے ہیں۔جس اسم پر نصب ہو اس کو ترکیب کرتے وقت منصوب کہتے ہیں۔اور جس اسم پر جر ہو اس کو ترکیب کرتے وقت مجرور کہتے ہیں۔

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی قسمیں:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی سولہ (16) قسمیں ہیں۔

(1) اول: مفرد منصرف صحیح:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی پہلی قسم مفرد منصرف صحیح ہے۔مفرد ہو، یعنی تثنیہ و جمع نہ ہو۔منصرف ہو، غیر منصرف نہ ہو۔صحیح ہو معتل نہ ہو۔نحات کی اصطلاح میں صحیح وہ ہے جس کے لام کلمے پر حرفِ علت نہ ہو۔جیسے زَیْدٌ۔اور معتل وہ ہے جس کے لام کلمے پر حرفِ علت ہو جیسے مَاضِیٌ

اعراب: اس قسم کا اعراب رفع ضمہ لفظی کے ساتھ، نصب فتحہ لفظی کے ساتھ، اور جر کسرہ لفظی کے ساتھ ہے جیسے، جَاءَ نِیُ زَیْدٌ، رَأَیْتُ زَیْدًا، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ

ترکیب: جَآءَ نِیُ زَیْدٌ..... جَاءَ فعل، نون وقایہ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ مقدم، زَیْدٌ مرفوع لفظاً فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

رَأَیْتُ زَیْدًا..... رَأَیْتُ فعل، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، زَیْدًا منصوب لفظاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَرَرْتُ بِزَیْدٍ.....مَرَرْتُ فعل، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، با حرف جار، زَیْدٍ مجرور لفظاً مجرور ہے با جار کا، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مَرَرْتُ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(2) دوم: مفرد منصرف جاری مجری صحیح:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی دوسری قسم مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح ہے۔ مفرد ہو، یعنی تثنیہ وجمع نہ ہو۔ منصرف ہو غیر منصرف نہ ہو۔ جاری مجریٰ صحیح ہو یعنی صحیح کا قائم مقام ہو۔ جاری مجریٰ صحیح نحات کی اصطلاح میں وہ ہے جس کے لام کلمے پر حرف علت اور ماقبل ساکن ہو۔ جیسے دَلْوٌ۔

اعراب: اس قسم کا اعراب رفع ضمہ لفظی، نصب فتحہ لفظی، جر کسرہ لفظی کے ساتھ ہے۔ جیسے هٰذَا دَلْوٌ، رَأَیْتُ دَلْوًا ، مَرَرْتُ بِدَلْوٍ

ترکیب: هٰذَا دَلْوٌ.....هٰذَا مبتدأ، دَلْوٌ مرفوع لفظاً خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

رَأَیْتُ دَلْوًا.....رَأَیْتُ فعل تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، دَلْوًا منصوب لفظاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَرَرْتُ بِدَلْوٍ.....مَرَرْتُ فعل، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، باء حرف جار، دَلْوٍ مجرور لفظاً مجرور، جار اپنے مجرور کے ساتھ مل کر متعلق ہوا مَرَرْتُ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(3) سوم: جمع مکسر منصرف:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی تیسری قسم جمع مکسر منصرف ہے۔ جمع مکسر ہو یعنی سالم نہ ہو، اور منصرف ہو غیر منصرف نہ ہو۔

اعراب: اس قسم کا اعراب رفع ضمہ لفظی، نصب فتحہ لفظی، جر کسرہ لفظی کے ساتھ ہے، جیسے جَآءَنِیْ رِجَالٌ، رَأَیْتُ رِجَالًا، مَرَرْتُ بِرِجَالٍ

ترکیب: جَآءَنِیْ رِجَالٌ.....جَاءَ فعل، نونِ وقایہ، یاءٓ ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ مقدم، رِجَالٌ مرفوع لفظاً فاعل مؤخر، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

رَأَیْتُ رِجَالاً.....رَأَیْتُ فعل، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، رِجَالاً منصوب لفظاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَرَرْتُ بِرِجَالٍ.....مَرَرْتُ فعل، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، با حرف جار، رِجَالٍ مجرور

لفظاً مجرور ہے با جار کا، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مَرَرْتُ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(4) چہارم: جمع مؤنث سالم:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی چوتھی قسم جمع مؤنث سالم ہے۔ یعنی مؤنث کی جمع ہو، مذکر کی جمع نہ ہو اور سالم ہو، مکسر نہ ہو۔

اعراب: اس قسم کا اعراب رفع ضمہ لفظی، اور نصب و جر دونوں کسرہ لفظی کے ساتھ ہیں۔ جیسے هُنَّ مُسْلِمَاتٌ، رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ..

ترکیب: هُنَّ مُسْلِمَاتٌ...... هُنَّ ضمیر برائے جمع مؤنث غائبات مرفوع منفصل مرفوع محلاً مبتدأ، مُسْلِمَاتٌ مرفوع لفظاً خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ...... رَأَيْتُ فعل تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، مُسْلِمَاتٍ منصوب لفظاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ..... مَرَرْتُ فعل، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، باء حرف جار، مُسْلِمَاتٍ مجرور لفظاً مجرور ہے باء جار کا، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مَرَرْتُ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

پنجم غیر منصرف وآن اسمیست کہ دو سبب از اسبابِ منع صرف درو باشد، واسبابِ منع صرف نہ است عدل ووصف وتانیث ومعرفہ وعجمہ وجمع وترکیب ووزنِ فعل والف ونون زائدتان، چون عُمَرُ وَاَحْمَرُ وَطَلْحَةُ وَ زَيْنَبُ وابْرَاهِيْمُ وَمَسَاجِدُ ومَعْدِيْكَرُبَ وَ اَحْمَدُ وعِمْرَانُ رفعش بضمہ باشد ونصب وجر بفتحہ چون جَآءَ عُمَرُ وَرَأَيْتُ عُمَرَ وَمَرَرْتُ بِعُمَرَ، ششم اسمائِ ستۂ مکبّرہ در وقتیکہ مضاف باشند بغیر یائِ متکلم چون اَبٌ وَاَخٌ و حَمٌ وهَنٌ وفَمٌ وذُوْمَالٍ رفع شان بواو باشد ونصب بالف وجر بیاء چون جَآءَ اَبُوْكَ وَرَأَيْتُ اَبَاكَ وَ مَرَرْتُ بِاَبِيْكَ، ہفتم مثنّٰی چون رَجُلَانِ ہشتم كِلَا و كِلْتَا مضاف بمضمر، نہم اِثْنَانِ واِثْنَتَانِ رفع شان بالف باشد ونصب وجر بیائِ ماقبل مفتوح چون جَآءَ رَجُلَانِ رِكِلَاهُمَا واِثْنَانِ ورَأَيْتُ رَجُلَيْنِ و كِلَيْهِمَا واِثْنَيْنِ ومَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ و كِلَيْهِمَا واِثْنَيْنِ۔

ترجمہ: پانچویں (قسم) غیر منصرف، اور یہ وہ اسم ہے جس میں اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب ہوں۔ منع صرف کے اسباب نو ہیں عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع، ترکیب، وزنِ فعل اور الف ونون زائدتان، جیسے عُمَرُ، اَحْمَرُ، طَلْحَةُ، زَيْنَبُ، اِبْرَاهِيْمُ، مَسَاجِدُ، مَعْدِيْكَرُبُ، اَحْمَدُ، اور عِمْرَانُ، اس کا رفع ضمہ کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب وجر فتحہ کے ساتھ، جیسے جَآءَ عُمَرُ وَرَأَيْتُ عُمَرَ وَمَرَرْتُ بِعُمَرَ، چھٹی (قسم) اسماءِ ستۂ مکبرہ، جبکہ یہ مضاف ہوں غیر یائے متکلم کی طرف جیسے اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ، هَنٌ، فَمٌ اور ذُوْمَالٍ، ان کا رفع واو کے ساتھ ہوتا ہے، اور نصب الف اور جر یاء کے ساتھ، جیسے جَآءَ اَبُوْكَ، رَأَيْتُ اَبَاكَ، مَرَرْتُ بِاَبِيْكَ، ساتویں (قسم) تثنیہ، جیسے رَجُلَانِ، آٹھویں (قسم) كِلَا اور كِلْتَا، جو مضاف ہوں ضمیر کی طرف، نویں (قسم) اِثْنَانِ اور اِثْنَتَانِ، ان (تینوں قسموں) کا رفع الف کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب وجر یاء ماقبل مفتوح کے ساتھ، جیسے جَآءَ رَجُلَانِ و كِلَاهُمَا واِثْنَانِ اور رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ و كِلَيْهِمَا واِثْنَيْنِ اور مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ و كِلَيْهِمَا واِثْنَيْنِ۔

(5) پنجم: غیر منصرف:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی پانچویں قسم غیر منصرف ہے۔

غیر منصرف: غیر منصرف وہ اسم ہے، جس میں منع صرف کے نو (9) اسباب میں سے دو سبب پائے جائیں، یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو سببوں کا قائم مقام ہو۔

منصرف: منصرف وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے نو (9) اسباب میں سے نہ دو سبب پائے جائیں، اور نہ ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو

سببوں کا قائم مقام ہو۔

اعراب: غیر منصرف کا اعراب رفع ضمہ لفظی، اور نصب وجر دونوں فتحہ لفظی کے ساتھ ہیں۔ جیسے **جَآءَ نِیْ عُمَرُ، رَأَیْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ**...

ترکیب: ترکیب آسان ہے۔

فائدہ: منصرف پر تینوں حرکتیں اور تنوین آسکتی ہیں۔ غیر منصرف پر تنوین اور کسرہ نہیں آسکتا ہے، البتہ اگر غیر منصرف مضاف ہو یا اس پر الف لام داخل ہو تو اس پر کسرہ آسکتا ہے۔ **مضاف کی مثال جیسے صَلَّیْتُ فِیْ مَسَاجِدِکُمْ الف لام کی مثال جیسے ذَھَبْتُ اِلَی الْمَقَابِرِ**

منع صرف کے اسباب: منع صرف کے نو (9) اسباب ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

(۱) عدل (۲) وصف (۳) تانیث (۴) معرفہ (۵) عجمہ (۶) جمع (۷) ترکیب (۸) وزن فعل (۹) الف ونون زائدتان

(۱) عدل: عدل کا مشہور لغوی معنی ہے ''پھرنا'' اور اصطلاح میں کسی لفظ کا خلافِ قانون اپنی اصلی شکل چھوڑ کر دوسری شکل اختیار کرنے کو عدل کہا جاتا ہے۔ جیسے **عُمَرُ، ظُفَرُ** اصل میں **عَامِرٌ، ظَافِرٌ** تھے اپنی اصلی شکل چھوڑ کر **عُمَرُ، ظُفَرُ** والی شکل اختیار کر لی۔ (مزید تفصیل بڑی کتابوں میں ہے)

(۲) وصف: وصف کا لغوی معنی ہے ''بیان کرنا'' اور اصطلاح میں وصف وہ اسم ہے جو ایسی مبہم ذات پر دلالت کرے جس میں صفتی معنی ملحوظ ہو۔ جیسے اَحْمَرُ (سرخ رنگ والا آدمی)

(۳) تانیث: تانیث سے مراد مؤنث ہے، مؤنث وہ اسم ہے جس میں تانیث کی چار علامات میں سے کوئی علامت موجود ہو، جیسے **طَلْحَۃُ**

(٤) معرفہ: معرفہ وہ اسم ہے جس کو واضع نے کسی معین چیز کے لئے وضع کیا ہو۔ یہاں معرفہ سے مراد علم ہے، علم وہ اسم ہے جو کسی خاص چیز کا نام ہو۔ جیسے زَیْنَبُ جو عورت کا نام ہے۔

(٥) عجمہ: عجمہ کا لغوی معنی ہے ''گونگا ہونا'' اصطلاح میں عجمہ وہ لفظ ہے جو عربی نہ ہو لیکن عربی زبان میں استعمال ہوا ہو۔ جیسے اِبْرَاھِیْمُ

(٦) جمع: جمع سے مراد ''جمع منتہی الجموع'' ہے۔ جمع منتہی الجموع کا لغوی معنی ہے ''جمعوں کی آخری جمع'' اصطلاح میں اس سے مراد وہ جمع ہے جس کی جمع تکسیر دوبارہ نہ بنائی جاسکے۔ اس کو جمع اقصیٰ، جمع الجموع اور جمع غیر منصرف بھی کہتے ہیں۔

جمع منتہی الجموع کی پہچان: جمع منتہی الجموع کی پہچان یہ ہے کہ اس میں پہلا اور دوسرا حرف مفتوح اور تیسری جگہ الف ہوتا ہے۔ الف کے

بعد اگر ایک حرف ہوتو وہ مشدّد ہوتا ہے، جیسے دَوَابُّ۔ اگر دو حرف ہوں تو پہلا مکسور ہوتا ہے، جیسے مَسَاجِدُ۔ اور اگر تین حروف ہوں تو پہلا مکسور اور دوسرا ساکن ہوتا ہے، جیسے مَصَابِیْحُ۔۔

فائدہ: جمع منتہی الجموع، الف مقصورہ اور الف ممدودہ یہ تینوں ایسے اسباب ہیں جو اکیلے دو سببوں کے قائم مقام ہیں۔

(۷) ترکیب: ترکیب سے مراد مرکب منع صرف ہے۔ اور مرکب منع صرف کی تعریف گذر چکی ہے۔ جیسے مَعْدِیْکَرِبَ

(۸) وزن فعل: وزن فعل وہ کلمہ ہے جو ہوتو اسم، لیکن فعل کے وزن پر ہو۔ جیسے اَحْمَدُ، اَشْرَفُ

(۹) الف نون زائدتان: الف نون زائدتان سے مراد وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف اور نون زائد ہوں۔ جیسے عِمْرَانُ

(6) ششم: اسمائے ستہ مکبّرہ:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی چھٹی قسم اسمائے ستہ مکبّرہ ہے۔ ستّہ کے معنی ہیں ''چھ'' اور یہ اسماء بھی چھ ہیں، جو درج ذیل ہیں۔ اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ، هَنٌ، فَمٌ، ذُوْ

اسمائے ستہ مکبرہ کے معانی: اسمائے ستہ کے معانی بالترتیب یوں ہیں۔ اَبٌ بمعنی باپ، اَخٌ بمعنی بھائی، حَمٌ بمعنی عورت کا رشتہ دار جو شوہر کی طرف سے ہو، جیسے دیور وغیرہ، هَنٌ بمعنی عورت یا مرد کی شرم گاہ، فَمٌ بمعنی منہ، ذُوْ بمعنی والا۔

اسمائے ستہ مکبرہ کی اصل: اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ، هَنٌ اصل میں اَبَوٌ، اَخَوٌ، حَمَوٌ، هَنَوٌ تھے۔ واؤ کو خلاف قانون حذف کر کے اس کا اعراب عین کلمے پر جاری کر دیا تو اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ، هَنٌ ہو گئے۔ فَمٌ اصل میں فَوْهٌ تھا، ھاء کو خلافِ قانون حذف کر دیا تو فَوٌ ہوا، اب اگر اس کی اضافت نہ ہوئی ہو تو واؤ کو میم سے بدل کر فَـــمٌ بولتے ہیں، اور اگر اضافت کسی اسم کی طرف ہو جائے تو واؤ واپس آجاتی ہے اور واؤ کی مناسبت کی وجہ سے فاء کو ضمہ دیا جاتا ہے، جیسے فُـوْکَ، ذُوْ اصل میں ذَوَوٌ تھا، دوسری واؤ کو خلاف قانون حذف کر کے کثرتِ استعمال کی وجہ سے مزید تخفیف کے لئے پہلی واؤ کو ساکن کر دیا، اور ذال کو ضمہ دیا گیا تو ذُوْ ہو گیا۔

اعراب: اسمائے ستہ مکبّرہ کا اعراب بالحرف لفظی ہے، یعنی رفع واؤ لفظی، نصب الف لفظی، جر یاء لفظی کے ساتھ ہے۔ جیسے جَـآءَ نِیْ اَبُوْکَ، رَأَیْتُ اَبَاکَ، مَرَرْتُ بِاَبِیْکَ،

ترکیب: جَـآءَ نِیْ اَبُوْکَ...... جَـآءَ فعل، نونِ وقایہ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ مقدم، اَبُوْ مضاف، کَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مجرور متصل مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ مل کر مرفوع لفظاً فاعل مؤخر، فعل اپنے

فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

رَأَیْتُ اَبَاکَ...... رَأَیْتُ فعل، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، اَبَا مضاف، کَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مجرور متصل مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر منصوب لفظاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَرَرْتُ بِاَبِیْکَ ..... مَرَرْتُ فعل، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، باء حرف جار اَبِیْ مضاف، کَ ضمیر برائے واحد مذکر مخاطب مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور ہے بـاء جار کا، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہے مَرَرْتُ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اسمائے ستہ مکبّرہ کے اعراب کی شرائط: اسمائے ستہ مکبرہ کا یہ اعراب اس وقت ہوگا جبکہ ان میں یہ چار شرطیں پائی جائیں۔

☆ پہلی یہ کہ یہ چھ اسماء مکبرہ ہوں، یعنی ان میں یائے تصغیر نہ ہو۔ اگر یائے تصغیر ہو تو ان کا اعراب بالحرکت لفظی ہوگا، جیسے جَآءَ نِیْ اُبَیٌّ، رَأَیْتُ اُبَیًّا، مَرَرْتُ بِاُبَیٍّ.

☆ دوسری یہ کہ یہ چھ اسماء موحدہ ہوں، یعنی تثنیہ وجمع نہ ہوں۔ اگر تثنیہ یا جمع ہوں تو ان کا اعراب تثنیہ اور جمع والا اعراب ہوگا۔

تثنیہ کی مثال: جیسے جَآءَ نِی اَبَوانِ، رَأَیْتُ اَبَوَیْنِ، مَرَرْتُ بِاَبَوَیْنِ **جمع کی مثال:** جیسے جَآءَ نِی اٰبَآءٌ، رَأَیْتُ اٰبَآءً، مَرَرْتُ بِاٰبَآءٍ

☆ تیسری یہ کہ یہ اسماء مضاف ہوں، اگر مضاف نہیں ہیں تو ان کا اعراب بالحرکت لفظی ہوگا، جیسے جَـآءَ نِـی اَبٌ، رَأَیْـتُ اَبًـا، مَرَرْتُ بِاَبٍ

☆ چوتھی یہ کہ یہ اسماء یائے متکلم کے علاوہ کسی اور اسم کی طرف مضاف ہوں، خواہ وہ اسم ظاہر ہو یا ضمیر ہو۔ اگر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اعراب بالحرکت تقدیری ہوگا۔ جیسے جَآءَ نِی اَبِیْ، رَأَیْتُ اَبِیْ، مَرَرْتُ بِاَبِیْ.

(7) ھفتم: مُثَنّٰی:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی ساتویں قسم مثنّٰی ہے۔ مثنّٰی سے مراد تثنیہ حقیقی ہے، تثنیہ حقیقی وہ ہے جس میں درج ذیل تین شرطیں پائی جائیں۔

(۱) اس کی شکل وصورت تثنیہ والی ہو، یعنی اس کے آخر میں الف ماقبل مفتوح یا یاء ماقبل مفتوح اور اس کے بعد نون مکسور ہو (۲) اس کا معنی تثنیہ والا ہو، یعنی دو پر دلالت کرے (۳) اس کے مادے سے مفرد آتا ہو۔ مثال، جیسے رَجُلانِ، رَجُلَیْنِ.

اعــراب: اس قسم کا اعراب بالحرف لفظی ہے، رفع الف لفظی ماقبل مفتوح کے ساتھ، اور نصب وجر یاء لفظی ماقبل مفتوح کے ساتھ۔ جیسے جَآءَ نِیُ رَجُلَانِ، رَأَیتُ رَجُلَیْنِ، مَرَرتُ بِرَجُلَیْنِ.

ترکیب: جَـآءَ نِی رَجُلَانِ...... جاءَ فعل، نونِ وقایہ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلًا مفعول بہ مقدم، رَجُلَانِ مرفوع لفظًا فاعل مؤخر فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

رَأَیتُ رَجُلَیْنِ...... رَأَیتُ فعل، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلًا فاعل، رَجُلَیْنِ منصوب لفظًا مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَرَرتُ بِرَجُلَیْنِ...... مَرَرتُ فعل، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلًا فاعل، باء حرف جار، رجُلَیْنِ مجرور لفظًا مجرور ہے باء جار کا، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مَرَرتُ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(8) ھشتم : کلا و کلتا:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی آٹھویں قسم کِلا وَ کِلتا ہے۔ کِلا وَ کِلتَا سے مراد تثنیہ معنوی ہے، تثنیہ معنوی وہ ہے جس میں صرف ایک شرط پائی جائے، وہ یہ کہ اس کا معنی تثنیہ والا ہو۔

اعراب: اس قسم کا اعراب بھی بالحرف لفظی ہے۔ یعنی رفع الف لفظی ماقبل مفتوح کے ساتھ، اور نصب وجر یاء لفظی ماقبل مفتوح کے ساتھ جیسے جَآءَ نِیُ کِلاھُما، رَأَیتُ کِلَیھِمَا، مَرَرتُ بِکِلَیھِمَا

ترکیب: جَـآءَ نِیُ کِـلاھُمَا...... جاءَ فعل، نونِ وقایہ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلًا مفعول بہ مقدم، کِلا مضاف، ھُما ضمیر برائے تثنیہ مذکر غائب مجرور متصل مجرور محلًا مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ مل کر مرفوع لفظًا فاعل، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

رَأَیتُ کِلَیھِمَا...... رَأَیتُ فعل، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلًا فاعل، کِلَیْ مضاف، ھُما ضمیر برائے تثنیہ مذکر غائب مجرور متصل مجرور محلًا مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ مل کر منصوب لفظًا مفعول بہ ہوا رَأَیتُ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَرَرتُ بِکِلَیھِمَا...... مَرَرتُ فعل، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلًا فاعل، باء حرف جار، کِلَیْ مضاف ھُما ضمیر برائے تثنیہ مذکر غائب مجرور متصل مجرور محلًا مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ مل کر مجرور ہوا باء جار کے لئے، جار اپنے مجرور سے

مل کر متعلق ہوا مَرَرْتُ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ: کِلَا وَ کِلْتَا کا یہ اعراب تب ہوگا اگر ان کی اضافت ضمیر کی طرف کی گئی ہو۔ اگر ان کی اضافت اسم ظاہر کی طرف ہوئی ہو تو اس وقت ان کا اعراب بالحرکت تقدیری ہوگا۔ جیسے جآ ءَنِی کِلَا الرَّ جُلَینِ، رَأَیتُ کِلَا الرَّجُلَینِ، مَرَرْتُ بِکِلَا الرَّجُلَینِ۔

(9) نہم: اِثْنَانِ وَاثْنَتَانِ:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی نویں قسم اِثْنَانِ و اِثْنَتَانِ ہے۔ اِثْنَانِ و اِثْنَتَانِ سے مراد تثنیہ صوری ہے۔ تثنیہ صوری وہ ہے جس میں دو شرطیں پائی جائیں (۱) اس کی شکل وصورت تثنیہ والی ہو، یعنی اس کے آخر میں الف ماقبل مفتوح یا یاء ماقبل مفتوح اور اس کے بعد نون مکسور ہو (۲) اس کا معنی تثنیہ والا ہو، یعنی دو پر دلالت کرتا ہو۔

اعراب: اس قسم کا اعراب بھی بالحرف لفظی ہے۔ یعنی رفع الف لفظی ماقبل مفتوح کے ساتھ، اور نصب وجر یاء لفظی ماقبل مفتوح کے ساتھ جیسے جآ ءَنِیْ اِثْنَانِ وَاثْنَتَانِ، رَأَیتُ اِثْنَینِ واِثْنَتَینِ، مَرَرْتُ بِاِثْنَینِ واِثْنَتَینِ،

ترکیب: ترکیب آسان ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

دھم جمع مذکر سالم چوں مُسْلِمُوْنَ، یازدہم اُولُوْ، دوازدہم عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ، رفع شان بواوٴ ماقبل مضموم باشد ونصب وجر بیایٴ ماقبل مکسور چون جَآءَ مُسْلِمُوْنَ واُولُوْ مَالٍ وعِشْرُوْنَ رَجُلًا، ورَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ واُولِیْ مَالٍ وعِشْرِیْنَ رَجُلًا، ومَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ واُولِیْ مَالٍ وعِشْرِیْنَ رَجُلًا، سیزدہم اسم مقصور وآن اسمیست کہ درآخرش الفِ مقصورہ باشد چون مُوْسٰی، چہاردہم غیر جمع مذکر سالم مضاف بیایٴ متکلم چوں غُلَامِیْ، رفع شان بتقدیر ضمہ باشد ونصب بتقدیر فتحہ وجر بتقدیر کسرہ، ودرلفظ ہمیشہ یکساں باشند چون جَآءَ مُوْسٰی وغُلَامِیْ ورَأَیْتُ مُوْسٰی وغُلَامِیْ وَمَرَرْتُ بِمُوْسٰی وغُلَامِیْ،

ترجمہ: دسویں (قسم) جمع مذکر سالم، جیسے مُسْلِمُوْنَ، گیارہویں (قسم) اُولُوْ، بارہویں (قسم) عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک۔ ان (تینوں قسموں) کا رفع واوٴ ماقبل مضموم کے ساتھ ہوتا ہے اور نصب وجر یاء ماقبل مکسور کے ساتھ، جیسے جَآءَ مُسْلِمُوْنَ واُولُوْ مَالٍ وعِشْرُوْنَ رَجُلًا، اور رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ واُولِیْ مَالٍ وعِشْرِیْنَ رَجُلًا، اور مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ واُولِیْ مَالٍ وعِشْرِیْنَ رَجُلًا، تیرہویں (قسم) اسم مقصور، اور یہ وہ اسم ہے جس کے آخر میں الفِ مقصورہ ہو، جیسے مُوْسٰی، چودھویں (قسم) غیر جمع مذکر سالم، (جبکہ) یائے متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے غُلَامِیْ، ان (دونوں قسموں) کا رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے، نصب فتحہ تقدیری اور جر کسرہ تقدیری کے ساتھ، اور لفظ میں ہمیشہ ایک جیسے ہوتے ہیں، جیسے جَآءَ مُوْسٰی وغُلَامِیْ اور رَأَیْتُ مُوْسٰی وغُلَامِیْ اور مَرَرْتُ بِمُوْسٰی وغُلَامِیْ...

(10) دھم: جمع مذکر سالم:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی دسویں قسم جمع مذکر سالم ہے۔ جمع مذکر سالم سے مراد جمع حقیقی ہے، جمع حقیقی وہ ہے جس میں تین شرطیں پائی جائیں (۱) اس کی شکل وصورت جمع والی ہو، یعنی اس کے آخر میں واوٴ ماقبل مضموم، یا یاء ماقبل مکسور اور اس کے بعد نون مفتوح ہو (۲) اس کا معنی جمع والا ہو، یعنی دو سے زیادہ غیر معیّن افراد پر دلالت کرتا ہو (۳) اس کے مادے سے مفرد آتا ہو۔ مثال جیسے مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِیْنَ

اعراب: اس قسم کا اعراب بالحرف لفظی ہے۔ رفع واوٴ ماقبل مضموم کے ساتھ، اور نصب وجر یاء ماقبل مکسور کے ساتھ، جیسے جَآءَ نِیْ مُسْلِمُوْنَ، رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ.

ترکیب: جَآءَ نِیْ مُسْلِمُوْنَ...... جَآءَ فعل، نونِ وقایہ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل محلًا مفعول بہ مقدم،

مُسْلِمُونَ مرفوع لفظاً فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ......رَأَیْتُ فعل، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، مُسْلِمِیْنَ منصوب لفظاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ.....مَرَرْتُ فعل، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، باء حرف جار، مُسْلِمِیْنَ مجرور لفظاً مجرور ہے باء جار کا، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مَرَرْتُ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

(11) یازدھم: اُولُوا:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی گیارہویں قسم اُولُوا ہے۔ اُولُوا سے مراد جمع معنوی ہے، جمع معنوی وہ ہے جس میں ایک شرط پائی جائے وہ یہ کہ اس کا معنی جمع والا ہو، یعنی دو سے زیادہ غیر معین افراد پر دلالت کرتا ہو۔

اعراب: اس قسم کا اعراب بھی بالحرف لفظی ہے۔ رفع واؤ ماقبل مضموم کے ساتھ، اور نصب و جر یاء ماقبل مکسور کے ساتھ، جیسے جَاءَ اُولُوْمَالٍ، رَأَیْتُ اُولِیْ مَالٍ، مَرَرْتُ بِاُولِیْ مَالٍ

ترکیب: جَآءَ اُولُوْ مَالٍ......جَآءَ فعل، اُولُوا مضاف، مَالٍ مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ مل کر مرفوع لفظاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔ (باقی مثالوں کی ترکیب آسان ہے)

(12) دوازدھم: عِشْرُونَ تا تِسْعُونَ:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی بارہویں قسم عِشْرُوْنَ تاتِسْعُوْنَ ہے۔ عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ سے مراد جمع صوری ہے، جمع صوری وہ ہے جس میں ایک شرط پائی جائے وہ یہ کہ اس کی شکل وصورت جمع والی ہو، یعنی اس کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم، یا یاء ماقبل مکسور اور اس کے بعد نون مفتوح ہو۔

اعراب: اس قسم کا اعراب بھی بالحرف لفظی ہے۔ رفع واؤ ماقبل مضموم کے ساتھ اور نصب و جر یاء ماقبل مکسور کے ساتھ، جیسے جَآءَنِیْ عِشْرُوْنَ رَجُلاً، رَأَیْتُ عِشْرِیْنَ رَجُلاً، مَرَرْتُ بِعِشْرِیْنَ رَجُلاً۔

ترکیب: جَآءَنِیْ عِشْرُوْنَ رَجُلاً......جَآءَ فعل، نونِ وقایہ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب منفصل منصوب محلاً مفعول بہ، عِشْرُوْنَ ممیز رَجُلاً تمیز، ممیز اپنی تمیز سے مل کر مرفوع لفظاً فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

(باقی مثالوں کی ترکیب آسان ہے)

(13)سیزدھم:اسم مقصور:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی تیرہویں قسم اسم مقصور ہے۔اسم مقصور وہ اسم ہے جس کے آخر میں الفِ مقصورہ ہو،خواہ وہ الف کی شکل میں ہو جیسے عَصَا،یا یاء کی شکل میں ہو جیسے مُوْسٰی۔

اعراب: اس قسم کا اعراب بالحرکت تقدیری ہے،یعنی رفع ضمہ تقدیری،نصب فتحہ تقدیری،جر کسرہ تقدیری کے ساتھ ہے،جیسے جَآءَ نِی مُوْسٰی،رَأَیْتُ مُوْسٰی،مَرَرْتُ بِمُوْسٰی.

ترکیب: ترکیب آسان ہے۔

(14)چھاردھم: غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی چودہویں قسم غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم ہے۔یعنی وہ اسم جو جمع مذکر سالم نہ ہو اور یاءِ متکلم کی طرف مضاف ہو۔جیسے غُلَامِیْ

اعراب: اس قسم کا اعراب بھی بالحرکت تقدیری ہے،یعنی رفع ضمہ تقدیری،نصب فتحہ تقدیری،جر کسرہ تقدیری کے ساتھ ہے۔جیسے جَآءَ غُلَامِیْ، رَأَیْتُ غُلَامِیْ مَرَرْتُ بِغُلَامِیْ.

ترکیب: جَآءَ غُلَامِیْ......جَآءَ فعل،غُلَامُ مضاف،یاء ضمیر برائے واحد متکلم مجرور متصل مجرور محلاً مضاف الیہ،مضاف ومضاف الیہ مل کر مرفوع تقدیراً فاعل،فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

رَأَیْتُ غُلَامِیْ...... رَأَیْتُ فعل،تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، غُلَامُ مضاف، یاء ضمیر برائے واحد متکلم مجرور متصل مجرور محلاً مضاف الیہ،مضاف ومضاف الیہ مل کر منصوب تقدیرًا مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَرَرْتُ بِغُلَامِیْ...... مَرَرْتُ فعل،تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل،باء حرف جار، غُلَامُ مضاف،یاء ضمیر برائے واحد متکلم مجرور متصل مجرور محلاً مضاف الیہ،مضاف ومضاف الیہ مل کر مجرور تقدیرًا مجرور ہوا باء جار کا،جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مَرَرْتُ فعل کا،فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

پانزدہم اسمِ منقوص وآن اسمیست کہ آخرش یایٔ ماقبل مکسور باشد چون قَاضِیْ رفعش بتقدیر ضمہ باشدونصبش بفتحہ لفظی وجرش بتقدیر کسرہ چون جَآءَ الْقَاضِیْ ورَأَیْتُ الْقَاضِیَ ومَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ، شانزدہم جمع مذکر سالم مضاف بیایٔ متکلم چون مُسْلِمِيَّ رفعش بتقدیر واو باشد ونصب وجرش بیایٔ ماقبل مکسور، چون هٰؤُلَآءِ مُسْلِمِيَّ کہ دراصل مُسْلِمُوْنَ بودنون باضافت ساقط شد، واو ویا جمع شدہ بودند وسابق ساکن بود، واورا بیا بدل کردند ویارا دریا ادغام کردند مُسْلِمُيَّ شد، ضمہ میم رابکسرہ بدل کردند، وَرَأَیْتُ مُسْلِمِيَّ وَمَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ۔

ترجمہ: پندرہویں (قسم) اسم منقوص، اور یہ وہ اسم ہے جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو، جیسے قَاضِیْ، اس کا رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے، اور اس کا نصب فتحہ لفظی اور اس کا جر کسرہ تقدیری کے ساتھ، جیسے جَآءَ الْقَاضِیْ ورَأَیْتُ الْقَاضِیَ ومَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ سولہویں (قسم) جمع مذکر سالم (جبکہ) یائے متکلم کی طرف مضاف ہو جیسے مُسْلِمِيَّ، اس کا رفع واؤ تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کا نصب اور جر یاء ماقبل مکسور کے ساتھ، جیسے هٰؤُلَآءِ مُسْلِمِيَّ کہ (مُسْلِمِيَّ) اصل میں مُسْلِمُوْنَ تھا، نون اضافت کی وجہ سے گر گیا واؤ اور یاء ایک کلمہ میں جمع ہو گئے اور پہلا ساکن تھا تو واؤ کو یاء سے بدل دیا پھر یاء کو یاء میں مدغم کر دیا تو مُسْلِمُيَّ ہوا (پھر) میم کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کر دیا، اور رَأَیْتُ مُسْلِمِيَّ اور مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ۔

(15) پانزدھم: اسم منقوص:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی پندرہویں قسم اسم منقوص ہے۔ اسم منقوص وہ اسم ہے جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو، جیسے اَلْقَاضِیْ

اعراب: اس قسم کا اعراب بالحرکت ہے، رفع ضمہ تقدیری، نصب فتحہ لفظی، جر کسرہ تقدیری کے ساتھ ہے۔ جیسے جَآءَ الْقَاضِیْ، رَأَیْتُ الْقَاضِیَ، مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ.

ترکیب: جَآءَ الْقَاضِیْ...... جَآءَ فعل، اَلْقَاضِیْ مرفوع تقدیراً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

رَأَیْتُ الْقَاضِیَ...... رَأَیْتُ فعل، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، اَلْقَاضِیَ منصوب لفظاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ...... مَرَرْتُ فعل، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، باء حرف جار، اَلْقَاضِیْ

مجرور تقدیراً مجرور باء جار کا، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا مَرَرْتُ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(16) شانزدھم: جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم:

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی سولھویں قسم جمع مذکر سالم مضاف بیاءِ متکلم ہے۔ یعنی وہ اسم جو جمع مذکر سالم ہو اور یاءِ متکلم کی طرف مضاف ہو۔ جیسے مُسْلِمِيَّ

اعراب: اس قسم کا اعراب بالحرف ہے، رفع واؤ تقدیری، اور نصب و جر یاء لفظی ماقبل مکسور کے ساتھ ہے۔ جیسے هٰؤُلاءِ مُسْلِمِيَّ، رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ.

تعلیل حالت رفعی میں: مُسْلِمِيَّ اصل میں مُسْلِمُونَ تھا، یاء متکلم کی طرف مضاف ہوا، نون اضافت کی وجہ سے گر گیا تو مُسْلِمُوْيَ ہوا، واؤ اور یاء ایک کلمے میں جمع ہوگئیں، ان میں سے پہلا حرف ساکن تھا تو واؤ کو یاء سے تبدیل کر کے یاء کو یاء میں مدغم کر دیا مُسْلِمُيَّ ہوا۔ پھر یاء کی مناسبت سے میم کے ضمہ کو کسرہ سے تبدیل کر دیا تو مُسْلِمِيَّ ہوا۔

تعلیل حالت نصبی وجری میں: مُسْلِمِيَّ اصل میں مُسْلِمِيْنَ تھا۔ یائے متکلم کی طرف مضاف ہوا نون بوجہ اضافت گر گیا، تو دو یائیں اکٹھی ہوگئیں، یاء کو یاء میں مدغم کر دیا تو مُسْلِمِيَّ بن گیا۔

ترکیب: ترکیب آسان ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

(تمرینی سوالات)

ذیل کی مثالوں میں بتائیں کہ اسم معرب کی سولہ قسموں میں سے کون سی قسم ہے؟ اگر غیر منصرف ہے تو اس میں نو اسباب میں سے کتنے اسباب پائے جاتے ہیں؟ اور بتائیں کہ اعراب کی تین حالتوں میں سے کس حالت میں ہے؟ نیز ترجمہ و ترکیب بھی کریں۔

(۱) اَخُوْنَا رَجُلٌ صَالِحٌ (۲) حَمُوكِ طَالِبٌ (۳) رَأَيْتُ اَحْمَدَ (٤) سَيِّدُ الشُّهَدآءِ حَمْزَةُ (٥) اَحْسَنُ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْآنُ (٦) فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (٧) سَلامٌ قَوْلاً مِنْ رَبِّ الرَّحِيْمِ (٨) وَاَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ (٩) كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (١٠) وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ اَبْوَابِهَا (١١) وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا (١٢) حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْىُ مَحِلَّهُ (١٣) اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (١٤) يَوْمَ لا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئًا (١٥) اِذْ نَادٰى رَبَّهُ نِدَآءً خَفِيًّا.

(نمونۂ حلّ سوالات)

(۱) اَخُوْنَا رَجُلٌ صَالِحٌ ...... ترجمہ: ہمارا بھائی نیک آدمی ہے۔

مذکورہ مثال میں اَخُوْنَا اسم معرب کی سولہ قسموں میں سے اسمائے ستہ مکبّرہ میں سے ہے، حالتِ رفعی میں واؤ ماقبل مضموم کے ساتھ ہے۔ رَجُلٌ اور صَالِحٌ دونوں سولہ اقسام میں سے مفرد منصرف صحیح ہیں، اور دونوں حالتِ رفعی میں ضمہ لفظی کے ساتھ ہیں۔

ترکیب: اَخُوْ نَا مضاف ومضاف الیہ مل کر مبتدأ، رَجُلٌ صَالِحٌ موصوف صفت مل کر خبر، مبتدأ وخبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) حَمُوْكِ طَالِبٌ ...... ترجمہ: آپ کا دیور طالب علم ہے۔

درج بالا مثال میں حَمُوْكِ سولہ اقسام میں سے اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ہے، حالتِ رفعی میں واؤ ماقبل مضموم کے ساتھ ہے۔ اور طَالِبٌ سولہ اقسام میں سے مفرد منصرف صحیح ہے، حالتِ رفعی میں ضمہ لفظی کے ساتھ ہے۔

ترکیب: حَمُوْكِ مضاف ومضاف الیہ مل کر مبتدأ، طَالِبٌ خبر، مبتدأ وخبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) رَأَيْتُ اَحْمَدَ ...... ترجمہ: میں نے احمد کو دیکھا۔

مذکورہ مثال میں اَحْمَدَ اسم متمکن کے سولہ اقسام میں سے غیر منصرف ہے کیونکہ اس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے دو سبب (علمیت اور وزنِ فعل) پائے جاتے ہیں۔ اور یہاں حالتِ نصبی میں فتحہ لفظی کے ساتھ ہے۔

ترکیب: رَأَيْتُ فعل، تُ ضمیر فاعل، اَحْمَدَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

اقسامِ اسم متمکن باعتبارِ اعراب

حالتِ جری	حالتِ نصبی	حالتِ رفعی	اسم متمکن	نمبر شمار
کسرہ لفظی	فتحہ لفظی	ضمہ لفظی	مفرد منصرف صحیح	۱
ایضاً	ایضاً	ایضاً	مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح	۲
ایضاً	ایضاً	ایضاً	جمع مکسر منصرف	۳
کسرہ لفظی	کسرہ لفظی	ضمہ لفظی	جمع مؤنث سالم	٤
فتحہ لفظی	فتحہ لفظی	ضمہ لفظی	غیر منصرف	۵
یاء لفظی	الف لفظی	واؤ لفظی	اسمائے ستہ مکبّرہ	٦
یاء ماقبل مفتوح	یاء ماقبل مفتوح	الف ماقبل مفتوح	تثنیہ حقیقی	۷
ایضاً	ایضاً	ایضاً	تثنیہ معنوی	۸
ایضاً	ایضاً	ایضاً	تثنیہ صوری	۹
یاء ماقبل مکسور	یاء ماقبل مکسور	واؤ ماقبل مضموم	جمع حقیقی	۱۰
ایضاً	ایضاً	ایضاً	جمع معنوی	۱۱
ایضاً	ایضاً	ایضاً	جمع صوری	۱۲
کسرہ تقدیری	فتحہ تقدیری	ضمہ تقدیری	اسم مقصور	۱۳
ایضاً	ایضاً	ایضاً	غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم	۱٤
کسرہ تقدیری	فتحہ لفظی	ضمہ تقدیری	اسم منقوص	۱۵
یاء لفظی ماقبل مکسور	یاء لفظی ماقبل مکسور	واؤ تقدیری ماقبل مضموم	جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم	۱٦

فصل: بدانکہ اعرابِ مضارع سہ است رفع ونصب وجزم فعل مضارع باعتبارِ وجوہِ اعراب بر چہار قسم ست، اول صحیح مجرد از ضمیرِ بارز مرفوع برائے تثنیہ وجمع مذکر و برائ واحد مؤنث مخاطبہ، رفعش بضمہ باشد ونصب بفتحہ وجزم بسکون، چون هُوَ يَضْرِبُ، ولَنْ يَّضْرِبَ، ولَمْ يَضْرِبْ ، دوم مفرد معتل واوی چوں يَغْزُوْ ویائی چون يَرْمِيْ، رفعش بتقدیرِ ضمہ باشد ونصب بفتحہ لفظی وجزم بحذفِ لام، چون هُوَيَغْزُوْ ويَرْمِيْ، ولَنْ يَّغْزُوَ وَلَنْ يَّرْمِيَ ، وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يَرْمِ ، سوم مفرد معتل الفی چون يَرْضٰى رفعش بتقدیرِ ضمہ باشد ونصب بتقدیرِ فتحہ وجزم بحذفِ لام چوں هُوَ يَرْضٰى ولَنْ يَّرْضٰى و لَمْ يَرْضَ ۔

ترجمہ: فصل؛ تو جان کہ مضارع کے اعراب تین ہیں رفع ، نصب اور جزم فعل مضارع اعراب کے اقسام کے اعتبار سے چار قسم پر ہے۔ پہلی (قسم) وہ صحیح جو خالی ہو ضمیرِ بارز مرفوع سے جو کہ تثنیہ اور جمع مذکر اور واحد مؤنث حاضر کیلئے ہوتی ہے، اس کا رفع ضمہ کے ساتھ ہوتا ہے، نصب فتحہ کے ساتھ اور جزم سکونِ (لام کلمہ) کے ساتھ، جیسے هُوَ يَضْرِبُ، ولَنْ يَّضْرِبَ، ولَمْ يَضْرِبْ ، دوسری (قسم) مفرد معتل واوی، جیسے يَغْزُوْ اور یائی جیسے يَرْمِيْ اس کا رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے، نصب فتحہ لفظی اور جزم لام (کلمہ) کے حذف کے ساتھ، جیسے هُوَيَغْزُوْ ويَرْمِيْ ، ولَنْ يَّغْزُوَ وَلَنْ يَّرْمِيَ ، وَلَمْ يَغْزُ، وَ لَمْ يَرْمِ ، تیسری (قسم) مفرد معتل الفی ، جیسے يَرْضٰى اس کا رفع ضمہ تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے، نصب فتحہ تقدیری اور جزم لام (کلمہ) کے حذف کے ساتھ، جیسے هُوَ يَرْضٰى ولَنْ يَّرْضٰى و لَمْ يَرْضَ.

تشریح: اس فصل میں مصنف اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی قسمیں بیان کر رہے ہیں۔ لیکن ان قسموں کو بیان کرنے سے پہلے دو فائدوں کا جاننا ضروری ہے۔

فائدہ ① فعل مضارع کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) صحیح (۲) معتل

(۱) **صحیح:** نحات کے نزدیک فعل مضارع صحیح وہ ہے جس کے لام کلمے میں حرفِ علت نہ ہو۔ جیسے يَضْرِبُ

(۲) **معتل:** نحات کے نزدیک فعل مضارع معتل وہ ہے جس کے لام کلمے میں حرفِ علت ہو۔ جیسے يَدْعُوْ

معتل کی تین قسمیں ہیں (۱) واوی (۲) یائی (۳) الفی

معتل واوی: معتل واوی وہ ہے جس کے لام کلمے میں واو ہو۔ جیسے يَغْزُوْ

معتل یائی: معتل یائی وہ ہے جس کے لام کلمے میں یاء ہو۔ جیسے يَرْمِيْ

معتل الفی: معتل الفی وہ ہے جس کے لام کلمے میں الف ہو۔ جیسے يَرْضٰى

فائدہ ② فعل مضارع کے اعراب کی تین قسمیں ہیں (۱) رفع (۲) نصب (۳) جزم

(1) رفع: رفع دو چیزوں کے ساتھ آتا ہے۔ ضمہ کے ساتھ، جیسے یَضْرِبُ۔ اثباتِ نونِ اعرابی کے ساتھ، جیسے یَضرِبانِ

(2) نصب: نصب دو چیزوں کے ساتھ آتا ہے۔ فتحہ کے ساتھ، جیسے لَنْ یَّضْرِبَ۔ اسقاطِ نونِ اعرابی کے ساتھ، جیسے لَنْ یَّضرِبا

(3) جزم: جزم تین چیزوں کے ساتھ آتا ہے۔ سکون کے ساتھ، جیسے لَمْ یَضْرِبْ۔ اسقاطِ نونِ اعرابی کے ساتھ، جیسے لَمْ یَضْرِبا۔ حذفِ لام کے ساتھ، جیسے لَمْ یَرْضَ.

اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی قسمیں:

اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی چار قسمیں ہیں۔

(1) اوّل: صحیح مجرد از ضمیر بارز:

اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی پہلی قسم "صحیح مجرد از ضمیر بارز" ہے۔ صحیح ہو یعنی اس کے لام کلمے پر حرف علت نہ ہو، مجرد از ضمیر بارز ہو یعنی ضمائرِ بارزہ سے خالی ہو۔ جیسے یَضْرِبُ

اعراب: اس قسم کا اعراب رفع ضمہ لفظی، نصب فتحہ لفظی، جزم سکونِ لام کے ساتھ ہے۔ جیسے هُو یَضْرِبُ، لَنْ یَّضْرِبَ، لَمْ یَضْرِبْ

(2) دوئم: مفرد معتل واوی ویائی:

اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی دوسری قسم "مفرد معتل واوی ویائی" ہے۔ مفرد ہو، یعنی ضمیر بارز سے خالی ہو۔ معتل واوی ویائی ہو، یعنی اس کے لام کلمے پر حرفِ علت واو یا یاء ہو۔ جیسے یَغْزُوْ، یَرْمِیْ

اعراب: اس قسم کا اعراب رفع ضمہ تقدیری، نصب فتحہ لفظی، اور جزم حذف لام کے ساتھ ہے۔ **معتل واوی کی مثال:** جیسے هُوَ یَغْزُوْ، لَنْ یَّغْزُوَ، لَمْ یَغْزُ **معتل یائی کی مثال:** جیسے هُوَ یَرْمِیْ، لَنْ یَّرْمِیَ، لَمْ یَرْمِ

(3) سوم: مفرد معتل الفی:

اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی تیسری قسم "مفرد معتل الفی" ہے۔ مفرد ہو یعنی ضمیر بارز سے خالی ہو۔ معتل الفی ہو، یعنی اس کے لام کلمے پر حرفِ علت الف ہو۔ جیسے یَرْضٰی

اعراب: اس قسم کا اعراب رفع ضمہ تقدیری، نصب فتحہ تقدیری، اور جزم حذفِ لام کے ساتھ ہے۔ جیسے هُوَ یَرْضٰی، لَنْ یَّرْضٰی، لَمْ یَرْضَ

چهارم صحیح یا معتل با ضمائرِ ونونہائ مذکورہ، رفع شان باثباتِ نون باشد چنانکہ در تثنیہ گوئی هُمَا یَضْرِبَانِ وَ یَغْزُوَانِ وَیَرْمِیَانِ وَ یَرْضَیَانِ ، ودر جمع مذکر گوئی هُمْ یَضْرِبُوْنَ ویَغْزُوْنَ ویَرْمُوْنَ وَ یَرْضَوْنَ ، ودر مفرد مؤنث حاضر گوئی اَنْتِ تَضْرِبِیْنَ وَ تَغْزِیْنَ وَتَرْمِیْنَ وتَرْضَیْنَ ، ونصب وجزم بحذفِ نون چنانکہ در تثنیہ گوئی لَنْ یَّضْرِبَا ولَنْ یَّغْزُوَا ولَنْ یَّرْمِیَا ولَنْ یَّرْضَیَا ، ولَمْ یَضْرِبَا ولَمْ یَغْزُوَا ولَمْ یَرْمِیَا ولَمْ یَرْضَیَا ، ودر جمع مذکر گوئی لَنْ یَّضْرِبُوْا ولَنْ یَّغْزُوْا ولَنْ یَّرْمُوْا ولَنْ یَّرْضَوْا ، ولَمْ یَضْرِبُوْا ولَمْ یَغْزُوْا ولَمْ یَرْمُوْا ولَمْ یَرْضَوْا ، ودر واحد مؤنث حاضر گوئی لَنْ تَضْرِبِیْ وَلَنْ تَغْزِیْ وَلَنْ تَرْمِیْ ولَنْ تَرْضَیْ ، وَلَمْ تَضْرِبِیْ وَلَمْ تَغْزِیْ وَلَمْ تَرْمِیْ وَلَمْ تَرْضَیْ ،

ترجمہ: چوتھی (قسم) صحیح یا معتل (کے وہ صیغے ہیں) جو ضمائر اور نونات مذکورہ کے ساتھ ہوں، ان کا رفع نون کو باقی رکھنے کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے کہ تُو تثنیہ میں کہے هُمَا یَضْرِبَانِ وَ یَغْزُوَانِ وَیَرْمِیَانِ وَ یَرْضَیَانِ ، اور جمع مذکر میں کہے هُمْ یَضْرِبُوْنَ ویَغْزُوْنَ ویَرْمُوْنَ وَ یَرْضَوْنَ ، اور واحد مؤنث حاضر میں کہے اَنْتِ تَضْرِبِیْنَ وَ تَغْزِیْنَ وَتَرْمِیْنَ وتَرْضَیْنَ ، اور نصب وجزم نون کو حذف کرنے کے ساتھ، جیسے کہ تُو تثنیہ میں کہے لَنْ یَّضْرِبَا ولَنْ یَّغْزُوَا ولَنْ یَّرْمِیَا ولَنْ یَّرْضَیَا ، ولَمْ یَضْرِبَا ولَمْ یَغْزُوَا ولَمْ یَرْمِیَا ولَمْ یَرْضَیَا ، اور جمع مذکر میں کہے لَنْ یَّضْرِبُوْا ولَنْ یَّغْزُوْا ولَنْ یَّرْمُوْا ولَنْ یَّرْضَوْا ، وَلَمْ یَضْرِبُوْا ولَمْ یَغْزُوْا ولَمْ یَرْمُوْا ولَمْ یَرْضَوْا ، اور واحد مؤنث حاضر میں کہے لَنْ تَضْرِبِیْ وَلَنْ تَغْزِیْ وَلَنْ تَرْمِیْ ولَنْ تَرْضَیْ ، وَلَمْ تَضْرِبِیْ وَلَمْ تَغْزِیْ وَلَمْ تَرْمِیْ وَلَمْ تَرْضَیْ ،

(4) چهارم : صحیح یا معتل با ضمائر ونونهائے مذکوره:

اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی چوتھی قسم ''صحیح یا معتل با ضمائر ونونہائے مذکورہ'' ہے۔ صحیح یا معتل، یعنی صحیح ہو یا معتل ہو۔ باضمائر ونونہائے مذکورہ، یعنی ضمیر بارز اور نون اعرابی کے ساتھ ہو۔ جیسے یَضْرِبَانِ ، یَضْرِبُوْنَ

اعراب: اس قسم کا اعراب رفع اثباتِ نونِ اعرابی کے ساتھ، اور نصب وجزم اسقاطِ نونِ اعرابی کے ساتھ ہیں۔

حالت رفعی کی مثالیں:

تثنیہ کی مثالیں: هُمَا یَضْرِبَانِ ، وَ یَغْزُوَانِ ، وَ یَرْمِیَانِ ، وَیَرْضَیَانِ جمع کی مثالیں: هُمْ یَضْرِبُوْنَ ، وَیَغْزُوْنَ ، وَیَرْمُوْنَ ، وَیَرْضَوْنَ

واحدہ مؤنثہ مخاطبہ کی مثالیں: اَنْتِ تَضْرِبِیْنَ ، وتَغْزِیْنَ ، وتَرْمِیْنَ ، و تَرْضَیْنَ

حالتِ نصبی کی مثالیں:

تثنیہ کی مثالیں: لَنْ یَّضْرِبا، لَنْ یَّغْزُوَا، لَنْ یَّرْمِیا، لَنْ یَّرْضَیا جمع کی مثالیں: لَنْ یَّضْرِبُوْا، لَنْ یَّغْزُوْا، لَنْ یَّرْمُوْا، لَنْ یَّرْضَوْا

واحدہ مؤنثہ مخاطبہ کی مثالیں: لَنْ تَضْرِبِیْ، لَنْ تَغْزِیْ، لَنْ تَرْمِیْ، لَنْ تَرْضَیْ

حالتِ جزمی کی مثالیں:

تثنیہ کی مثالیں: لَمْ یَضْرِبا، لَمْ یَغْزُوَا، لَمْ یَرْمِیا، لَمْ یَرْضَیا، جمع کی مثالیں: لَمْ یَضْرِبُوْا، لَمْ یَغْزُوْا، لَمْ یَرْمُوْا، لَمْ یَرْضَوْا

واحدہ مؤنثہ مخاطبہ کی مثالیں: لَمْ تَضْرِبِیْ، لَمْ تَغْزِیْ، لَمْ تَرْمِیْ، لَمْ تَرْضَیْ

فعل مضارع کا اعراب پہچاننے کا آسان طریقہ:

فعل مضارع کے کل چودہ صیغے ہیں، ان میں سے دوصیغے یعنی جمع مؤنث غائبات اور جمع مؤنث مخاطبات مبنی ہیں، باقی بارہ صیغے معرب ہیں۔ ان بارہ صیغوں میں سے پانچ صیغے، یعنی واحد مذکر غائب، واحدہ مؤنثہ غائبہ، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم اور جمع متکلم اگر صحیح کے ہوں تو ان کا اعراب پہلی قسم والا ہوگا۔ یعنی رفع ضمہ لفظی، نصب فتحہ لفظی اور جزم سکون لام کے ساتھ ہوگا۔ جیسے هُوَ یَضْرِبُ ، لَنْ یَّضْرِبَ ، لَمْ یَضْرِبْ۔

اگر یہ پانچ صیغے معتل واوی یا یائی کے ہوں تو ان کا اعراب دوسری قسم والا ہوگا۔ یعنی رفع ضمہ تقدیری، نصب فتحہ لفظی اور جزم حذفِ لام کے ساتھ ہوگا۔ جیسے، هُوَ یَغْزُوْ وَیَرْمِیْ، لَنْ یَّغْزُوَ وَلَنْ یَّرْمِیَ، لَمْ یَغْزُ وَلَمْ یَرْمِ

اوراگر یہ پانچ صیغے معتل الفی کے ہوں تو ان کا اعراب تیسری قسم والا ہوگا۔ یعنی رفع ضمہ تقدیری، نصب فتحہ تقدیری اور جزم حذفِ لام کے ساتھ ہوگا۔ جیسے هُوَ یَرْضٰی ، لَنْ یَّرْضٰی، لَمْ یَرْضَ

باقی سات صیغے (چار تثنیہ، دو جمع مذکر اور ایک واحدہ مؤنثہ مخاطبہ) خواہ صحیح کے ہوں خواہ معتل واوی، یائی، یا الفی کے ہوں، ان سب کا اعراب چوتھی قسم والا ہوگا۔ یعنی رفع اثباتِ نونِ اعراب کے ساتھ اور نصب وجزم اسقاطِ نونِ اعرابی کے ساتھ ہوگا۔ (مثالیں تفصیل سے گذر چکی ہیں)

☆☆☆☆☆☆☆

(تمرینی سوالات)

ذیل کی مثالوں میں فعل مضارع کی قسمیں مع اعراب بتائیں۔اور ترجمہ وترکیب کریں۔

(۱) نَحنُ نَستَبشِرُ (۲) یُرِیدَانِ اَن یُخرِجَاکُم (۳) هُم یُطعِمُونَ الطَّعَامَ (٤) اَللّٰهُ یَهدِیْ (۵) اَنتِ لا تَدعِینَ (٦) لَن تَرضٰی عَنکَ الیَهُودُ (۷) اُولٰئِکَ لَم یُؤمِنُوا (۸) لا اَعبُدُ مَا تَعبُدُونَ (۹) لَن اُکَلِّمَ الیَومَ (۱۰) نَبلُوکُم بِالشَّرِّ وَالخَیرِ (۱۱) عَلَّمَ الاِنسَانَ مَا لَم یَعلَم (۱۲) اِن تَنصُرُوا اللّٰهَ یَنصُرکُم (۱۳) وَاللّٰهُ یُرِیدُ اَن یَّتُوبَ عَلَیکُم (۱٤) فَبِاَیِّ آلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ (۱۵) فَهُم لا یُؤمِنُونَ

(نمونۂ حلّ سوالات)

(۱) نَحنُ نَستَبشِرُ ...... **ترجمہ:** ہم خوش ہوتے ہیں۔

مذکورہ مثال میں نَستَبشِرُ اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی قسموں میں سے پہلی قسم ہے، یہاں حالتِ رفعی میں ضمہ لفظی کے ساتھ ہے۔

ترکیب: نَحنُ ضمیر مرفوع منفصل مبتدأ، نَستَبشِرُ فعل، نَحنُ ضمیر درو مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) یُرِیدَانِ اَن یُخرِجَاکُم ...... **ترجمہ:** وہ دونوں آپ کے نکالنے کا ارادہ کرتے ہیں۔

درج بالا مثال میں یُرِیدانِ اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی چوتھی قسم ہے۔یہاں حالتِ رفعی میں اثباتِ نونِ اعرابی کے ساتھ ہے۔اَن یُخرِجا بھی فعل مضارع کی چوتھی قسم ہے، اور یہاں حالتِ نصبی میں اسقاطِ نونِ اعرابی کے ساتھ ہے۔

ترکیب: یُرِیدان فعل، الف ضمیر فاعل، اَن ناصبہ مصدریہ، یُخرِجا فعل، الف ضمیر اس کا فاعل، کُم ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر بتاً ویل مصدر مفعول بہ یُرِیدَانِ کے لئے، یُرِیدَانِ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) هُم یُطعِمُونَ الطَّعَامَ ...... **ترجمہ:** وہ کھانا کھلاتے ہیں۔

اس مثال میں یُطعِمُونَ اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی چوتھی قسم ہے، اور حالتِ رفعی میں اثباتِ نونِ اعرابی کے ساتھ

ہے۔

ترکیب: هُمْ ضمیر مرفوع منفصل مبتدأ، یُطْعِمُون فعل، واؤ ضمیر فاعل، اَلطَّعَامَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

اقسام فعل مضارع باعتبار اعراب

نمبر شمار	فعل مضارع	حالت رفعي	حالت نصبي	حالت جزمي
۱	مفرد صحیح مجرد از ضمائر بارزہ	ضمہ لفظی	فتحہ لفظی	سکونِ لام
۲	مفرد معتل واوی و یائی مجرد از ضمائر بارزہ	ضمہ تقدیری	فتحہ لفظی	حذفِ لام
۳	مفرد معتل الفی مجرد از ضمائر بارزہ	ضمہ تقدیری	فتحہ تقدیری	حذفِ لام
٤	صحیح یا معتل مشتمل بر ضمائر بارزہ	اثباتِ نون اعرابی	اسقاطِ نون اعرابی	اسقاطِ نون اعرابی

فــصــل: بدانکہ عوامل اعراب بردوقسم ست لفظی ومعنوی، لفظی برسہ قسم است حروف وافعال واسماء، واین رادرسہ باب یادکنیم اِنْ شآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی،

ترجمہ: فصل؛تو جان کہ اعراب کے عوامل دوقسم پر ہیں لفظی اور معنوی، لفظی تین قسم پر ہے حروفِ عاملہ، افعالِ عاملہ اوراسماءِ عاملہ۔اور ان کوتین بابوں میں ذکرکریں گے اِنْ شآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی،

تشریح: یہاں سے مصنف رحمۃ اللہ عوامل کی قسمیں بیان کررہے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں کہ عوامل کی دوقسمیں ہیں،(۱)لفظی(۲)معنوی، پھرعامل لفظی کی تین قسمیں ہیں(۱)حروفِ عاملہ(۲)افعالِ عاملہ(۳)اسمائے عاملہ،مصنفؒ عامل لفظی کی تین قسموں کوآئندہ تین بابوں میں بیان کرتے ہیں،اس کے بعدعامل معنوی کوبیان کریں گے۔

ہم مصنفؒ کی تفصیل سے پہلے عوامل اور معمولات کی بحث کامختصر جائزہ لے رہے ہیں۔

عوامل کی بحث کا مختصر خلاصہ:

عوامل عامل کی جمع ہے۔عامل کالغوی معنی ہے''کام کرنے والا''اوراصطلاحی تعریف یہ ہے،'' مَا یُحدِثُ الرَّفْعَ اَوِالنَّصْبَ اَوِالجَزْمَ اَوِالخَفْضَ''(عامل وہ ہے جورفع،نصب،جریاجزم کوپیداکرے)

عامل کی پھردوقسمیں ہیں۔(۱)لفظی (۲)معنوی

(۱)عامل لفظی: ''مَا یُعرَفُ بِالْقَلْبِ وَیُتَلَفَّظُ بِاللِّسَانِ'' یعنی عامل لفظی وہ ہے جس کودل سے پہچانا جائے اورزبان سے اس کاتلفظ کیاجائے۔

(۲)عامل معنوی: مَایُعْرَفُ بِالْقَلْبِ وَلا یُتَلَفَّظُ بِاللِّسَانِ''عامل معنوی وہ ہے جس کودل سے پہچانا جائے اورزبان سے اس کاتلفظ نہ کیاجائے۔

عامل لفظی کی پھردوقسمیں ہیں۔(۱)قیاسی (۲)سماعی

(۱)عامل قیاسی: عامل قیاسی وہ ہے جس کے عمل کرنے کے لئے کوئی ضابطہ اورقانون موجودہو۔

(۲)عامل سماعی: عامل سماعی وہ ہے جس کے عمل کرنے کے لئے کوئی ضابطہ اورقانون موجودنہ ہو۔

عوامل کی تعداد: عوامل کل سو(100)ہیں۔پھران کی دوقسمیں ہیں،(۱)لفظی(۲)معنوی۔معنوی 2 ہیں اورلفظی 98 ہیں۔پھر

لفظی کی دو قسمیں ہیں، (۱) قیاسی (۲) سماعی۔ قیاسی کل 7 ہیں اور سماعی 91 ہیں۔ پھر سماعی کی تین قسمیں ہیں، (۱) حروفِ عاملہ (۲) افعال عاملہ (۳) اسمائے عاملہ۔ حروفِ عاملہ 41 ہیں، افعال عاملہ 28 ہیں، اور اسمائے عاملہ 22 ہیں۔ یہ سارے ملا کر 100 بنتے ہیں، جن کی کچھ تفصیل ہم بیان کرتے ہیں۔

عامل معنوی: عامل معنوی 2 ہیں (۱) ابتداء، یعنی اسم کا عوامل لفظیہ سے خالی ہونا (۲) خلو، یعنی فعل مضارع کا عوامل نواصب و جوازم سے خالی ہونا۔

ابتداء کا عمل: ابتداء مبتدأ اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ

خلوّ کا عمل: خلوّ فعل مضارع کو رفع دیتا ہے۔ جیسے یَضْرِبُ

عامل لفظی: عوامل لفظیہ کل 98 ہیں۔ پھر ان کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) قیاسی (۲) سماعی

(1) عوامل قیاسیہ: عوامل قیاسیہ کل 7 ہیں (۱) فعل مطلق (۲) اسم فاعل (۳) اسم مفعول (٤) صفت مشبہ (۵) اسم مصدر (٦) اسم مضاف (۷) اسم تام

(۱) فعل مطلق کا عمل: فعل مطلق اگر لازمی ہو تو فاعل کو رفع دیتا ہے اور اگر متعدی ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔

(۲) اسم فاعل کا عمل: اسم فاعل ہمیشہ فعل معروف والا عمل کرتا ہے۔ یعنی اگر یہ فعل لازمی سے مشتق ہو تو فاعل کو رفع دیتا ہے، اور اگر فعل متعدی سے مشتق ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔

(۳) اسم مفعول کا عمل: اسم مفعول فعل مجہول والا عمل کرتا ہے، یعنی نائب فاعل کو رفع دیتا ہے۔

(٤) صفتِ مشبہ کا عمل: صفت مشبہ فعل لازمی والا عمل کرتا ہے، یعنی فاعل کو رفع دیتا ہے۔

(۵) اسم مصدر کا عمل: اسم مصدر اگر فعل لازمی کا مصدر ہو تو صرف فاعل کو رفع دیتا ہے، اور اگر فعل متعدی کا مصدر ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔

(٦) اسم مضاف کا عمل: اسم مضاف ہمیشہ مضاف الیہ کو جر دیتا ہے۔

(۷) اسم تام کا عمل: اسم تام تمیز کو نصب دیتا ہے۔

(2) عوامل سماعیه: عوامل سماعیہ کی تین قسمیں ہیں (۱) حروف عاملہ (۲) افعال عاملہ (۳) اسمائے عاملہ

حروف عامله: حروف عاملہ 41 ہیں۔ پھر ان کی دو قسمیں ہیں، (۱) وہ حروف جو اسم میں عمل کرتے ہیں (۲) وہ حروف جو فعل مضارع میں عمل کرتے ہیں۔ جو حروف اسم میں عمل کرتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں، (۱) وہ حروف عاملہ جو اسم مفرد میں عمل کرتے ہیں (۲) وہ حروف عاملہ جو جملے میں عمل کرتے ہیں۔

جو حروف عاملہ اسم مفرد میں عمل کرتے ہیں، ان کی دو قسمیں ہیں، (۱) حروف جارہ (۲) حروف نداء۔ اور جو جملے میں عمل کرتے ہیں، ان کی بھی دو قسمیں ہیں، (۱) حروف مشبہ بالفعل (۲) ماولا مشبہتان بلیس۔ اور جو حروف فعل مضارع میں عمل کرتے ہیں ان کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) حروف نواصب (۲) حروف جوازم

خلاصہ یہ کہ حروف عاملہ کی کل چھ (٦) قسمیں ہیں۔ (۱) حروف جارہ (۲) حروف نداء (۳) حروف مشبہ بالفعل (٤) ماولا مشبہتان بلیس (۵) حروف نواصب (٦) حروف جوازم۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

(۱) حروف جارہ اوران کا عمل: حروف جارہ سترہ (۱۷) ہیں۔

با، وتا، وکاف، ولام، وواؤ، منذ، مذ، خلا رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِیْ، عَنْ، عَلٰی، حَتّٰی، اِلٰی

یہ حروف اسم پر داخل ہو کر جر دیتے ہیں، جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ، اَلْمَالُ لِزَیْدٍ

(۲) حروف نداء اوران کا عمل: حروف نداء سے مراد یہاں وہ حروف ہیں جو نواصب اسم ہیں۔ حروف ناصبہ کل سات (۷) ہیں۔ ان میں پانچ حروف نداء ہیں، یا، اَیا، ھَیا، اَیْ، ھمزہ مفتوحہ۔ ایک واؤ بمعنی مع ہے۔ اور ایک اِلَّا استثنائیہ ہے

حروف نداء منادیٰ کو نصب دیتے ہیں۔ واؤ بمعنی مع مفعول معہ کو نصب دیتا ہے، اور اِلَّا استثنائیہ مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے۔

(۳) حروف مشبہ بالفعل اوران کا عمل: حروف مشبہ بالفعل چھ (٦) ہیں۔ اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لٰکِنَّ، لَیتَ، لَعَلَّ... یہ حروف مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر مبتدأ کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ

(٤) ماولا مشبہتان بلیس اوران کا عمل: یہ دو حروف ہیں، ایک مَا ہے اور دوسرا لَا ہے۔ یہ دونوں مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر مبتدأ کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا

(۵) نواصب: نواصب چار ہیں، اَنْ، لَنْ، کَیْ، اِذَنْ، یہ حروف فعل مضارع پر داخل ہو کر نصب دیتے ہیں جیسے اَنْ یَّضْرِبَ لَنْ یَّضْرِبَ

(٦) جوازم: جوازم پانچ ہیں، اِنْ، لَمْ، لَمَّا، لامِ امر، لائے نہی، یہ فعل مضارع پر داخل ہو کر جزم دیتے ہیں۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ، لَمَّا یَضْرِبْ

افعال عامله: افعال عاملہ 28 ہیں، پھر ان کی چار قسمیں ہیں (١) افعال قلوب (٢) افعال ناقصہ (٣) افعال مقاربہ (٤) افعال مدح وذم

(١) افعال قلوب اوران کا عمل: افعال قلوب سات (٧) ہیں خِلْتُ، عَلِمْتُ، حَسِبْتُ، زَعَمْتُ، ظَنَنْتُ، رَأَیْتُ، وَجَدْتُّ.. یہ افعال دو اسموں پر داخل ہو کر دونوں کو بنا بر مفعولیت نصب دیتے ہیں۔ جیسے عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلاً

(٢) افعال ناقصہ اوران کا عمل: افعال ناقصہ تیرہ (١٣) ہیں۔ کَانَ، صَارَ، اَصْبَحَ، اَمْسٰی، اَضْحٰی، ظَلَّ، بَاتَ، ما فَتِیَ، مَادَامَ، ماانفکَّ، لَیْسَ، مَابَرِحَ، مَازَالَ، یہ افعال مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا

(٣) افعال مقاربہ اوران کا عمل: افعال مقاربہ چار (٤) ہیں عَسٰی، کَادَ، کَرَبَ، اَوشَکَ، یہ افعال، افعال ناقصہ کی طرح ہیں، یعنی مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، لیکن افعال مقاربہ کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوا کرتی ہے جیسے عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ،

(٤) افعال مدح وذم اوران کا عمل: افعال مدح وذم چار (٤) ہیں۔ نِعْمَ، بِئْسَ، سَآءَ، حَبَّذَا. یہ فاعل کو رفع دیتے ہیں، جیسے نِعمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ

اسمائے عامله: اسمائے عاملہ کل 22 ہیں، پھر ان کی تین قسمیں ہیں (١) اسمائے شرطیہ جازمہ (٢) اسمائے کنایات (٣) اسمائے افعال

(١) اسمائے شرطیہ جازمہ اوران کا عمل: اسمائے شرطیہ جازمہ نو (٩) ہیں۔ مَنْ، مَا، مَهْمَا، اَیٌّ، حَیْثُمَا، اِذْمَا، مَتٰی، اَیْنَمَا، اَنّٰی۔ یہ دو فعلوں پر داخل ہو کر دونوں کو جزم دیتے ہیں، اول فعل کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ جیسے مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ

(٢) اسمائے کنایات اوران کا عمل: اسمائے کنایات چار (٤) ہیں (١) اسم عدد، یعنی اَحَدَ عَشَرَ سے لے کر تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ تک (٢) کَمْ استفہامیہ (٣) کَاَیِّنْ (٤) کَذَا.. یہ اسماء اسم نکرہ پر داخل ہو کر تمیز کی بناء پر نصب دیتے ہیں، جیسے کَمْ ضَیْفًا عِنْدَکَ

(٣) اسمائے افعال اوران کا عمل: اسمائے افعال نو (٩) ہیں، دُوْنَکَ، بَلْهَ، عَلَیْکَ، حَیَّهَلْ، هَا، رُوَیْدَ، هَیْهَاتَ، شَتَّانَ، سَرْعَانَ

پھران کی دوقسمیں ہیں (۱) اسمائے افعال بمعنی امرِ حاضر (۲) اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی

اسمائے افعال بمعنی امر حاضر چھ ہیں، دُوْنَکَ، بَلْہَ. عَلَیْکَ، حَیَّھَلْ، ھَا، رُوَیْدَ... یہ فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتے ہیں اوران کا فاعل ہمیشہ ضمیر مستتر ہوا کرتا ہے، جیسے بَلْهَ زَیْدًا

اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی تین ہیں۔ ھَیْھَاتَ، شَتَّانَ، سَرْعَانَ ... یہ فاعل کو رفع دیتے ہیں، جیسے ھَیْھَاتَ زَیْدٌ

☆☆☆☆☆☆☆

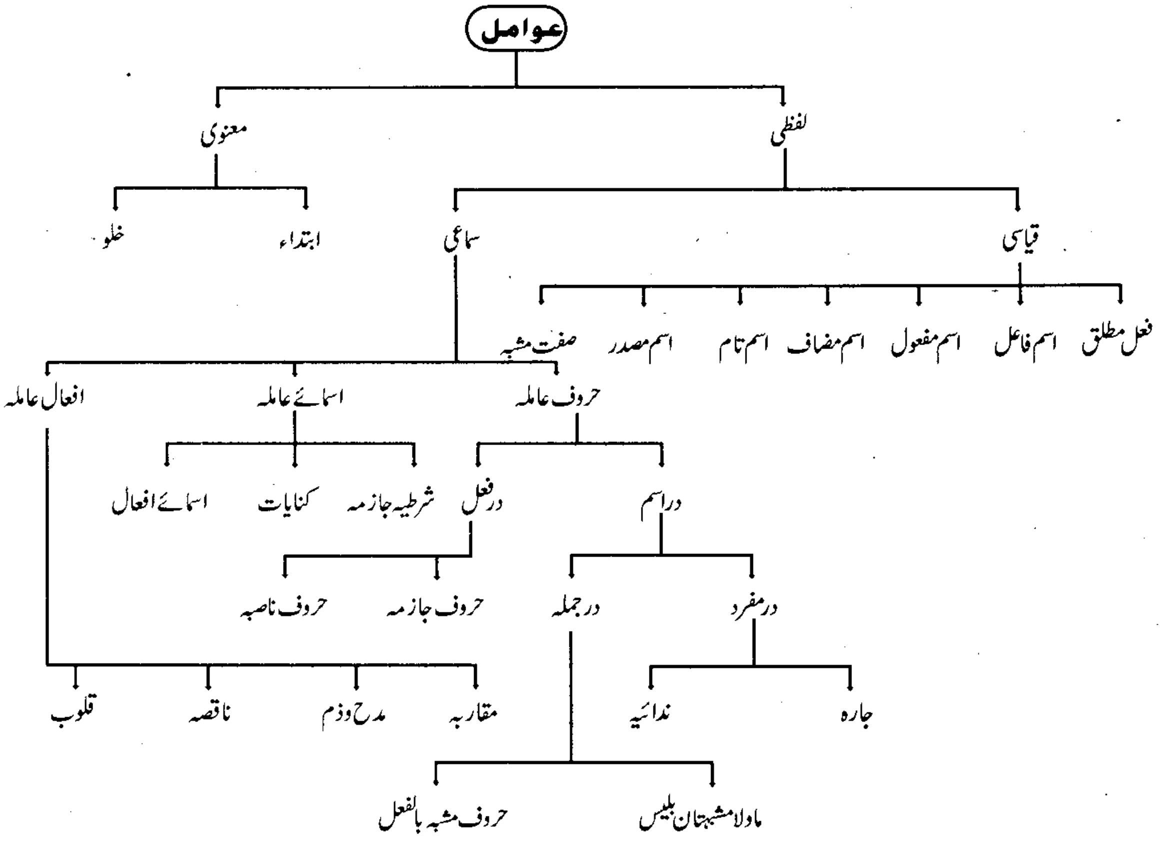

☆☆☆☆☆☆☆

معمولات کی بحث کا مختصر خلاصہ:

معمولات ''معمول'' کی جمع ہے۔ معمول کا لغوی معنی ہے ''جس میں عمل کیا گیا ہو'' اور اصطلاحی تعریف یہ ہے۔ ''اَلْمَعْمُوْلُ مَا یَتَغَیَّرُ اٰخِرُہٗ بِرَفْعٍ اَوْ نَصْبٍ اَوْجَرٍّ اَوْخَفْضٍ بِتَاْثِیرِ العَامِلِ فِیْہِ'' یعنی معمول وہ اسم ہے جس کا آخر عامل کی وجہ سے رفع، نصب، جر یا جزم کے ساتھ بدل جائے۔

معمولات کی تعداد: معمولات کل 22 ہیں۔ پھر ان کی تین قسمیں ہیں (۱) مرفوعات (۲) منصوبات (۳) مجرورات

مرفوعات: مرفوعات کل آٹھ (۸) ہیں۔ (۱) فاعل (۲) نائب فاعل (۳) مبتدأ (٤) خبر (۵) افعال ناقصہ کا اسم (٦) ماولامشبہتان بلیس کا اسم (۷) حروف مشبہ بالفعل کی خبر (۸) لائے نفی جنس کی خبر

منصوبات: منصوبات کل بارہ (۱۲) ہیں۔ (۱) مفعول بہ (۲) مفعول فیہ (۳) مفعول لہٗ (٤) مفعول معہٗ (۵) مفعول مطلق (٦) حال (۷) تمییز (۸) مستثنیٰ (۹) حروف مشبہ بالفعل کا اسم (۱۰) لائے نفی جنس کا اسم (۱۱) افعال ناقصہ کی خبر (۱۲) ماولامشبہتان بلیس کی خبر

مجرورات: مجرورات دو (۲) ہیں (۱) مجرور بمضاف، یعنی مضاف الیہ (۲) مجرور بحرفِ جر

☆☆☆☆☆☆☆

نقشہ معمولات

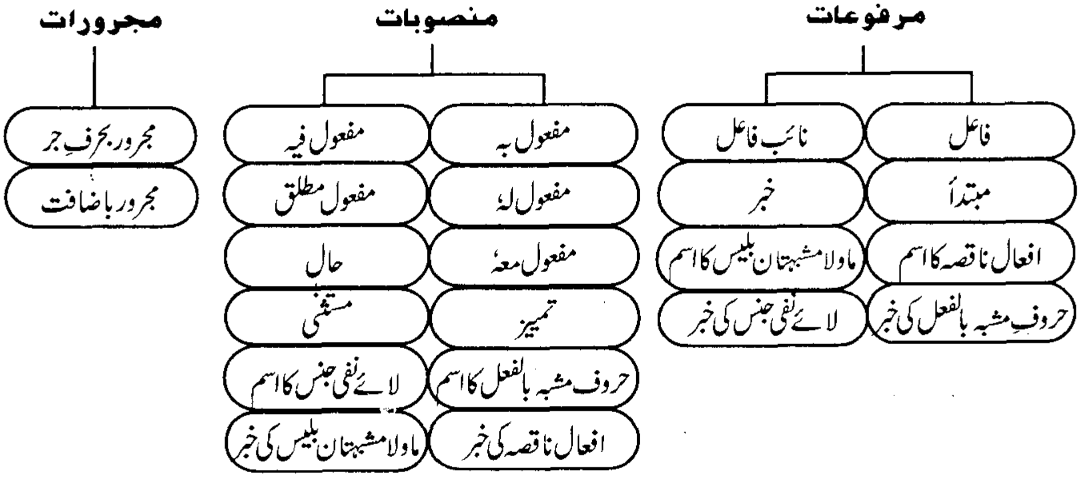

باب اول در حروف عاملہ ودرودو فصل است

فصل اول درحروفِ عاملہ دراسم، وآن پنج قسم ست، قسم اول حروفِ جروآن ہفدہ است باومِنْ واِلٰی وحَتّٰی وفِیْ ولام ورُبَّ وواوِقسم وتائے قسم وعَنْ وعلٰی وکافِ تشبیہ ومُذْ ومُنْذُ وحَاشَا وخَلَا وعَدَا، این حروف دراسم روندوآخرش راجرکنند، چوں اَلْمَالُ لِزَیْدٍ،

ترجمہ: پہلا باب حروفِ عاملہ (کے بیان) میں، اوراس میں دوفصل ہیں، پہلی فصل اسم میں عمل کرنے والے حروف (کے بیان) میں اور وہ پانچ قسمیں ہیں۔ پہلی قسم حروفِ جارہ، اور وہ سترہ ہیں (۱) بـا (۲) مِنْ (۳) اِلٰی (۴) حَتّٰی (۵) فِیْ (۶) لام (۷) رُبَّ (۸) واؤِقسم (۹) تائے قسم (۱۰) عَنْ (۱۱) عَلٰی (۱۲) کافِ تشبیہ (۱۳) مُذْ (۱۴) مُنْذُ (۱۵) حَاشَا (۱۶) خَلَا (۱۷) عَدَا، یہ حروف اسم پرداخل ہوتے ہیں اوراس کے آخر کو جر دیتے ہیں، جیسے اَلْمَالُ لِزَیْدٍ،

تشریح: باب اول میں مصنفؒ حروفِ عاملہ کو بیان کررہے ہیں، اس باب میں مصنفؒ دوفصلوں کو ذکر کرتے ہیں۔ پہلی فصل میں ان حروف عاملہ کو بیان کرتے ہیں جواسم میں عمل کرتے ہیں۔ اوردوسری فصل میں ان حروف عاملہ کو بیان کرتے ہیں جوفعل مضارع میں عمل کرتے ہیں۔

فصل اوّل:

اس فصل میں ان حروف عاملہ کا بیان ہوگا جواسم میں عمل کرتے ہیں۔ جوحروف عاملہ اسم میں عمل کرتے ہیں ان کی پانچ قسمیں ہیں (۱) حروفِ جارہ (۲) حروفِ مشبہ بالفعل (۳) ماولامشبہتان بلیس (٤) لائے نفی جنس (۵) حروفِ نداء

قسم اوّل حروف جر:

پہلی قسم حروف جارہ ہیں۔ جارہ ''جر'' سے مشتق ہے، جر کا لغوی معنی ہے ''کھینچنا'' اصطلاح میں حروف جارہ ان حروف کو کہتے ہیں جوفعل یاشبہ فعل کے معنی کو کھینچ کراپنے مدخول تک پہنچاتے ہیں۔

حروف جارہ کی تعداد: حروف جارہ سترہ (۱۷) ہیں۔ جن کو شاعر نے اپنے شعر میں بیان کیا ہے۔ شعر:

بـا، وتـا، وکـاف، ولام، وواؤ، مُـنْذُ، مُذْ، خَلا
رُبَّ، حـاشـا، مِنْ، عَدَا، فِیْ، عَنْ، عَلٰی، حَتّٰی، اِلٰی

حروف جارہ کاعمل: حروف جارہ اسم پرداخل ہوکراس کے آخر کو جر دیتے ہیں۔ جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ

فائدہ: ① حروف جارہ جس فعل یا شبہ فعل کا معنی کھینچ کر اپنے مدخول تک پہنچا دیتے ہیں اس فعل یا شبہ فعل کو مُتعلَّق اور جار مجرور کو مُتعلِّق کہتے ہیں۔

فائدہ: ② مُتعلَّق چار چیزوں میں سے کوئی ایک ہوتا ہے (۱) فعل (۲) شبہ فعل (۳) معنیٰ فعل (٤) مأوّل بشبہ فعل، یعنی وہ اسم جامد جو شبہ فعل کی تأویل میں ہو۔

(۱) **فعل کی مثال:** جیسے مَرَرْتُ بِزَیْدٍ (۲) **شبہ فعل کی مثال:** جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ فِی الدَّارِ (۳) **معنیٰ فعل کی مثال:** جیسے مَالِزَیْدٍ، اس مثال میں لِزَیْدٍ کا تعلق یَصْنَعُ کے معنی کے ساتھ ہے جو یہاں مفہوم ہو رہا ہے اور جس پر مَا استفہامیہ دلالت کر رہا ہے (٤) **مأول بشبہ فعل کی مثال:** جیسے هُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ یہاں جار مجرور کا مُتعلَّق اِلٰهٌ ہے جو کہ اسم جامد ہے لیکن شبہ فعل مَعْبُوْدٌ کی تأویل میں ہے۔

فائدہ: ③ شبہ فعل آٹھ (۸) چیزیں ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

(۱) اسم مصدر: جیسے مُرُوْرِیْ بِزَیْدٍ حَسَنٌ لِّیْ میں مُرُوْر (۲) اسم فاعل: جیسے اَنَا مَارٌّ بِزَیْدٍ میں مَارٌّ

(۳) اسم مفعول: جیسے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ میں اَلْمَغْضُوْبِ (٤) صفت مشبہ: جیسے مُرُوْرِی بِزَیْدٍ حَسَنٌ لِّیْ میں حَسَنٌ

(۵) اسم تفضیل: جیسے زَیْدٌ اَعْلَمُ مِنْ عَمْرٍو میں اَعْلَمُ (٦) اسم منسوب: جیسے زَیْدٌ بَغْدَادِیٌّ مِّنْهُمْ میں بَغْدَادِیٌّ

(۷) اسم فعل: جیسے رُوَیْدَ زَیْدًا فی الدَّارِ میں رُوَیْدَ (۸) اسم مبالغہ: جیسے زَیْدٌ عَلَّامٌ بِالحَقِیْقَةِ میں عَلَّامٌ

فائدہ ④ ظرف کی دو قسمیں ہیں (۱) ظرف حقیقی (۲) ظرف مجازی

(۱) ظرف حقیقی: ظرف حقیقی ظرف زمان اور ظرف مکان کو کہتے ہیں۔

(۲) ظرف مجازی: ظرف مجازی "جار و مجرور" کو کہتے ہیں۔

ظرف مجازی کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ظرف لغو (۲) ظرفِ مستقر

(۱) ظرف لغو: اگر جار و مجرور کا مُتعلَّق مذکور ہو تو جار و مجرور کو ظرف لغو کہتے ہیں۔ جیسے، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ ..ترکیب: مَرَرْتُ فعل با فاعل، با جار، زَیْدٍ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرفِ لغو مُتعلِّق ہوا مَرَرْتُ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور مُتعلِّق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

ظرفِ لغو کو لغو اس لئے کہتے ہیں کہ لغو کے معنی ہیں "محروم ہونا" چونکہ یہ بھی اپنے عامل کی جگہ قرار پکڑنے سے محروم رہتا ہے، اس لئے اس کو ظرف لغو کہتے ہیں۔

(۲) ظرفِ مستقر: اگر جار و مجرور کا متعلّق مذکور نہ ہو بلکہ محذوف ہو تو جار و مجرور کو ظرفِ مستقر کہتے ہیں، جیسے اَلْمَالُ لِزَیْدٍ

ترکیب: اَلْمَالُ مرفوع لفظاً مبتدأ، لام جار، زَیْدٍ مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرفِ مستقر متعلّق ہوا ثَابِتٌ مقدر کا، ثَابِتٌ شبہ فعل، اس میں ھُوَ ضمیر مستتر مرفوع محلاً فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلّق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہے مبتدأ کے لئے، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ظرف مستقر کو مستقر اس لئے کہتے ہیں کہ مستقر ''استقرار'' سے مشتق ہے، استقرار کے معنی ہیں ''قرار پکڑنا'' چونکہ ظرف مستقر بھی عامل کی جگہ پر قرار پکڑتا ہے اس لئے اسے ظرف مستقر کہتے ہیں۔

فائدہ ⑤ اگر جار مجرور کا متعلّق محذوف ہو تو اکثر افعالِ عامہ سے نکالتے ہیں، لیکن کبھی کبھار موقع کی مناسبت سے افعالِ خاصہ سے بھی نکالتے ہیں۔ افعالِ عامہ آٹھ (۸) ہیں چار مشہور، اور چار غیر مشہور ہیں۔ جو افعالِ عامہ مشہور ہیں ان کو شاعر نے شعر میں بیان کیا ہے،

شعر افعالِ عامہ چار اند نزد اربابِ عقول — کون است، وثبوت است، ووجود است، وحصول

جو چار غیر مشہور ہیں وہ یہ ہیں۔ تَلَبُّس، لُصُوْق، لُسُوْق، لُذُوْق۔ ان سب کے معنی ہیں ''ملنا''

☆☆☆☆☆☆☆

(تمرینی سوالات)

امثلہ مذکورہ میں حروفِ جر اور ان کے عمل و تعلّق میں غور و فکر کریں۔ اور ترجمہ و ترکیب کریں۔

(۱) اَلصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ (۲) لَكُمْ دِيْنُكُمْ (۳) مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ (٤) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (۵) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ (٦) تَاللّٰهِ لَأَكِيْدَنَّ أَصْنَامَكُمْ (۷) وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُوْرُ (۸) يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ أَفْوَاجًا (۹) وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ (۱۰) عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا (۱۱) لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (۱۲) وَإِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ (۱۳) وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاَنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ (١٤) وَبِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ (۱۵) سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ

(نمونۂ حلّ سوالات)

(۱) اَلصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ ...... ترجمہ: صدقات غریب لوگوں کے لئے ہیں۔

مذکورہ جملہ میں لام حرفِ جر ہے جس نے اَلْفُقَرَآءِ کو جر دیا ہے۔

ترکیب: اَلصَّدَقَاتُ مبتدأ، لام حرفِ جر، اَلفُقَرَآءِ مجرور، جارومجرور مل کر ظرفِ مستقر متعلّق ہوا ثَابِتَۃٌ مقدر کا، ثَابِتَۃٌ شبہ فعل، هِیَ ضمیر درو مستتر فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلّق سے مل کر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) لَکُمْ دِیۡنُکُمْ...... ترجمہ: تمہارے لئے تمہارا دین ہے۔

مثالِ مذکور میں لام حرفِ جر ہے جس نے کُمْ ضمیر کو محلاً جر دیا ہے۔

ترکیب: لام حرفِ جار، کُمْ ضمیر برائے جمع مذکر مخاطب مجرور متصل مجرور محلاً مجرور ہوا، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر متعلّق ہوا ثَابِتٌ مقدر کا، ثَابِتٌ شبہ فعل، هُوَ ضمیر درو مستتر فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، دِیۡنُ مضاف، کُمْ ضمیر برائے جمع مذکر مخاطب مجرور متصل مجرور محلاً مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ مل کر مبتدأ مؤخر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوۡلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ...... ترجمہ: لوگوں میں سے بعض وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر۔

مثال مذکور میں مِنْ حرفِ جار ہے جس نے النَّاسِ کو جر دیا ہے۔ اور باء حرفِ جر ہے جس نے لفظ اللّٰہ کو جر دیا ہے۔

ترکیب: مِنْ حرفِ جار، اَلنَّاسِ مجرور، جار ومجرور مل ظرفِ مستقر متعلّق ہوا ثَابِتٌ مقدر کا، ثَابِتٌ شبہ فعل، هُوَ ضمیر درو مستتر فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، مَنْ اسمِ موصول، یَقُوۡلُ فعل، هُوَ ضمیر درو مستتر راجع بسوئے من فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر قول، اٰمَنَّا فعل با فاعل، بِاللّٰہِ جار ومجرور مل کر ظرف لغو متعلّق ہوا اٰمَنَّا کا، اٰمَنَّا فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مقولہ، قول اپنے مقولہ سے مل کر جملہ قولیہ ہوکر صلہ ہوا موصول کے لئے، موصول وصلہ مل کر مبتدأ مؤخر، مبتدأ اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

دوم حروفِ مشبہ بالفعل وآن شش است اِنَّ وَ اَنَّ وَ کَاَنَّ وَلٰکِنَّ وَلَیْتَ وَ لَعَلَّ، این حروف رااسمی باید منصوب وخبرے مرفوع چون اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ ،زیدرااسمِ اِنَّ گویندوقَائِمٌ راخبرِ اِنَّ ،بدانکہ اِنَّ وَاَنَّ حروفِ تحقیق است وکَاَنَّ حرفِ تشبیہ و لٰکِنَّ حرفِ استدراک ولَیْتَ حرفِ تمنّی ولَعَلَّ حرفِ ترجّی ،

ترجمہ: دوسری (قسم) حروفِ مشبہ بالفعل،اوروہ چھ ہیں اِنَّ ،اَنَّ ، کَاَنَّ ، لٰکِنَّ ، لَیْتَ اور لَعَلَّ،ان حروف کواسم منصوب اورخبر مرفوع چاہئے ،جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ،زید کواِنَّ کا اسم کہتے ہیں اور قَائِمٌ کواِنَّ کی خبر۔تو جان کہ اِنَّ اوراَنَّ حروفِ تحقیق ہیں، کَاَنَّ حرفِ تشبیہ، لٰکِنَّ حرفِ استدراک،لَیْتَ حرفِ تمنّی اور لَعَلَّ حرفِ ترجّی۔

تشریح: حروف عاملہ کی دوسری قسم حروفِ مشبہ بالفعل ہے۔

حروف مشبہ بالفعل کی تعداد: حروفِ مشبہ بالفعل چھ (٦) ہیں، جن کو شاعر نے شعر میں بیان کیا ہے۔

شعر ؎ اِنَّ بااَنَّ کَاَنَّ لَیتَ لٰکِنَّ لَعَلَّ ناصب اسمند ورافع درخبر ضد ماولا

حروف مشبہ بالفعل کا عمل: حروف مشبہ بالفعل مبتدأ وخبر پر داخل ہوکر مبتدأ کونصب اور خبر کورفع دیتے ہیں، ترکیب کرتے وقت مبتدأ کو ان کا اسم اور خبرکوان کی خبر کہتے ہیں۔جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ ۔ ترکیب:اِنَّ حرف ازحروف مشبہ بالفعل،زَیْدًا منصوب لفظًا اس کا اسم، قَائِمٌ مرفوع لفظًا اس کی خبر،اِنَّ اپنے اسم اوراپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

حروفِ مشبہ بالفعل کے معانی: اِنَّ اوراَنَّ تحقیق کیلئے آتے ہیں،یعنی یہ بتلاتے ہیں کہ ہمارے اسم کے لئے ہماری خبر یقینًا ثابت ہے، جیسے اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ (بے شک زید کھڑا ہے)۔۔ **کَاَنَّ** تشبیہ کے لئے آتا ہے،یعنی بتلاتا ہے کہ میرا اسم میری خبر کے ساتھ مشابہ ہے، جیسے کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ (گویا زید شیر ہے)۔۔ **لٰکِنَّ** استدراک کے لئے آتا ہے،یعنی پہلے کلام میں پیدا ہونے والے وہم کو دور کردیتا ہے، جیسے جآءَ زَیدٌ لٰکِنَّ عَمرًا لَمْ یَجِئْ (زید آگیا لیکن عمرو نہیں آیا)۔۔ **لَیْتَ** تمنّی کیلئے آتا ہے،یعنی اپنے اسم کے لئے اپنی خبر کے حصول کی خواہش کرتا ہے، جیسے لَیتَ الشَّبابَ یَعُودُ (کاش کہ جوانی لوٹ آتی)۔۔ **لَعَلَّ** ترجی کیلئے آتا ہے،یعنی اپنے اسم کیلئے اپنی خبر کے حصول کی امید کرتا ہے، جیسے لَعَلَّ عَمرًا غَائِبٌ (شاید عمرو غائب ہو)

حروف مشبہ بالفعل کی وجہ تسمیہ: ان حروف کوحروف مشبہ بالفعل اس لئے کہتے ہیں کہ مشبہ بالفعل کے معنی ہیں ''وہ حروف جوفعل کے ساتھ مشابہ ہوں'' یہ حروف بھی فعل کے ساتھ لفظی، معنوی اور عملی مشابہت رکھتے ہیں۔

لفظی مشابہت یہ ہے کہ جس طرح فعل ماضی مبنی برفتحہ ہوتا ہے اسی طرح یہ حروف بھی مبنی برفتحہ ہوتے ہیں۔اور جیسے فعل ثلاثی ورباعی ہوتا ہے اسی طرح یہ حروف بھی بعض ثلاثی اور بعض رباعی ہیں، اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ لَیتَ، لٰکِنَّ ثلاثی ہیں اور لَعَلَّ جو اصل میں لَعَلَلَ تھا یہ دَحْرَجَ کی طرح رباعی ہے۔

معنوی مشابہت یہ ہے کہ یہ حروف فعل کے معنی میں ہیں، مثلاً اِنَّ اور اَنَّ حَقَّقْتُ کے معنی میں ہیں، کَاَنَّ شَبَّهْتُ کے معنی میں ہے، لٰکِنَّ اِسْتَدرَکْتُ کے معنی میں ہے، لَیتَ تَمَنَّیتُ کے معنی میں ہے، اور لَعَلَّ تَرَجَّیتُ کے معنی میں ہے۔

عملی مشابہت یہ ہے کہ جس طرح فعل متعدی فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے اسی طرح یہ حروف بھی ایک اسم کو نصب دوسرے کو رفع دیتے ہیں۔

فائدہ: حروف مشبہ بالفعل کے بعد اگر ما آجائے تو پھر یہ حروف ملغٰی عن العمل ہوتے ہیں، یعنی عمل نہیں کرتے ہیں، اور ایسے ما کو ما کافہ کہتے ہیں۔کافہ کے معنی ہیں "روکنے والا" چونکہ یہ ما بھی ان حروف کے عمل کو روک لیتا ہے اس لئے اس کو ما کافہ کہتے ہیں، جیسے اِنَّمَا زَیْدٌ قَائِمٌ۔لیکن اگر لَیتَ کے بعد ما آجائے تو اِعمال (عمل دینا) اور اِہمال (عمل نہ دینا) دونوں صورتیں جائز ہیں جیسے لَیتَمَا الشَّبَابَ یَعُوْدُ اور لَیتَمَا الشَّبَابُ یَعُوْدُ دونوں جائز ہیں۔

اِنَّ اور اَنَّ میں فرق:

اِنَّ اور اَنَّ کی پہچان کا قاعدہ یہ ہے کہ جہاں مفرد کی جگہ ہو وہاں اَنَّ ہوگا، کیونکہ اَنَّ جملہ کو مفرد کی تاویل میں کرتا ہے، اور جس جگہ جملہ ضروری ہو وہاں اِنَّ ہوگا، اور جس جگہ مفرد و جملہ دونوں جائز ہوں وہاں اِنَّ اور اَنَّ دونوں درست ہوں گے۔تفصیل اس کی یہ ہے کہ بارہ (12) مقامات میں اِنَّ اور بارہ (12) مقامات میں اَنَّ پڑھا جاتا ہے۔

مواضع اِنَّ (مکسورہ):

(۱) قول کے بعد، جیسے قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْکَ (۲) حرف تنبیہ کے بعد، جیسے اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ (۳) حَیْثُ کے بعد، جیسے اِجْلِسْ حَیْثُ اِنَّ زَیْدًا جَالِسٌ (٤) اِذْ کے بعد، جیسے جِئْتُکَ اِذْ اِنَّ زَیْدًا اَمِیْرٌ (۵) کلام کے شروع میں، جیسے اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ (٦) صفت کے شروع میں، جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ اِنَّہٗ فَاضِلٌ (۷) قسم کے بعد، جیسے وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ (۸) امر کے بعد، جیسے اَکْرِمْ زَیْدًا اِنَّہٗ فَاضِلٌ (۹) نہی کے بعد، جیسے لَا تَضْرِبْ زَیْدًا اِنَّہٗ عَالِمٌ (۱۰) نداء کے بعد، جیسے یَا بُنَیَّ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی

(۱۱) جب اس کی خبر پر لام داخل ہو، جیسے وَاللّٰہُ یَعلمُ اِنَّکَ لَرَسُولُہٗ (۱۲) موصول کے بعد، جیسے وَاٰتیناہُ مِن الکُنُوزِ مَا اِنَّ مَفاتِحَہٗ لَتنُوْءُ بِالْعُصْبَۃِ

مواضع اَنَّ (مفتوحہ):

(۱) جب فاعل واقع ہو، جیسے بَلغَنِیْ اَنَّ زَیْدًا قائِمٌ (۲) جب مفعول واقع ہو، جیسے سَمِعْتُ اَنَّ زَیْدًا فَاضِلٌ (۳) جب مبتدا واقع ہو، جیسے عِنْدِیْ اَنَّکَ قَائِمٌ (٤) جب خبر واقع ہو، جیسے اِعْتِقَادِیْ اَنَّہٗ فَاضِلٌ (۵) جب نائب فاعل واقع ہو، جیسے اُخْبِرَنِیْ اَنَّکَ قَائِمٌ (٦) جب مضاف الیہ واقع ہو، جیسے فَعَلْتُ ھٰذَا کَرَاھَۃَ اَنَّکَ قائِمٌ (۷) باب عَلِمَ کے بعد، جیسے وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْئٍ (۸) باب ظَنَّ کے بعد، جیسے ظَنَنْتُ اَنَّہٗ فَاضِلٌ (۹) لَو کے بعد، جیسے لَوْ اَنَّھُمْ اٰمَنُوْا (۱۰) لَولا کے بعد، جیسے لَوْلا اَنَّکَ مُنطَلِقٌ اِنطَلَقتُ (۱۱) اِلَّا کے بعد جیسے زَیْدٌ غَنِیٌّ اِلَّا اَنَّہٗ شَقِیٌّ (۱۲) حرف جر کے بعد جیسے عَجِبْتُ مِنْ اَنَّکَ قَائِمٌ

☆☆☆☆☆☆☆

(تمرینی سوالات)

درج ذیل مثالوں میں حروف مشبہ بالفعل کا عمل بتائیں، اور ہر مثال کی ترکیب و ترجمہ کریں۔

(۱) اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ (۲) اِنَّھُم قَاعِدُوْنَ (۳) اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (٤) اِنَّ اللّٰہَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ (۵) لَعَلَّ اللّٰہَ یَرْزُقُنِیْ صَلاحًا (٦) لَعَلَّ الْمَرِیْضَ ھَالِکٌ (۷) کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ (۸) وَاَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (۹) ولٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ (۱۰) یَالَیْتَنِیْ کُنْتُ تُرَابًا (۱۱) کَاَنَّ فِیْ اُذُنَیْہِ وَقْرًا (۱۲) اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْئٌ عَظِیْمٌ (۱۳) ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْحَقُّ (١٤) وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ ولٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی (۱۵) فَلَمْ تَقْتُلُوْھُمْ ولٰکِنَّ اللّٰہَ قَتَلَھُمْ

(نمونۂ حلّ سوالات)

(۱) اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الفَحْشَآءِ والْمُنْکَرِ...... ترجمہ: بیشک نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔

مذکورہ جملہ میں اِنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل ہے، جس نے الصَّلٰوۃ کو بنا بر اسمیت نصب اور تَنْھٰی کو بنا بر خبریت محلاً رفع دیا ہے۔

ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل، الصَّلٰوۃَ منصوب لفظاً اِنَّ کا اسم، تَنھٰی فعل، ھِی ضمیر در و مستتر راجع بسوئے الصَّلٰوۃ فاعل، عَنْ حرف

جار، الـفَحْشآءِ معطوف علیہ، واؤ حرفِ عطف، الـمُنْکَرِ معطوف، معطوف علیہ ومعطوف مل کر مجرور، جار ومجرور مل کر ظرفِ لغو متعلّق ہوا تَنْھٰی فعل کا، فعل اپنے فاعل اور متعلّق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مرفوع محلاً اِنَّ کی خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) اِنَّھُمْ قَاعِدُوْنَ...... **ترجمہ:** بیشک وہ بیٹھنے والے ہیں۔

مثالِ مذکور میں اِنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل ہے جس نے ھُمْ ضمیر کو بنا بر اسمیت محلاً نصب اور قَاعِدُونَ کو بنا بر خبریت لفظاً رفع دیا ہے۔

ترکیب: اِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل، ھُمْ ضمیر اس کا اسم، قَاعِدُونَ شبہ فعل، ھُمْ ضمیر در رو مستتر فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر اِنَّ کی خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ...... **ترجمہ:** بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

مذکورہ جملہ میں اِنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل ہے جس نے لفظ اللّٰہ کو بنا بر اسمیت نصب اور سَمِیْعٌ وعَلِیْمٌ کو بنا بر خبریت رفع دیا ہے۔

ترکیب: اِنَّ حرفِ مشبہ بالفعل، لفظ اللّٰہ اس کا اسم، سَمِیْعٌ شبہ فعل، ھُوَ ضمیر در رو مستتر فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر اوّل، عَلِیْمٌ شبہ فعل، ھُوَ ضمیر در رو مستتر فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ثانی، اِنَّ اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سوم مَاولَا الْمُشَبَّهَتَانِ بِلَيْسَ وآن عملِ لَيْسَ میکنند چنانکہ گوئی مَازَيْدٌ قَائِمًا زید اسمِ مَاست وقَائِمًا خبرِ او۔

ترجمہ: تیسری (قسم) مَا اور لَا، جو لَیْسَ کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں، اور وہ لَیْسَ کا عمل کرتے ہیں، جیسا کہ تُو کہے ''مَازَيْدٌ قَائِمًا'' زید مَا کا اسم ہے اور قَائِمًا اس کی خبر۔

تشریح: حروف عاملہ در اسم کی تیسری قسم ماولامشبہتان بلیس ہے۔ یہ مبتدأ و خبر پر داخل ہوکر مبتدأ کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ ترکیب کرتے وقت مبتدأ کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں۔

ماولامشبہتان بلیس کی وجہ تسمیہ: ماولامشبہتان بلیس کے معنی ہیں ''وہ ماولا جو لَیْسَ کے ساتھ مشابہ ہیں'' چونکہ یہ لَیْسَ کے ساتھ معنوی اور عملی مشابہت رکھتے ہیں، اس لئے انہیں مشبھتان بِلَیس کہتے ہیں۔

معنوی مشابہت یہ ہے کہ جس طرح لَیْسَ نفی کے لئے آتا ہے اسی طرح ما و لا بھی نفی کیلئے آتے ہیں۔

اور عملی مشابہت یہ ہے کہ جس طرح لَیْسَ مبتدأ اور خبر پر داخل ہوکر مبتدأ کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے اسی طرح یہ دونوں بھی مبتدأ کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں،

ما اور لا میں فرق: ما اور لا میں مشہور فرق یہ ہے کہ ما معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے اور لا صرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے۔

فائدہ: (۱) ما اور لا کا عمل تین صورتوں میں باطل ہوجاتا ہے۔

☆ جب ما کے بعد اِنْ زائدہ آجائے۔ جیسے مَا اِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ

☆ جب ان کے اسم اور خبر کے درمیان اِلَّا آجائے۔ جیسے مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ

☆ جب ان کی خبر ان کے اسم پر مقدم ہوجائے۔ جیسے مَا قَائِمٌ زَيْدٌ

فائدہ: (۲) ما اور لا کے علاوہ ایک تیسرا حرف ہے جو لَیس کے ساتھ مشابہ ہے وہ ہے لاتَ، یہ ہمیشہ مبنی بر فتحہ ہوتا ہے، اس کا اسم اور خبر دونوں ظرف ہوتے ہیں، اور ان میں سے ایک کا حذف کرنا واجب ہے مگر اکثر اسم محذوف ہوتا ہے۔ جیسے قرآن مجید میں آتا ہے ''وَلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ'' یہ اصل میں ''وَلَاتَ الحِيْنُ حِيْنَ مَنَاصٍ'' تھا پھر اسم کو حذف کردیا تو وَلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ہوگیا۔

چهارم لائ نفی جنس؛اسمِ این لا اکثر مضاف باشد منصوب وخبرش مرفوع چون لَاغُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ ،واگرنکرہٴ مفرد باشدمبنی باشد برفتحہ چون لَارَجُلَ فِي الدَّارِ ،واگربعدِاومعرفہ باشدتکرارِلَا بامعرفہٴ دیگرلازم باشد،ولَاملغٰی باشدیعنی عمل نکند وآن معرفہٴ مرفوع باشد بابتداچون لَازَيْدٌ عِنْدِيْ وَلَا عَمْرٌو ،واگربعدِآں لا نکرہ مفرد باشدمکرر بانکرہٴ دیگردرو پنج وجہ روا ست چون لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ،وَ لَاحَوْلٌ وَّلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ، وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةٌاِلَّا بِاللّٰهِ،وَ لَاحَوْلٌ وَّلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ،وَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةًاِلَّا بِاللّٰهِ،

ترجمہ: چوتھی(قسم)لائے نفی جنس،اس لا کا اسم اکثر مضاف،منصوب ہوتا ہے اوراس کی خبرمرفوع،جیسے لَاغُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ ،اوراگر(لا کا اسم)نکرہ مفرد ہوتوفتحہ پرمبنی ہوتا ہے جیسے لَارَجُلَ فِي الدَّارِ،اوراگراس کے بعدمعرفہ ہوتولا کودوسرے معرفہ کے ساتھ مکرر لانا لازم ہوگا اورلاملغٰی ہوگا یعنی عمل نہیں کرے گا اوروہ(اسم)معرفہ مرفوع ہوگا ابتدا کی وجہ سے جیسے لَازَيْدٌ عِنْدِيْ وَلَا عَمْرٌو ،اوراگراس لا کے بعدنکرہٴ مفرد ہو،اوردوسرے نکرہ کے ساتھ مکرر ہوتواس میں پانچ صورتیں جائز ہیں،جیسے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ،وَ لَاحَوْلٌ وَّلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ،وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةٌاِلَّا بِاللّٰهِ،وَ لَاحَوْلٌ وَّلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ،وَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةًاِلَّا بِاللّٰهِ،

تشریح: حروف عاملہ دراسم کی چوتھی قسم''لائے نفی جنس''ہے۔لائے نفی جنس اس لائے نفی کوکہا جاتا ہے جواپنی خبرکی نفی اس جنس سے کرے جوجنس اس کا اسم ہو،جیسے''لَارَجُلَ فِي الدَّارِ''اس مثال میں تمام مردوں سے گھرمیں موجود ہونے کی نفی کی گئی ہے۔

لائے نفی جنس کا عمل: یہ مبتدا اورخبرپرداخل ہوکرمبتدا کواکثرنصب دیتا ہے کیونکہ اس کا اسم اکثرمضاف ہوکرمنصوب ہوتا ہے،اورخبرکورفع دیتا ہے

لائے نفی جنس کے اسم کی مختلف صورتیں: لائے نفی جنس کے اسم کی چار(٤)صورتیں ہیں جودرج ذیل ہیں۔

(1) پہلی صورت: اگرلائے نفی جنس کا اسم مضاف یاشبہ مضاف ہوتووہ منصوب ہوتا ہے۔

مضاف کی مثال: جیسے لَاغُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ... ترکیب:لائے نفی جنس، غُلَامَ مضاف، رَجُلٍ مضاف الیہ،مضاف ومضاف الیہ مل کراسم، ظَرِيْفٌ خبراول، فِي جار،الدَّارِ مجرور، جارومجرورمل کرظرفِ مستقرمتعلق ہوا ثَابِتٌ مقدرکا، ثَابِتٌ شبہ فعل اپنے فاعل اورمتعلق سے مل کرخبرثانی، لا اپنے اسم اوردونوں خبروں سے مل کرجملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

شبہ مضاف کی مثال: جیسے لَاعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا فِي الْكِيْسِ...ترکیب:لائے نفی جنس، عِشْرِيْنَ ممیز،دِرْهَمًا تمیز،ممیزاپنی تمیزسے مل کر اسم ہے لا کا، فِي حرف جار،الْكِيْسِ مجرور،جارومجرورمل کرظرفِ مستقرمتعلق ہوا ثَابِتٌ مقدرکا،ثَابِتٌ شبہ فعل اپنے فاعل اورمتعلق سے

مل کر خبر ہے لا کی، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ: شبہ مضاف وہ ہے جس کا معنی دوسرے کلمے کے ملائے بغیر تام نہیں ہوتا۔

(2) دوسری صورت: اگر لائے نفی جنس کا اسم مفرد نکرہ ہو یعنی مضاف، شبہ مضاف اور معرفہ نہ ہو تو اس کا اسم مبنی برفتحہ ہوتا ہے۔ جیسے لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ..... ترکیب: لائے نفی جنس، رَجُلَ مبنی برفتحہ اس کا اسم، فِی جار، الدَّار مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقر متعلّق ہوا ثَابِتٌ مقدر کا، ثَابِتٌ شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہے لا کی، لا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(3) تیسری صورت: اگر لائے نفی جنس کا اسم معرفہ ہو تو پھر لا کو دوسرے معرفہ کے ساتھ مکرر لانا ضروری ہے۔ اس وقت لا ملغا عن العمل ہوگا، یعنی عمل نہیں کرے گا۔ اور معرفہ مبتدأ ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا۔ جیسے، لَا زَیْدٌ عِنْدِیْ وَلَا عَمْرٌو..... ترکیب: لا ملغا عن العمل، زَیْدٌ معطوف علیہ، واؤ حرفِ عطف، لا ملغا عن العمل، عَمْرٌو معطوف، معطوف علیہ و معطوف مل کر مبتدأ، عِندَ مضاف، یاء ضمیر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ مَوْجُودَانِ مقدر کا، مَوْجُودَانِ شبہ فعل، هُمَا ضمیر در و مستتر فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(4) چوتھی صورت: اگر لائے نفی جنس کا اسم مفرد نکرہ ہو اور لا دوسرے اسم کے ساتھ مکرر ہو تو اس کے اسم میں پانچ وجوہ جائز ہیں۔

(۱) دونوں اسموں کو مبنی برفتحہ پڑھا جائے۔ جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

(۲) دونوں اسموں کو مرفوع پڑھا جائے۔ جیسے لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ

(۳) پہلے اسم کو مبنی برفتحہ اور دوسرے کو مرفوع پڑھا جائے۔ جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا بِاللّٰهِ

(٤) پہلے اسم کو مرفوع اور دوسرے کو مبنی برفتحہ پڑھا جائے۔ جیسے لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

(۵) پہلے اسم کو مبنی برفتحہ اور دوسرے کو منصوب پڑھا جائے۔ جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةً اِلَّا بِاللّٰهِ

فائدہ: لائے نفی جنس کے عمل کے لئے تین (۳) شرطیں ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

(۱) لا کا اسم نکرہ ہو، اگر معرفہ ہو تو لا ملغا عن العمل ہوگا۔ جیسے لَا غُلَامُ زَیْدٍ فِی الدَّارِ

(۲) لا کا اسم خبر پر مقدم ہو، اگر خبر اسم پر مقدم ہو تو لا ملغا عن العمل ہو کر مکرر ہوگا۔ جیسے لَا فِی الدَّارِ رَجُلٌ وَلَا عَمْرٌو

(۳) لا پر حروف جارہ میں سے کوئی حرف داخل نہ ہو، اگر داخل ہو تو لا ملغا عن العمل ہوگا۔ جیسے جِئْتُ بِلَا زَادٍ

(تمرینی سوالات)

ذیل کی مثالوں میں ماولا المشبہتان بلیس اور لائے نفی جنس کا عمل بتا کر یہ بتائیں کہ کس مثال میں کون سی قسم ہے۔ نیز ترجمہ وترکیب کریں۔

(١) مَا أَنتَ بِمُؤمِنٍ (٢) لا حُرمَةَ لِلفَاسِقِ (٣) لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ (٤) لَا إِيمَانَ لِمَن لَّا مُرُوَّةَ لَهُ (٥) لَا إِكرَاهَ فِي الدِّينِ (٦) مَاهُنَّ أُمَّهَاتِهِم (٧) مَاهٰذَا قَولُ البَشَرِ (٨) لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ (٩) وَمَا هُم بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ (١٠) لَا رَجُلٌ أَعلَمُ مِنكَ (١١) وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعمَلُونَ (١٢) لَا فِيهَا غَولٌ وَّلَا هُم عَنهَا يُنزَفُونَ (١٣) لَا عَقلَ لِلكَافِرِ (١٤) لَا خَوفٌ عَلَيهِم وَلَا هُم يَحزَنُونَ (١٥) يَومُ القِيَامَةِ يَومٌ لَّا بَيعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ

(نمونۂ حلّ سوالات)

(١) مَا أَنتَ بِمُؤمِنٍ...... ترجمہ: تو ایمان والا نہیں ہے۔

مثال مذکور میں ما مشبہ بلیس ہے جس نے أَنتَ کو بنابر اسمیت محلًا رفع اور مُؤمِنٍ کو بنابر خبریت معنًا نصب دیا ہوا ہے۔

ترکیب: مَا مشابہ بلیس، اَنت ضمیر مرفوع منفصل اس کا اسم، باء حرفِ جار زائد، مُؤمِنٍ مجرور لفظًا منصوب معنًا ما کی خبر، ما اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(٢) لَا حُرمَةَ لِلفَاسِقِ...... ترجمہ: فاسق کا کوئی احترام نہیں ہے۔

مثال مذکور میں لائے نفی جنس ہے جس نے حُرمَةَ کو بنابر اسمیت مبنی برفتحہ کیا، اور الفَاسِق کو بنابر خبریت معنًا رفع دیا ہے۔

ترکیب: لائے نفی جنس، حُرمَةَ اس کا اسم، لِلفَاسِقِ جار ومجرور مل کر ظرفِ مستقر متعلق ہوا ثَابِتٌ مقدر کا، ثَابِتٌ شبہ فعل هُوَ ضمیر در ومستتر اس کا فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر لاء کی خبر، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(٣) لَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ ...... ترجمہ: گھر میں ایک آدمی نہیں ہے۔

مذکورہ مثال میں لامشبہ بلیس ہے جس نے رَجُلٌ کو بنابر اسمیت رفع اور مابعد کو بنابر خبریت نصب دیا ہوا ہے۔

ترکیب: لامشبہ بلیس، رَجُلٌ اس کا اسم، فِي الدَّارِ جار مجرور ملکر ظرف مستقر متعلق ہوا ثَابِتٌ مقدر کا، ثَابِتٌ شبہ فعل هُوَ ضمیر در ومستتر اس کا فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر لا کی خبر، لا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

پنجم حروفِ ندا، وآں پنج ست یَا و اَیَا و هَیَا و اَیْ و ہمزۂ مفتوحہ، واین حروف منادائ مضاف رانصب کنند چون یَاعَبْدَاللّٰہِ ومشابہ مضاف راچون یَاطَالِعًاجَبَلًا ونکرۂ غیرمعین راچنانکہ اعمیٰ گویدیَارَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ، ومنادائ مفردمعرفہ مبنی باشد برعلامت رفع چون یَازَیْدُ ویَازَیْدَان ویَامُسْلِمُوْنَ ویَامُوْسٰی ویَا قَاضِیْ بدانکہ اَیْ وہمزہ برائ نزدیک ست واَیَاو هَیَابرائ دُورو یَاعام ست۔

ترجمہ: پانچویں (قسم) حروفِ ندا، اوروہ پانچ ہیں یَا، اَیَا، هَیَا، اَیْ اور ہمزہ مفتوحہ، اور یہ حروف منادیٰ مضاف کومنصوب کرتے ہیں جیسے یَاعَبْدَاللّٰہ، اور شابہ مضاف کوجیسے یَاطَالِعًاجَبلاً، اور نکرہ غیرمعین کوجیسے اندھاکہے یَارَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ، اور منادیٰ مفردمعرفہ مبنی ہوتا ہےعلامت رفع پر، جیسے یَازَیْدُ ویَازَیْدَانِ ویَامُسْلِمُوْنَ ویَامُوْسٰی ویَا قَاصِیْ، توجان کہ اَیْ اور ہمزہ نزدیک کے لئے ہیں، اَیَا اور هَیَا دُورکے لئے ہیں اوریَاعام ہے۔

تشریح: حروف عاملہ کی پانچویں قسم حروف نداء ہے۔نداء کالغوی معنی ہے''پکارنا''اوراصطلاح میں حروف نداءان حروف کوکہتے ہیں جن کے ذریعےکسی کواپنی طرف متوجہ کیاجائے۔

فائدہ: جہاں نداء ہو، وہاں چارچیزوں کاہوناضروری ہے(۱) مُنادِی (۲) مُنادیٰ (۳) حرفِ نداء (۴) جواب نداء

مُنادِی: پکارنے والےکوکہتے ہیں۔**مُنادیٰ:** جس کوپکاراجائے۔**حرف نداء:** جس حرف کےساتھ پکاراجائے۔**جواب نداء:** جس مقصد کیلئے پکاراجائے۔جیسے ''یَایَحیٰ خُذِ الْکِتَابَ بِقُوَّۃٍ''اس مثال میں یا حرف نداء ہے، اللہ تعالیٰ منادِی ہے، یحیٰ علیہ السلام منادیٰ ہے، اور خُذِ الکتاب بِقُوَّۃٍ جواب نداء ہے۔

حروف نداء کی تعداد: حروف نداء پانچ ہیں۔(۱)یا(۲)اَیَا(۳)هَیَا(۴)اَیْ(۵) ہمزہ مفتوحہ

حروف نداء کاعمل: حروف نداء تین صورتوں میں نصب اورایک صورت میں رفع دیتے ہیں۔تفصیل اس کی یہ ہے کہ اعراب کےاعتبار سےمنادیٰ کی چار(4) قسمیں ہیں۔جودرج ذیل ہیں۔

(1) منادیٰ مضاف ہوتووہ منصوب ہوگا۔جیسے'یا عَبدَاللّٰہِ'اس مثال میں عبدمنادیٰ مضاف ہےاس لئےمنصوب ہے۔

(2) منادیٰ شبہ مضاف ہوتوبھی منصوب ہوگا، جیسے یا طَالِعًا جبلاً(اے پہاڑپرچڑھنے والے)اس مثال میں طالِعًامنادیٰ شبہ مضاف ہے کیونکہ اس کامعنی جبلاً کےبغیرتام نہیں ہوتا، اسلئے کہ طلوع کیلئے مکان کاہوناضروری ہےوہ مکان اس مثال میں جَبَل(پہاڑ) ہے۔

(3) منادیٰ نکرہ غیر معیّن ہوتب بھی منصوب ہوگا۔ جیسے یا رَجُلاً خُذْ بِیدِیْ یعنی اے آدمی مجھے ہاتھ سے پکڑ (جبکہ کوئی نابینا کہے)

(4) منادیٰ مفرد معرفہ ہو، یعنی مضاف اور شبہ مضاف نہ ہو۔ اور نکرہ بھی نہ ہو۔ پھر چاہے معرفہ ہو یا نکرہ معین، تو منادیٰ علامت رفع پر مبنی ہوگا، خواہ رفع ضمہ لفظی کی شکل میں ہو، ضمہ تقدیری کی شکل میں ہو، الف کی شکل میں ہو یا واؤ کی شکل میں ہو۔

ضمہ لفظی کی مثال: یازَیْدُ **ضمہ تقدیری کی مثال:** یا مُوْسٰی **الف کی مثال:** یا زَیدَانِ **واؤ کی مثال:** یا مُسْلِمُوْنَ

فائدہ: مفرد چار چیزوں کے مقابلے میں آتا ہے، (۱) کبھی مرکب کے مقابلے میں آتا ہے (۲) کبھی جملے کے مقابلے میں آتا ہے (۳) کبھی مضاف اور شبہ مضاف کے مقابلے میں آتا ہے (٤) کبھی تثنیہ اور جمع کے مقابلے میں آتا ہے۔ یہاں منادیٰ کی بحث میں مفرد مضاف اور شبہ مضاف کے مقابلے میں آیا ہوا ہے۔

فائدہ: اَی اور ھمزہ منادیٰ قریب کیلئے استعمال ہوتے ہیں، اَیا اور ھَیا منادیٰ بعید کیلئے استعمال ہوتے ہیں اور یَا عام ہے منادیٰ قریب اور بعید دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

فائدہ: اگر منادیٰ معرف باللام ہو تو حرفِ نداء اور منادیٰ کے درمیان مذکر کے لئے اَیُّھا اور مؤنث کیلئے اَیَّتُھا کا فاصلہ لاتے ہیں۔

مذکر کی مثال: یَا اَیُّھا الاِنْسَانُ مَاغَرَّکَ بِرَبِّکَ الکَرِیم **مؤنث کی مثال:** یَا اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ

مذکورہ فاصلہ لانے کیلئے شرط یہ ہے کہ وہ الف لام عوضی یا لازم نہ ہو۔ اگر عوضی یا لازم ہو تو فاصلہ ترک کر دیا جاتا ہے، جیسے ''یـا اَلـلّٰہُ'' میں الف لام عوضی ہے کیونکہ یہ اِلـٰہ کے ہمزہ سے بدل ہوکر آیا ہے، اور لازم بھی ہے کیونکہ لاہٗ کا کلمہ الف لام کے بغیر نثر کلام میں استعمال نہیں ہوتا ہے۔

کبھی کبھار حرفِ نداء اور منادیٰ کے درمیان ھٰذا یا اَیُّھٰذَا کا فاصلہ بھی لاتے ہیں۔ جیسے یاھٰذا الرَّجُلُ، یااَیُّھٰذا الرَّجُلُ

صاحب المنھاج فی القواعد والاعراب لکھتے ہیں ''اگر معرف باللام مشتق ہو تو اَیٌّ اور اَیَّۃٌ موصوف ھا برائے تنبیہ اور معرف باللام اس کی صفت ہوگا، اور اگر معرف باللام جامد ہو تو اَیٌّ اور اَیَّۃٌ مبیّن ھا برائے تنبیہ اور معرف باللّام عطف بیان ہوگا''۔

اسم مشتق کی مثال: جیسے یَـا اَیُّھا الطَّالِبُ ..**ترکیب:** یا حرف نداء قائم مقام اَدْعُوْ فعل کا، اَدْعُوْ فعل، اَنا ضمیر در و مستتر اس کا فاعل اَیٌّ موصوف، ھا برائے تنبیہ، الـطَّالِبُ اس کی صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر یہ منادیٰ مفعول بہ ہے اَدْعُوْ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

اسم جامد کی مثال: جیسے یَـا اَیُّھا الرَّجُلُ..**ترکیب:** یا حرف نداء قائم مقام اَدْعُوْ فعل کا، اَدْعُوْ فعل، اَنا ضمیر در و مستتر اس کا فاعل، اَیٌّ مبین،

ھَا برائے تنبیہ ،الـرَّجُلُ عطف بیان، مبیّن اور عطف بیان مل کر منادیٰ مفعول بہ اَدْعُو فعل کا،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

فائدہ: کبھی حرف نداءکوحذف کرکےاس کےعوض منادیٰ کےآخر میں میم مشدد لاتے ہیں۔جیسے اَللّٰھُمَّ اصل میں یَااللّٰہ تھا،یا حرف نداءکوحذف کرکےاس کےعوض لفظ اللّٰہ کےآخر میں میم مشدد لایا تو اَللّٰھُمَّ ہوا۔

فائدہ: کبھی کبھار حرف نداءکوحذف کرکےاس کےعوض کچھ نہیں لایا جاتا۔جیسے"یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا" یہ اصل میں یَایُوْسُفُ تھا۔خاص کر دعاء کے مقام میں جہاں رَبَّنَا یارَبِّی استعمال ہوا ہوتو اس سے پہلے حرف نداء محذوف ہوتا ہےاور اصل میں یـارَبَّـنَا ،یارَبِّی ہوتا ہے،جیسے قرآن مجید میں ہے"رَبَّنَاظَلَمْنَا" یہ اصل میں یارَبَّناظَلَمنا تھا،اور"رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا" یہ اصل میں یا رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

(تمرینی سوالات)

ذیل کی مثالوں میں منادیٰ کی قسمیں بتائیں۔اور ہر مثال کا ترجمہ وترکیب کریں۔

(۱)یَا عَبْدَاللّٰہِ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ (۲) یـارَحْمٰنُ ارْحَمْنَا (۳) یَـاجَـاھِلاً اِجْھَدْ فِی طَلَبِ الْعِلْمِ (٤) اَیُّھَا الْعُلَمَآءُ اَخْلِصُوا نِیَّـاتِـکُمْ فِی التَّعْلِیْمِ (٥) یَـا اَیُّھَا الاِنْسَـانُ مَـا غَـرَّکَ بِـرَبِّکَ الْکَرِیْمِ (٦) یَـا بُـنَـیَّ اَقِـمِ الصَّلٰوۃَ (۷) یَـا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنَاکَ خَلِیْفَۃً (۸)یَاحَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ (۹) یَا ذَاالْجَلَالِ وَالاِکْرَامِ (۱۰) یَااَیُّھَاالرَّسُوْلُ (۱۱) قَالُوْا یَاشُعَیْبُ (۱۲) یَااَیُّھَاالْمُزَّمِّلُ (۱۳) یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا (١٤) یَاآدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ (١٥) یَامُتَعَلِّمًا رَاعِ اَدَبَ اُسْتَاذِکَ

(نمونہ حلّ سوالات)

(۱)یَا عَبْدَاللّٰہِ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ...... ترجمہ:اےاللہ کےبندے نماز قائم کر۔

مذکورہ مثال میں عَبْدَاللّٰہِ منادیٰ کی قسموں میں سے پہلی قسم منادیٰ مضاف ہے،اسی لئے منصوب ہے۔

ترکیب: یَا حرف نداءقائمقام اَدْعُو فعل کے،اَدْعُو فعل،اَنَا ضمیر در ومستتر فاعل،عَبْدَ مضاف،لفظ اللّٰہ مضاف الیہ،مضاف ومضاف الیہ مل کر مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر نداء،اَقِمْ فعل،اَنتَ ضمیر در ومستتر فاعل،الصَّلٰوۃَ مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور

مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جوابِ نداء، نداء اپنے جوابِ نداء سے مل کر جملہ انشائیہ ندائیہ ہوا۔

(۲) یارَحمٰنُ ارْحَمْنا...... ترجمہ: اے رحمٰن ہم پر رحم فرما۔

مثال مذکور میں رَحْمانُ منادیٰ کی قسموں میں سے چوتھی قسم منادیٰ مفرد معرفہ ہے، اسی وجہ سے مبنی بر ضمہ ہے۔

ترکیب: یَا حرف نداء قائمقام اَدْعُو فعل کے، اَدْعُو فعل، اَنا ضمیر در و مستتر فاعل، رَحمٰنُ منادیٰ مفرد معرفہ منصوب معنًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر نداء، اِرْحَمْ فعل، اَنتَ ضمیر در و مستتر فاعل، نَا ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جوابِ نداء، نداء اپنے جوابِ نداء سے مل کر جملہ انشائیہ ندائیہ ہوا۔

(۳) یَاجَاهِلاً اِجْهَدْ فی طَلَبِ العِلمِ...... ترجمہ: اے جاہل علم کے حاصل کرنے میں کوشش کر۔

مثال بالا میں جَاهِلاً منادیٰ کی قسموں میں سے تیسری قسم نکرہ غیر معیّن ہے، لہٰذا منصوب ہے۔

ترکیب: یَا حرف نداء قائمقام اَدْعُو فعل کے، اَدْعُو فعل، اَنا ضمیر در و مستتر فاعل، جَاهِلاً منادیٰ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر نداء، اِجْهَدْ فعل، اَنتَ ضمیر در و مستتر فاعل، فِی حرف جار، طَلَب مضاف، العِلْمِ مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور ملکر ظرفِ لغو متعلق ہوا اِجْهَدْ فعل کا، اِجْهَدْ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جوابِ ندا، ندا اپنے جوابِ نداء سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

فصل سوم در حروفِ عاملہ درفعل مضارع وآن بر دوقسم ست، قسمِ اول حروفیکہ فعل مضارع رانصب کنندوآن چہارست، اول اَنْ چون اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ، واَنْ بافعل بمعنی مصدر باشد یعنی اُرِیْدُ قِیَامَکَ ، وبدین سبب اورامصدریہ گویند، دوم لَنْ چون لَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ، ولَنْ برائ تاکیدنفی ست، سوم کَیْ چون اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ، چہارم اِذَنْ چون اِذَنْ اُکْرِمَکَ در جوابِ کسے کہ گوید اَنَا اٰتِیْکَ غَدًا ، وبدانکہ اَنْ بعداز شش حروف مقدر باشدوفعل مضارع رانصب کند حتّٰی نحو مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ ولامِ جحد نحومَاکَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ ،واَوْ بمعنی اِلٰی اَنْ یااِلَّا اَنْ نحو لَاَلْزَمَنَّکَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ، وواوِالصرف، ولامِ کَیْ ،وفا کہ درجوابِ شش چیزست امرونہی ونفی واستفہام وتمنّی وعرض،و اَمْثِلَتُھَا مَشْھُوْرَۃٌ ،

ترجمہ: دوسری فصل فعل مضارع میں عمل کرنے والے حروف (کے بیان) میں، اور وہ دوقسم پر ہیں، پہلی قسم وہ حروف ہیں جوفعل مضارع کونصب دیتے ہیں، اور وہ چار ہیں۔ پہلا (حرف) اَنْ ، جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ، اوراَنْ فعل کے ساتھ مصدر کے معنی میں ہوتا ہے یعنی اُرِیْدُ قِیَامَکَ ، اس وجہ سے اس کواَنْ مصدریہ کہتے ہیں۔ دوسرا (حرف) لَنْ ، جیسے لَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ ،اور لَنْ نفی کی تاکید کے واسطے ہے۔ تیسرا (حرف) کَیْ ، جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ۔ چوتھا (حرف) اِذَنْ ، جیسے اِذَنْ اُکْرِمَکَ اس شخص کے جواب میں جو اَنَا اٰتِیْکَ غَدًا کہے۔ تو جان کہ اَنْ چھ حروف کے بعد پوشیدہ ہوتا ہے اورفعل مضارع کونصب دیتا ہے، (۱) حَتّٰی (کے بعد) جیسے مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ (۲) لامِ جحد (کے بعد) جیسے مَاکَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ (۳) (اس) اَوْ (کے بعد) جواِلٰی اَنْ یااِلَّا اَنْ کے معنی میں ہو، جیسے لَاَلْزَمَنَّکَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ (۴) واوَالصرف (کے بعد) (۵) لامِ کَیْ (کے بعد) (۶) اورفاء (کے بعد) جوان چھ چیزوں کے جواب میں آتا ہے، امر، نہی، نفی، استفہام، تمنّی اورعرض، اوران کی مثالیں مشہور ہیں۔

تشریح: اس فصل میں مصنف رحمہ اللہ ان حروف عاملہ کو بیان کرتے ہیں جوفعل مضارع میں عمل کرتے ہیں۔ جوحروف فعل مضارع میں عمل کرتے ہیں ان کی دوقسمیں ہیں، (۱) حروفِ ناصبہ (۲) حروفِ جازمہ

(1) حروف ناصبہ:

پہلی قسم حروفِ ناصبہ ہیں، یعنی وہ حروف جوفعل مضارع کونصب دیتے ہیں، اور یہ چار حروف ہیں جن کوشاعر نے شعر میں بیان کیا ہے۔

شعر۔ اَنْ ولَنْ پس کَیْ اِذَنْ این چارحرف معتبر :: نصب مستقبل کنند این جملہ دائم اقتضاء

اول اَنْ:

حروف ناصبہ میں سے پہلا حرف اَنْ ہے۔اَنْ دوطرح کا عمل کرتا ہے،(۱) لفظی عمل (۲) معنوی عمل

لفظی عمل: لفظی عمل یہ ہے کہ فعل مضارع کونصب دیتا ہے۔پھر مضارع کے چودہ صیغوں میں سے پانچ صیغوں (واحد مذکر غائب، واحدہ مؤنثہ غائبہ، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم، جمع متکلم) کا نصب فتحہ لفظی کے ساتھ ہے،خواہ یہ پانچ صیغے صحیح کے ہوں یا معتل واوی یا یائی کے ہوں۔جیسے اَنْ یَّضْرِبَ، اَنْ یَّغْزُوَ، اَنْ یَّرْمِیَ۔اوراگر یہ پانچ صیغے معتل الفی کے ہوں توان کا نصب فتحہ تقدیری کے ساتھ ہے، جیسے اَنْ یَّرْضٰی

اورسات صیغوں (چار تثنیہ، دوجمع مذکر، اورایک واحدہ مؤنثہ مخاطبہ) کا نصب اسقاطِ نونِ اعرابی کے ساتھ ہے،خواہ یہ سات صیغے صحیح کے ہوں، یا معتل واوی، یائی یا الفی کے ہوں، جیسے اَنْ یَّضْرِبا،اَنْ یَّغْزُوَا،اَنْ یَّرمِیا،اَنْ یَّرْضَیَا،اورمضارع کے دوصیغوں (جمع مؤنث غائب اورمخاطب) میں اَن کچھ عمل نہیں کرتا کیونکہ یہ دوصیغے مبنی ہیں۔

معنوی عمل: ان معنوی عمل یہ کرتا ہے کہ فعل مضارع کومصدر کی تاویل میں کردیتا ہے،اسی لئے اس کواَنْ مصدریہ بھی کہتے ہیں۔جیسے اریدُ ان تقُوم یہ اُرِیْدُ قیامک کے معنی میں ہے۔

فائدہ: اگراَنْ ایسےفعل کے بعدآجائے جس میں یقین کے معنی ہوں،تو یہ اَنْ مصدریہ نہیں ہوتا بلکہ مخفف عن المُثقل ہوتا ہے۔جیسے عَلِمَ اَنْ سَیَکُونُ مِنْکُمْ مَّرْضٰی

اوراگراَنْ ایسے فعل کے بعدآجائے جس میں یقین کے معنی نہیں ہوں بلکہ ظن کے معنی ہوں تو اس وقت اَنْ مصدریہ بھی ہوسکتا ہےاورمُخفف عن المثقل بھی ہوسکتا ہے،جیسے ظَنَنْتُ اَنْ یَّجُوْزَ،اَنْ مصدریہ کی صورت میں اَن یَّجُوْزَ،اورمخفف عن المثقل کی صورت میں اَن یَّجُوْزُ ہوگا۔

دوم لن:

حروف ناصبہ میں سے دوسراحرف لَنْ ہے۔لَنْ بھی دوطرح کا عمل کرتا ہے، (۱) لفظی عمل (۲) معنوی عمل

لفظی عمل: لَنْ کالفظی عمل بعینہٖ اَنْ کے لفظی عمل جیسا ہے۔

معنوی عمل: لَنْ معنوی عمل یہ کرتا ہے کہ فعل مضارع کومستقبل منفی مؤکد کے معنی میں کردیتا ہے، جیسے لَنْ یَّخرُجَ زَیدٌ(زید ہرگزنہیں نکلے گا)

سوم کَیْ:

حروف ناصبہ میں سے تیسرا حرف کَیْ ہے۔اور کَیْ بھی دوطرح کا عمل کرتا ہے۔(۱) لفظی عمل (۲) معنوی عمل

لفظی عمل: کَیْ کا لفظی عمل بھی اَنْ کے لفظی عمل کی طرح ہے۔

معنوی عمل: کَیْ کا معنوی عمل یہ ہے کہ یہ سببیّت کیلئے آتا ہے، یعنی اس کا ماقبل مابعد کیلئے سبب ہوتا ہے۔ جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ (میں اسلام لایا تا کہ جنت میں داخل ہو جاؤں)

چھارم اِذَنْ:

حروف ناصبہ کا چوتھا حرف اِذَنْ ہے۔اِذَن بھی دوطرح کا عمل کرتا ہے۔(۱) لفظی عمل (۲) معنوی عمل

لفظی عمل: اِذَنْ کا لفظی عمل بھی اَنْ کے عمل کی طرح ہے۔

معنوی عمل: اِذَنْ معنوی عمل یہ کرتا ہے کہ یہ ہمیشہ کسی کلام کے جواب میں آتا ہے، جیسے کوئی کہے، اَنَا اٰتِیْکَ غَدًا (میں کل تیرے پاس آؤں گا) اس کے جواب میں کہا جائے، اِذَنْ اُکْرِمَکَ (تب میں تیری عزت کروں گا)

بدانکه اَنْ بعدازشش حروف مقدر باشد الخ...

یہاں سے مصنفؒ ان مقامات کو بیان کر رہے ہیں جہاں اَنْ مقدر ہو کر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے، فرماتے ہیں کہ چھ (٦) چیزوں کے بعد اَنْ مقدر ہو کر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔

(۱) **حتّٰی:** حتّٰی کے بعد اَنْ مقدر ہوتا ہے، لیکن حتّٰی کے بعد اَن کے مقدر ہونے کیلئے دو شرطیں ہیں (۱) ماقبل کے اعتبار سے فعل مضارع میں زمانہ استقبال موجود ہو (۲) حتّٰی یا تو کَیْ کے معنی میں ہو، یعنی اس کا ماقبل مابعد کے لئے سبب ہو، جیسے اَسْلَمْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ، یا اِلٰی کے معنی میں ہو، یعنی اس کا مابعد ماقبل کیلئے انتہاء ہو، جیسے اَسِیْرُ حتّٰی تَغِیْبَ الشَّمْسُ اَیْ اِلٰی اَنْ تَغِیْبَ الشَّمْسُ

(۲) **لام جحد:** لام جحد کے بعد اَنْ مقدر ہو کر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ **لام جحد** اس لام کو کہتے ہیں جو کَانَ منفی کی خبر پر داخل ہو کر نفی کی تاکید کرتا ہو۔ جیسے مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُم،

(۳) **اَوْ بمعنی اِلٰی اَنْ یا اِلَّا اَنْ:** اس اَوْ کے بعد اَنْ مقدر ہو کر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے جو اِلٰی یا اِلَّا کے معنی میں ہو، جیسے لَاَلْزَمَنَّکَ اَوْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ اس مثال میں اَوْ، اِلَّا یا اِلٰی کے معنی میں ہے، اگر اِلَّا کے معنی میں ہو تو تقدیر عبارت یوں ہوگی لَاَلْزَمَنَّکَ

اِلَّااَنْ تُعْطِیَنِی حَقِّیْ (میں ضرور بضرور تیرے ساتھ چمٹا رہوں گا مگر یہ کہ تو میرا حق ادا کردے) اور اگر اِلٰی کے معنی میں ہو تو تقدیر عبارت یوں ہوگی، لَاَلْزَمَنَّکَ اِلٰی اَنْ تُعْطِیَنِیْ حَقِّیْ (میں ضرور بضرور تیرے ساتھ چمٹا رہوں گا یہاں تک کہ تو میرا حق ادا کردے)

(٤) **واؤ الصرف:** واؤِصرف کے بعد بھی اَنْ مقدر ہو کر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ صرف کا لغوی معنی ہے ''روکنا'' اور اصطلاح میں واؤِصرف اس واؤ کو کہتے ہیں جو مَعَ کے معنی میں ہو، اور اس کے مدخول پر وہ حرف داخل نہیں ہوسکتا ہو جو ماقبل والے کلام کے شروع میں آیا ہے، داخل ہونے کی صورت میں معنی میں فساد آئے گا، جیسے لَا تَاْکُلِ السَّمَکَ وَتَشْرَبَ اللَّبَنَ۔ واؤصرف کو واؤ المعیت اور واؤ الجمع بھی کہتے ہیں۔

واؤصرف کے بعد اَنْ کے مقدر ہونے کیلئے دو شرطیں ہیں (١) ماقبل اور مابعد والے فعل کے حصول کا زمانہ ایک ہو (٢) درج ذیل چھ چیزوں میں سے کسی ایک کے بعد واقع ہو۔ امر، نہی، نفی، استفہام، تمنّی، عرض

امر کی مثال: جیسے زُرْنِیْ وَاُکْرِمَکَ — نہی کی مثال: جیسے لاتَشْتِمْنِیْ وَاُوْذِیْکَ

نفی کی مثال: جیسے مَا تَأْتِیْنَا وتُحَدِّثَنَا — استفہام کی مثال: جیسے اَیْنَ بَیْتُکَ وَاَزُوْرَکَ

تمنّی کی مثال: جیسے لَیْتَ لِیْ مَالاً وَاُنْفِقَ مِنْهُ — عرض کی مثال: جیسے اَلا تَنْزِلُ بِنَا وتُصِیْبَ خَیْرًا

(٥) **لام کَیْ:** لام کَیْ کے بعد اَنْ مقدر ہو کر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ لام کَیْ وہ لام ہے جو کَیْ کے معنی میں ہو، یعنی اس کا ماقبل مابعد کیلئے سبب ہو۔ جیسے اَسْلَمْتُ لِاَدْخُلَ الْجَنَّةَ،

فائدہ: لامِ کَیْ اور لام جحد میں دو طرح کا فرق ہے، لفظی اور معنوی۔ (١) لفظی فرق یہ ہے کہ لام جحد کَانَ منفی کی خبر پر داخل ہوتا ہے اور لام کَیْ ایسا نہیں ہوتا (٢) معنوی فرق یہ ہے کہ لام کَیْ تعلیل کے لئے آتا ہے بخلاف لام جحد کے کہ وہ صرف نفی کی تاکید کیلئے آتا ہے۔

(٦) **فاء:** فاء کے بعد بھی اَنْ مقدر ہو کر فعل مضارع کو نصب دیتا ہے۔ فاء کے بعد اَنْ کے مقدر ہونے کے لئے بھی دو شرطیں ہیں، (١) فاء کا ماقبل مابعد کیلئے سبب ہو (٢) فا مذکورہ بالا چھ چیزوں میں سے کسی ایک کے بعد واقع ہو۔

امر کی مثال: جیسے زُرْنِیْ فَاُکْرِمَکَ — نہی کی مثال: جیسے لاتَشْتِمْنِیْ فَاُوْذِیْکَ

نفی کی مثال: جیسے مَا تَأْتِیْنَا فَتُحَدِّثَنَا — استفہام کی مثال: جیسے اَیْنَ بَیْتُکَ فَاَزُوْرَکَ

تمنّی کی مثال: جیسے لَیْتَ لِیْ مَالاً فَاُنْفِقَ مِنْهُ — عرض کی مثال: جیسے اَلا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا

قسمِ دوم حروفیکہ فعل مضارع را بجزم کنندو آں پنج است لَمْ و لَمَّا و لامِ امر و لائ نهی و اِنْ شرطیہ، چون لَمْ یَنْصُرْ وَلَمَّا یَنْصُرْ ولِیَنْصُرْ وَلاَ تَنْصُرْ وَاِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ ، بدانکہ اِنْ دردو جملہ رود چون اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ ،جملۂ اول راشرط گویندو جملۂ دوم راجزا، واِنْ برائ مستقبل ست اگر چہ در ماضی رود چون اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ واین جاجزم تقدیری بود زیراکہ ماضی معرب نیست، وبدانکہ چوں جزائ شرط جملہ اسمیہ باشد یاامر یا نہی یادعا، فادر جزا آوردن لازم بود چنانکہ گوئی اِنْ تَاْتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ،وَاِنْ رَاَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْهُ،وَاِنْ اَتَاکَ عَمْرٌو فَلاَ تُهِنْهُ،وَاِنْ اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاکَ اللّٰهُ خَیْرًا،

ترجمه: دوسری قسم وہ حروف، جوفعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ یہ پانچ حروف ہیں (۱)لَمْ (۲)لَمَّا (۳)لامِ امر (۴)لائے نہی (۵) اوراِنْ شرطیہ، جیسے لَمْ یَنْصُرْ ،لَمَّا یَنْصُرْ ،لِیَنْصُرْ ، لَا تَنْصُرْ اوراِنْ تَنْصُرْ اَنْصُرْ ۔تو جان کہ اِنْ دوجملوں پرداخل ہوتا ہے، جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ پہلے جملےکوشرط کہتے ہیں اوردوسرے کوجزاء، اوراِنْ مستقبل کے واسطے ہے اگر چہ ماضی پرداخل ہو، جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ اوراس جگہ جزم تقدیری ہے کیونکہ ماضی معرب نہیں ہے۔اورتو جان کہ جب شرط کی جزاء جملہ اسمیہ ہو، یاامر، نہی یادعا ہوتو (اس کی) جزاء میں فاءلاناضروری ہے، جیسے کہ تُو کہے"اِنْ تَاْتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ ،وَاِنْ رَاَیْتَ زَیْدًا فَاَکْرِمْهُ ،وَاِنْ اَتَاکَ عَمْرٌو فَلاَ تُهِنْهُ،وَاِنْ اَکْرَمْتَنِیْ فَجَزَاکَ اللّٰهُ خَیْرًا"

(2)حروف جازمه:

حروف عاملہ درفعل مضارع کی دوسری قسم حروف جازمہ ہیں، یعنی وہ حروف جوفعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔حروف جازمہ پانچ ہیں جن کوشاعر نے شعر میں یوں بیان کیا ہے۔

شعر ؎ پنج حرف جازم فعلند ہریک بیدغا — اِنْ ولَم لَمَّا ولامِ امر، لائے نهی نیز

(۱) لَمْ:

لَمْ دوطرح کاعمل کرتا ہے (۱) لفظی عمل (۲) معنوی عمل

لفظی عمل: لفظی عمل یہ کرتا ہے کہ فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔ پھر مضارع کے چودہ صیغوں میں سے پانچ صیغوں (یعنی واحد مذکر غائب، واحدہ مؤنثہ غائبہ، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم، جمع متکلم) کا جزم سکون کے ساتھ ہوگا، بشرطیکہ یہ پانچ صیغے صحیح کے ہوں۔ جیسے لَمْ یَضْرِبْ الخ...

اور اگر یہ پانچ صیغے معتل واوی، یائی یا الفی کے ہوں تو ان کا جزم لام کلمہ کے حذف کے ساتھ ہوگا۔ جیسے یَغْزُوْ سے لَمْ یَغْزُ ،یَرمِیُ سے لَمْ یَرمِ، یَرْضٰی سے لَمْ یَرْضَ

اور سات صیغوں (چار تثنیہ، دو جمع مذکر، ایک واحدہ مؤنثہ مخاطبہ) کا جزم اسقاطِ نون اعرابی کے ساتھ ہوگا، خواہ یہ سات صیغے صحیح کے ہوں، یا معتل واوی، یائی یا الفی کے ہوں۔ جیسے لَمْ یَضْرِبَا، لَمْ یَغْزُوَا ، لَمْ یَرْمِیَا، لَم یَرْضَیَا .

اور دو صیغوں (جمع مؤنث غائبات اور جمع مؤنث مخاطبات) میں کچھ عمل نہیں کرتا، کیونکہ یہ دونوں مبنی ہیں۔

معنوی عمل: معنوی عمل یہ کرتا ہے کہ فعل مضارع کو فعل ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے لَم یَضْرِبْ بمعنی مَاضَرَبَ

(۲) لَمَّا:

لَمَّا بھی دو طرح کا عمل کرتا ہے۔ (۱) لفظی عمل (۲) معنوی عمل

لفظی عمل: لَمَّا کا لفظی عمل بالکل لَم کے عمل کی طرح ہے۔

معنوی عمل: معنوی عمل یہ کرتا ہے کہ مضارع کو فعل ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے، جیسے لَمَّا یَضرِبْ (ابھی تک نہیں مارا ہے)

لم اور لَمَّا میں فرق: لَمْ اور لَمَّا میں چار فرق ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

(۱) لَمَّا ماضی منفی کے استغراق کیلئے آتا ہے، یعنی لَمَّا کی نفی ماضی کے تمام زمانوں کو گھیر لیتی ہے اور تکلم کے زمانے تک جاری رہتی ہے۔ جیسے لَمَّا یَضرِبْ (اس نے ابھی تک نہیں مارا) بخلاف لَمْ کے، کہ وہ ماضی منفی کے استغراق کیلئے نہیں آتا۔

(۲) لَمَّا کا فعل حذف ہوسکتا ہے، لیکن لَمْ کا فعل حذف نہیں ہوتا۔ جیسے نَدِمَ زَیْدٌ وَلَمَّا کہنا درست ہے، یہ اصل میں نَدِمَ زَیْدٌ وَلَمَّا یَنْفَعُهُ النَّدَمُ تھا، لیکن نَدِمَ زَیْدٌ وَلَمْ کہنا درست نہیں ہے۔

(۳) لَمَّا میں فعل منفی کا زمانہ استقبال میں وقوع پذیر ہونے کی امید ہوتی ہے، جبکہ لَمْ میں یہ بات نہیں ہے۔

(۴) لَمْ پر حروف شرط داخل ہوتے ہیں اور لَمّا پر داخل نہیں ہوتے ہیں، لٰہذا اِنْ لَمْ تَضْرِبْ کہنا درست ہے لیکن اِنْ لَمَّاتَضرِبْ کہنا درست نہیں۔

(۳) لام امر:

لام امر بھی دو طرح کا عمل کرتا ہے (۱) لفظی عمل (۲) معنوی عمل

لفظی عمل: لام امر کا لفظی عمل بھی بعینہٖ لم کے عمل جیسا ہے۔

معنوی عمل: لام امر معنوی عمل یہ کرتا ہے کہ فعل مضارع کو امر کے معنی میں کر دیتا ہے، جیسے لِیَضْرِبْ

(٤) لائے نہی:

لائے نہی بھی دو طرح کا عمل کرتا ہے۔(۱) لفظی عمل (۲) معنوی عمل

لفظی عمل: لائے نہی کا لفظی عمل بھی لَمْ کے عمل کی طرح ہے۔

معنوی عمل: معنوی عمل یہ کرتا ہے کہ فعل مضارع کو نہی کے معنی میں کر دیتا ہے، جیسے لاَ تَضْرِبْ

بدانکه اِنْ درد و جمله رود الخ...

یہاں سے مصنفؒ حرفِ شرط اِنْ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اِن دو جملوں پر داخل ہوتا ہے، پہلے جملے کو شرط، دوسرے کو جزاء اور اِنْ کو اِن شرطیہ کہتے ہیں۔ جیسے اِنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ (اگر تو مارے گا تو میں بھی ماروں گا) ترکیب: اِنْ حرفِ شرط، تَضْرِبْ فعل، اَنتَ ضمیر در و مستتر برائے واحد مذکر مخاطب مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط، اَضْرِبْ فعل، اَنَا ضمیر در و مستتر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جزاء، شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

(۵) اِنْ کا عمل:

اِنْ بھی دو طرح کا عمل کرتا ہے (۱) لفظی عمل (۲) معنوی عمل

لفظی عمل: لفظی عمل یہ کرتا ہے کہ شرط اور جزاء والے فعلوں کو جزم دیتا ہے۔ پھر اگر شرط اور جزاء فعل مضارع ہوں تو جزم لفظاً ہوگا، اور اگر فعل ماضی ہوں تو جزم محلاً ہوگا۔

فعل مضارع کی مثال: جیسے اِن تَضْرِبْ اَضْرِبْ (اگر تو مارے گا تو میں بھی ماروں گا)

فعل ماضی کی مثال: جیسے اِن ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ (اگر تو مارے گا تو میں بھی ماروں گا)

معنوی عمل: معنوی عمل یہ کرتا ہے کہ شرط اور جزاء والے فعل کو مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے، اگرچہ وہ فعل ماضی ہی کیوں نہ ہو۔

فائدہ: اگر شرط اور جزاء دونوں یا فقط شرط فعل مضارع ہو، تو فعل مضارع میں لفظاً جزم واجب ہے۔ جیسے "اِن تَضْرِبْ اَضْرِبْ، اِنْ تَضْرِبْ ضَرَبْتُ، اِن تَضْرِبْ فَاَنَا ضَارِبٌ" پہلی مثال میں شرط اور جزاء دونوں فعل مضارع ہیں، دوسری مثال میں فقط شرط فعل

مضارع ہے اور جزاء ماضی ہے، تیسری مثال میں بھی فقط شرط فعل مضارع ہے اور جزاء جملہ اسمیہ ہے۔

اور اگر فقط جزاء فعل مضارع ہو تو رفع اور جزم دونوں جائز ہیں۔ جیسے اِنْ ضَرَبْتَ اَضْرِبُ اور اَضْرِبْ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ فعل مضارع کے علاوہ باقی جملے محلاً مجزوم ہوتے ہیں۔

وبدانکہ چون جزاءِ شرط جملہ اسمیہ باشد الخ...

یہاں سے مصنف رحمہ اللہ مختصراً ایک فائدہ بیان کررہے ہیں، ہم اس کی کچھ وضاحت کرتے ہیں۔

فائدہ: اگر شرط کی جزاء فعل ماضی بغیر قَدْ کی ہو تو جزاء پر فا کا لانا ناجائز ہے، جیسے اِنْ اَکْرَمْتَنِی اَکْرَمْتُکَ (اگر تو میری عزت کریگا تو میں بھی تیری عزت کروں گا) اور اگر شرط کی جزاء فعل مضارع مثبت یا فعل مضارع منفی لا کے ساتھ ہو تو فا کا لانا اور نہ لانا دونوں جائز ہیں

فعل مضارع مثبت کی مثال: جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ ،فَاَضْرِبُ

فعل مضارع منفی بلا کی مثال: جیسے اِنْ تَشْتِمْنِی لَا اَضْرِبْکَ ،فَلَا اَضْرِبُکَ

اور اگر شرط کی جزاء ان دو صورتوں کے علاوہ ہو تو اس پر فا کا لانا واجب ہے۔ مثلاً جزاء فعل ماضی قَدْ کے ساتھ ہو۔ جیسے قرآن مجید میں ہے "اِنْ سَرَقَ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ" یا فعل مضارع منفی ہو لیکن لا کے ساتھ نہیں کسی اور حرف کے ساتھ منفی ہو۔ جیسے "مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ" (یہاں فعل مضارع لَنْ کے ساتھ منفی ہے) یا جملہ اسمیہ ہو، جیسے "مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا" یا جملہ انشائیہ ہو، جیسے "اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ"

فائدہ: امر، نہی، استفہام، تمنّی، عرض، ان پانچ چیزوں کے بعد اگر فعل مضارع واقع ہو تو دیکھا جائے گا کہ فعل مضارع پر فا یا واو داخل ہے یا نہیں۔ اگر داخل ہے تو فعل مضارع منصوب ہوتا ہے، اور اگر داخل نہیں ہے تو فعل مضارع مجزوم ہوتا ہے۔ واؤ اور فا کے بعد فعل مضارع منصوب اس لئے ہوتا ہے کہ واو اور فا کے بعد اَنْ مقدر ہوتا ہے جو مضارع کو نصب دیتا ہے اور اگر واؤ اور فا نہ ہو تو مضارع مجزوم اس لئے ہوتا ہے کہ یہاں اِنْ شرطیہ مقدر ہوتا ہے جو مضارع کو جزم دیتا ہے۔ لیکن ان پانچ چیزوں کے بعد اِنْ شرطیہ کے مقدر ہونے کیلئے شرط یہ ہے کہ فعل مضارع کا ماقبل مابعد کیلئے سبب ہو اور سببیّت کا ارادہ بھی کیا گیا ہو۔ جیسے "زُرْنِیْ اُکْرِمْکَ" اَیْ اِنْ تَزُرْنِیْ اُکْرِمْکَ (اگر تو میری زیارت کریگا تو میں بھی تیری عزت کروں گا)

☆☆☆☆☆☆☆

(تمرینی سوالات)

امثلہ ذیل میں ہر مضارع کا ناصب اور جازم بتائیں، نیز ہر مثال کا ترجمہ وترکیب کریں۔

(۱) اُولٰئِکَ لَمْ یُؤْمِنُوا (۲) یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّخْرُجُوا مِنَ النَّارِ (۳) اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ (٤) لَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ کِبْرٌ (۵) لَاتَکْفُرْ تَدْخُلِ الْجَنَّۃَ (٦) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوا (۷) اَلَمْ نَجْعَلْ لَّہٗ عَیْنَیْنِ (۸) وَلْیَتَلَطَّفْ (۹) وَلَاتَنْسَ نَصِیْبَکَ (۱۰) لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ (۱۱) وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الذِّکْرَ لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ (۱۲) وَاِنْ تُکَذِّبُوْکَ فَقَدْ کُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِکَ (۱۳) فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ (١٤) خَالِفْ نَفْسَکَ تَسْتَرِحْ (۱۵) اِنْ تَأْتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ

(نمونۂ حلّ سوالات)

(۱) اُولٰئِکَ لَمْ یُؤْمِنُوا..... ترجمہ: یہ لوگ ایمان نہیں لائے۔

مذکورہ مثال میں لَمْ حرف جازم ہے جس نے یُؤْمِنُوا کو جزم باسقاطِ نون اعرابی دیا ہوا ہے۔

ترکیب: اُولٰئِکَ اسم اشارہ مبتدا، لَمْ حرف جازم، یُؤْمِنُوا فعل، واؤ ضمیر برائے جمع مذکر غائب فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّخْرُجُوا مِنَ النَّارِ...... ترجمہ: وہ آگ سے نکلنے کا ارادہ کریں گے۔

مذکورہ مثال میں اَنْ حرف ناصب ہے جس نے یَخْرُجُوا کو نصب باسقاطِ نون اعرابی دیا ہوا ہے۔

ترکیب: یُرِیْدُوْنَ فعل، واؤ ضمیر برائے جمع مذکر غائب فاعل، اَنْ ناصبہ مصدریہ، یَخْرُجُوا فعل، واؤ ضمیر فاعل، مِنَ النَّارِ جار ومجرور مل کر ظرف لغو متعلّق ہوا یَخْرُجُوا فعل کا، یَخْرُجُوا فعل اپنے فاعل اور متعلّق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر بتاویل مصدر مفعول بہ یُرِیْدُوْنَ کا، یُرِیْدُوْنَ فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ...... ترجمہ: اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔

مثال بالا میں اِنْ حرف جازم شرطیہ ہے جس نے تَنْصُرُوا کو جزم باسقاطِ نون اعرابی اور یَنْصُرْ کو جزم بالسکون دیا ہوا ہے۔

ترکیب: اِنْ حرف شرط، تَنْصُرُوا فعل، واؤ ضمیر برائے جمع مذکر مخاطب فاعل، لفظ اللّٰہَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط، یَنْصُرْ فعل، ھُوَ ضمیر درو مستتر فاعل، کُمْ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ

فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

نقشہ حروف عاملہ

عامل لفظی

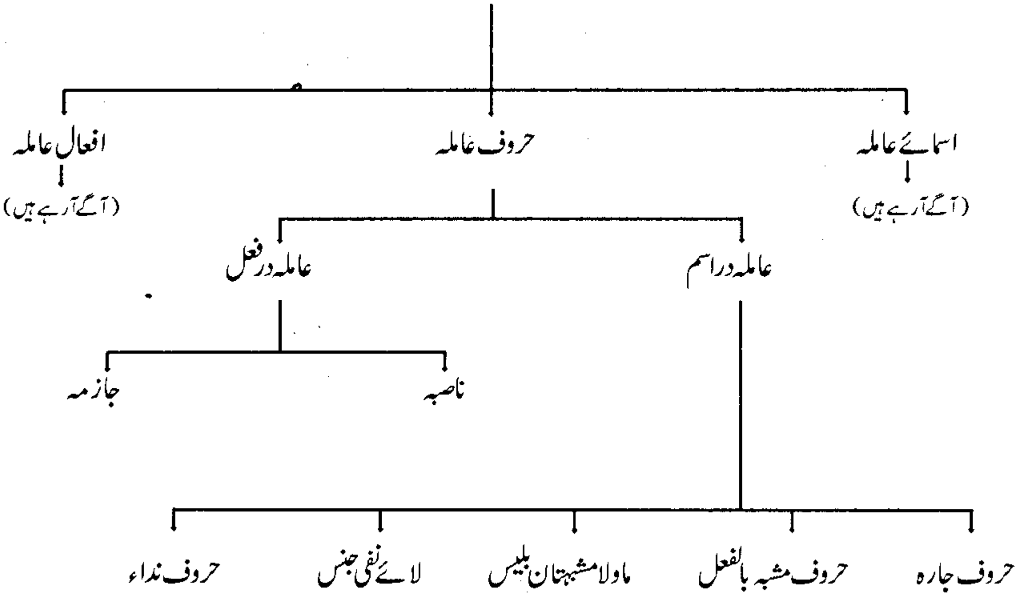

باب سوم در عمل افعال

بدانکہ ہیچ فعل غیر عامل نیست وافعال بر دو گونہ است، قسمِ اول معروف بدانکہ فعل معروف خواہ لازم باشد یا متعدی فاعل رابرفع کند چون قَامَ زَیْدٌ وضَرَبَ عَمْرٌو وشش اسم رانصب کند، اول مفعول مطلق راچون قَامَ زَیْدٌقِیَامًا وضَرَبَ زَیْدٌ ضَرْبًا دوم مفعول فیہ راچون صُمْتُ یَوْمَ الْجُمْعَةِ وجَلَسْتُ فَوْقَکَ سوم مفعول معہٗ راچون جَآءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ اَیْ مَعَ الْجُبَّاتِ چہارم مفعول لہٗ راچون قُمْتُ اِکْرَامًا لِزَیْدٍ وضَرَبْتُہٗ تَأْدِیْبًا پنجم حال راچون جَآءَ زَیْدٌ رَاکِبًا ششم تمییز راوقتیکہ درنسبتِ فعل بفاعل ابہامی باشد چون طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا ،امّا فعل متعدی مفعول بہ رانصب کند چون ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا واین عمل فعل لازم رانباشد۔

ترجمہ: دوسرا باب افعال کے عمل (کے بیان) میں۔تو جان کہ کوئی فعل غیر عامل نہیں ہوتا اور افعال عمل کے اعتبار سے دو قسم پر ہیں، پہلی قسم فعل معروف۔تُو جان کہ فعل معروف چاہے لازم ہو یا متعدی، فاعل کو رفع دیتا ہے جیسے قَامَ زَیْدٌ اور ضَرَبَ عَمْرٌو، اور چھ اسموں کو نصب دیتا ہے۔اول مفعول مطلق کو جیسے قَامَ زَیْدٌقِیَامًا اور ضَرَبَ زَیْدٌ ضَرْبًا ،دوم مفعول فیہ کو جیسے صُمْتُ یَوْمَ الْجُمْعَةِ اور جَلَسْتُ فَوْقَکَ ، سوم مفعول معہٗ کو جیسے جَآءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ اَیْ مَعَ الْجُبَّاتِ ، چہارم مفعول لہٗ کو جیسے قُمْتُ اِکْرَامًا لِزَیْدٍ اور ضَرَبْتُہٗ تَأْدِیْبًا ، پنجم حال کو جیسے جَآءَ زَیْدٌ رَاکِبًا ، ششم تمییز کو جبکہ فعل کی فاعل کی طرف نسبت میں کوئی ابہام ہو، جیسے طَابَ زَیْدٌ نَفْسًا ۔ بہر حال فعل متعدی مفعول بہ کو نصب دیتا ہے جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا ، اور یہ عمل فعل لازم کیلئے نہیں ہوتا۔

تشریح: دوسرے باب میں مصنف رحمۃ اللہ افعال عاملہ کا بیان کررہے ہیں۔افعال فعل کی جمع ہے، اور فعل کی تعریف گذر چکی ہے۔

فعل کی دو قسمیں ہیں (۱) لازمی (۲) متعدی

(۱) **فعل لازمی**: فعل لازم اس فعل کو کہتے ہیں جو صرف فاعل پر تام ہو، اور مفعول بہ کا تقاضا نہ کرے۔جیسے قَامَ زَیْدٌ

(۲) **فعل متعدی**: فعل متعدی اس فعل کو کہتے ہیں جو فاعل پر تام نہ ہو، اور مفعول بہ کا تقاضا کرے، یعنی فاعل اور مفعول بہ دونوں سے ملکر تام ہو جائے۔جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا

فاعل کے اعتبار سے فعل متعدی کی دو قسمیں ہیں۔(۱) معلوم (۲) مجہول

(۱) **فعل معلوم**: فعل معلوم اس فعل کو کہتے ہیں جس کا فاعل معلوم ہو، اور اس کی نسبت فاعل کی طرف کی گئی ہو، جیسے ضَرَبَ زَیْدٌعَمْرًا

(۲) **فعل مجہول:** فعل مجہول اس فعل کو کہتے ہیں جس کا فاعل معلوم نہ ہو، اور اس کی نسبت نائب فاعل کی طرف کی گئی ہو، جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ

فعل لازم کا عمل: فعل لازم فاعل کو رفع اور سات اسماء کو نصب دیتا ہے، (۱) مفعول مطلق: جیسے قَامَ زَیْدٌ قِیامًا (۲) مفعول فیہ: جیسے صُمْتُ یومَ الجُمُعَةِ (۳) مفعول معہٗ: جیسے جآءَ البَرْدُ والجُبَّاتِ (٤) مفعول لہٗ: جیسے قُمْتُ اِکْرَامًالِزَیْدٍ (۵) حال: جیسے جآءَنِیْ زَیْدٌ رَاکِبًا (٦) وہ تمیز جو فعل کی نسبت سے ابہام کو دور کردے: جیسے طَابَ زَیْدٌ نَفسًا (۷) مستثنیٰ: جیسے جآءَ القَوْمُ اِلَّا زَیْدًا

فعل متعدی کا عمل: فعل متعدی فاعل کو رفع اور مذکورہ بالا سات اسماء کے علاوہ مفعول بہ کو بھی نصب دیتا ہے۔

فعل مجہول کا عمل: فعل مجہول فعل متعدی والا عمل کرتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ فعل مجہول فاعل کی بجائے مفعول بہ (نائب فاعل) کو رفع دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

فصل: بدانکہ فاعل اسمیست کہ پیش از وی فعلی باشد مسند بدان اسم بر طریقِ قیامِ فعل بدان اسم، چون زَیْدٌ در ضَرَبَ زَیْدٌ، ومفعول مطلق مصدریست کہ واقع شود بعد از فعلی، وآن مصدر بمعنی آن فعل باشد چون ضَرْبًا در ضَرَبْتُ ضَرْبًا، وقِیَامًا در قُمْتُ قِیَامًا، ومفعول فیہ اسمیست کہ فعل مذکور در رو واقع شود، واو را ظرف گویند وظرف بر دو گونہ است، ظرفِ زمان چون یَوْمَ در صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ، وظرفِ مکان چون عِنْدَ در جَلَسْتُ عِنْدَکَ، ومفعول معہٗ اسمیست کہ مذکور باشد بعد از واو بمعنی مَعَ چون وَالْجُبَّاتِ در جَآءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ اَیْ مَعَ الْجُبَّاتِ، ومفعول لہٗ اسمیست کہ دلالت کند بر چیزی کہ سبب فعل مذکور باشد چون اِکْرَامًا در قُمْتُ اِکْرَامًا لِزَیْدٍ، وحال اسمیست نکرہ کہ دلالت کند بر ہیئت فاعل چون رَاکِبًا در جَآءَ زَیْدٌ رَاکِبًا، یا بر ہیئت مفعول چون مَشْدُوْدًا در ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا یا بر ہیئتِ ہر دو چون رَاکِبَیْنِ در لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنِ، وفاعل ومفعول را ذوالحال گویند وآن غالبًا معرفہ باشد، واگر نکرہ باشد حال را مقدم دارند چون جَآءَ نِیْ رَاکِبًا رَجُلٌ، وحال جملہ نیز باشد چنانچہ رَأَیْتُ الْاَمِیْرَ وَهُوَ رَاکِبٌ، وتمیز اسمیست کہ رفعِ ابہام کند از عدد چون عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا، یا از وزن چون عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا، یا از کیل چون عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا، یا از مساحت چون مَافِی السَّمَآءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا ومفعول بہٖ اسمیست کہ فعلِ فاعل بر او واقع شود چون ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا، بدانکہ این ہمہ منصوبات بعد از تمامی جملہ باشند، وجملہ بفعل وفاعل تمام شود بدین سبب گویند کہ اَلْمَنْصُوْبُ فَضْلَةٌ۔

ترجمہ: فصل؛ تُو جان کہ فاعل وہ اسم ہے جس سے پہلے ایسا فعل ہو جس کی نسبت اس اسم کی طرف اس طرح کی گئی ہو کہ وہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہو، جیسے زَیْدٌ، ضَرَبَ زَیْدٌ میں، اور مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو کسی فعل کے بعد واقع ہو، اور وہ مصدر اسی فعل کے معنی میں ہو، جیسے ضَرْبًا، ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں، اور قِیَامًا، قُمْتُ قِیَامًا میں، اور مفعول فیہ وہ اسم ہے جس میں فعل مذکور واقع ہو اور اس کو ظرف کہتے ہیں، اور ظرف دو قسم پر ہے ظرفِ زمان جیسے یَوْمَ، صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ میں، اور ظرفِ مکان جیسے عِنْدَ، جَلَسْتُ عِنْدَکَ میں، اور مفعول معہٗ وہ اسم ہے جو کہ مذکور ہو ایسے واؤ کے بعد جو مَعَ کے معنی میں ہو، جیسے وَالْجُبَّاتِ، جَآءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ یعنی مَعَ الْجُبَّاتِ میں، اور مفعول لہٗ وہ اسم ہے جو اس چیز پر دلالت کرے جو فعل مذکور کا سبب ہو، جیسے اِکْرَامًا قُمْتُ اِکْرَامًا لِزَیْدٍ میں، اور حال وہ اسم نکرہ ہے جو دلالت کرے فاعل کی ہیئت پر، جیسے رَاکِبًا. جَآءَ زَیْدٌ رَاکِبًا میں، یا مفعول کی ہیئت پر جیسے مَشْدُوْدًا، ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا میں، یا (فاعل اور مفعول) دونوں کی ہیئت پر، جیسے رَاکِبَیْنِ لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنِ میں ۔ اور فاعل اور مفعول کو ذوالحال کہتے ہیں اور وہ

(ذوالحال) اکثر معرفہ ہوتا ہے اور اگر نکرہ ہو تو حال کو مقدم کرتے ہیں جیسے جَآءَ نِیْ رَاکِبًا رَجُلٌ ۔اور حال جملہ بھی ہوتا ہے جیسے رَأَیْتُ الْاَمِیْرَ وَھُوَ رَاکِبٌ، اور تمیز وہ اسم ہے جو عدد سے ابہام (شبہ) کو دور کردے، جیسے عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْھَمًا، یا وزن سے جیسے عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتًا ، یا پیمانہ سے جیسے عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا ، یا پیائش سے جیسے مَافِی السَّمَآءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا ۔اور مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا، تو جان کہ یہ تمام منصوبات جملہ کے تام ہونے کے بعد ہوتے ہیں اور جملہ فعل اور فاعل کے ساتھ تام ہوتا ہے، اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ اَلْمَنصُوْبُ فَضْلَةٌ (منصوب ایک زائد چیز ہے)

تشریح: اس فصل میں مصنف رحمۃ اللہ فعل کے معمولات میں سے ہر ایک کی تعریف وتشریح کر رہے ہیں۔

فاعل کی تعریف:

فاعل لغت میں کام کرنے والے کو کہتے ہیں۔اصطلاح میں فاعل اس اسم کو کہتے ہیں جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل ہو، اور اس فعل یا شبہ فعل کی نسبت اس اسم کی طرف اس طرح کی گئی ہو کہ وہ اس اسم کے ساتھ قائم ہو، پھر خواہ فاعل سے صادر ہو یا نہ ہو۔

صادر ہونے کی مثال: جیسے اَلَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا

صادر نہ ہونے کی مثال: جیسے مَاتَ زَیْدٌ (زید فوت ہوا) موت کو زید صادر نہیں کرتا بلکہ اسکا خالق اللہ تعالیٰ ہے، زید کیساتھ صرف قائم ہے۔

مفعول مطلق کی تعریف:

مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد واقع ہو اور فعل کے ہم معنی ہو۔جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں ضَرْبًا،

مفعول فیہ کی تعریف:

مفعول فیہ اس چیز کا نام ہے جس میں فاعل کا فعل واقع ہو۔مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں، ظرف لغت میں برتن یا ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس میں دوسری چیز سمائی جائے۔اصطلاح میں ظرف اس اسم کو کہتے ہیں جس میں وقت یا جگہ کے معنی پائے جاتے ہوں، اگر اس میں وقت کے معنی موجود ہوں تو اس کو ظرف زمان کہتے ہیں۔جیسے صُمْتُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ میں یوم ظرفِ زمان ہے۔اور اگر اس میں جگہ کے معنی موجود ہوں تو اس کو ظرف مکان کہتے ہیں۔جیسے جَلَسْتُ عِنْدَکَ میں عِنْدَ ظرف مکان ہے۔

مفعول معہ کی تعریف:

مفعول معہ وہ اسم ہے جو ایسی واؤ کے بعد واقع ہو جو مَعَ کے معنی میں ہو، جیسے جَآءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ اَیْ مَعَ الْجُبَّاتِ اس

مثال میں وَالْجُبَّاتِ مفعول معہ ہے۔

مفعول لہٗ کی تعریف:

مفعول لہٗ اس چیز کا نام ہے جس کی وجہ سے فعل واقع ہوا ہو، جیسے قُمْتُ اِكْرَامًا لِّزَيْدٍ میں اِكْرَامًا مفعول لہٗ ہے۔

حال کی تعریف:

حال اس اسم نکرہ کو کہتے ہیں جو فاعل، مفعول بہ یا دونوں کی حالت کو بیان کرے، یعنی فاعل سے جب فعل صادر ہو رہا تھا اس وقت اسکی حالت کیا تھی، یا مفعول پر جب فعل واقع ہو رہا تھا اس وقت اسکی حالت کیا تھی۔ جس فاعل یا مفعول بہ کی حالت کو بیان کیا جائے اسے ذوالحال کہتے ہیں۔

اس حال کی مثال جو فاعل کی حالت کو بیان کرے: جیسے جَآءَ زَيْدٌ رَاكِبًا (میرے پاس زید آیا اس حال میں کہ وہ سوار تھا) اس مثال میں رَاكِبًا زَيْدٌ فاعل سے حال ہے۔ ترکیب: جَآءَ فعل، زَيْدٌ ذوالحال، رَاكِبًا منصوب لفظاً حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل ہوا جَآءَ فعل کا، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اس حال کی مثال جو مفعول بہ کی حالت کو بیان کرے: جیسے ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا (میں نے زید کو مارا اس حال میں کہ وہ بندھا ہوا تھا) اس مثال میں مَشْدُوْدًا، زَيْدًا مفعول بہ سے حال ہے۔ ترکیب: ضَرَبْتُ فعل، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مرفوع محلاً فاعل، زَيْدًا ذوالحال، مَشْدُوْدًا حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ ہوا ضَرَبْتُ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اس حال کی مثال جو فاعل اور مفعول بہ دونوں کی حالت کو بیان کرے: جیسے لَقِيْتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ (میں زید کو ملا اس حال میں کہ ہم دونوں سوار تھے) اس مثال میں رَاكِبَيْنِ تُ ضمیر فاعل اور زَيْدًا مفعول بہ دونوں سے حال ہے۔ ترکیب: لَقِيْتُ فعل، تُ ضمیر ذوالحال، زَيْدًا ذوالحال، رَاكِبَيْنِ حال، تُ ضمیر ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، زَيْدًا ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

وآن غالبا معرفه باشد:

یہاں سے مصنفؒ ایک فائدہ بیان کر رہے ہیں، کہ ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔ اگر کسی جگہ ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو ذوالحال پر

مقدم کرنا واجب ہے، تاکہ نصبی حالت میں صفت سے التباس نہ آئے، جیسے رَأیتُ رَجُلاً رَاکِبًا (دیکھا میں نے ایک مرد کو اس حال میں کہ وہ سوار تھا) اس مثال میں رَاکِبًا، رَجُلاً سے صفت بھی بن سکتا ہے اور حال بھی۔ حال کی صورت میں رَاکِبًا کو رَجُلاً پر مقدم کر کے رَأیتُ رَاکِبًا رَجُلاً پڑھیں گے، اب صفت سے التباس نہیں رہتا ہے، کیونکہ صفت کبھی بھی موصوف پر مقدم نہیں ہو سکتی۔ رفع اور جر کی صورت میں اگرچہ صفت سے التباس نہیں آتا، لیکن طردً اللباب وہاں بھی مقدم کرتے ہیں۔

وحال جمله نیز باشد:

حال اکثر مفرد ہوا کرتا ہے لیکن کبھی جملہ بھی ہوتا ہے، جیسے رَأیتُ الاَمِیْرَ وَهُوَ رَاکِبٌ (دیکھا میں نے امیر کو اس حال میں کہ وہ سوار تھا) اس مثال میں هُوَ رَاکِبٌ پورا جملہ الاَمِیْرَ سے حال واقع ہے۔ ترکیب: رَأیتُ فعل با فاعل، الاَمِیْرَ ذوالحال، واؤ حالیہ، هُوَ ضمیر مبتدأ، رَاکِبٌ مرفوع لفظاً خبر، مبتدأ اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر منصوب محلاً حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ ہوا رَأیتُ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

تمیز کی تعریف:

تمیز کا لغوی معنی ہے "جدا کر دینا" اصطلاح میں تمیز اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی مبہم چیز سے ابہام کو دور کر دے۔ جس چیز سے ابہام کو دور کیا جاتا ہے اس کو ممیَّز کہتے ہیں، اور ابہام کو دور کرنے والے اسم کو تمیز اور ممیِّز کہتے ہیں۔ پھر تمیز کبھی عدد، کبھی وزن، کبھی کیل اور کبھی مساحت سے ابہام کو دور کر دیتی ہے۔

عدد کی مثال: جیسے عِندِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرهَمًا (میرے پاس گیارہ درھم ہیں) اس مثال میں احدَ عَشرَ ممیَّز ہے اور دِرهَمًا تمیز ہے جس نے اَحَدَعَشَرَ (جو کہ عدد ہے) سے ابہام کو دور کر دیا ہے۔ ترکیب: عِندَ مضاف، یاء ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوا ثَابِتٌ مقدر کا، ثَابِتٌ شبہ فعل اپنے فاعل هُوَ ضمیر اور مفعول فیہ سے مل کر خبر مقدم، اَحَدَعَشَرَ ممیَّز، دِرهَمًا تمیز، ممیَّز اپنی تمیز سے مل کر مبتدأ مؤخر، مبتدأ مؤخر اپنی خبر مقدم سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

وزن کی مثال: جیسے عِندِیْ رِطْلٌ زَیتًا (میرے پاس زیتون تیل کا ایک رطل ہے۔[1]) اس مثال میں زَیتًا تمیز نے رِطْلٌ ممیَّز (جو کہ وزن ہے) سے ابہام کو دور کر دیا ہے۔ ترکیب: ترکیب پہلی مثال کی ترکیب جیسی ہے۔

کیل کی مثال: جیسے عِندِیْ قَفِیزَانِ بُرًّا (میرے پاس گندم کے دو قفیز ہیں۔[2]) اس مثال میں قَفِیزَانِ ممیَّز ہے، بُرًّا تمیز ہے جس نے

---

[1] رطل سات چھٹانک کے وزن کو کہتے ہیں۔ [2] قفیز ایک پیمانے کا نام ہے جو ۲۸ لکھنوی سیروں کا ہوتا ہے۔

قَفِیزَانِ (جوکہ کیل ہے) سے ابہام کو دور کردیا ہے۔ترکیب: ترکیب پہلی مثال جیسی ہے۔

مساحت کی مثال: مساحت ''پیائش'' کو کہتے ہیں۔جیسے مَا فِی السَّمَآءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا (آسمان میں ایک ہتھیلی کے اندازے کے برابر بھی بادل نہیں ہے) اس مثال میں قَدْرُ رَاحَةٍ مرکب اضافی ممیّز ہے، سَحَابًا تمیز ہے۔سَحَابًا تمیز نے قدرُ راحةٍ (جوکہ مساحت ہے) سے ابہام کو دور کردیا ہے۔ترکیب: مَا مشابہ بلیس، فِی حرف جار، السَّمَآءِ مجرور، جار اپنے مجرور سے ملکر ظرفِ مستقر متعلّق ہے ثَابِتٌ مقدر کا، ثَابِتٌ شبہ فعل اپنے فاعل هُوَ ضمیر مستتر اور متعلّق سے ملکر خبر مقدم، قَدْرُ مضاف، رَاحَةٍ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر ممیّز، سَحَابًا تمیز، ممیّز اپنی تمیز سے مل کر اسم مؤخر، ما اپنے اسم مؤخر اور اپنی خبر مقدم سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مفعول بہ کی تعریف:

مفعول بہ اس چیز کا نام ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔جیسے 'ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا' اس مثال میں عَمْرًا مفعول بہ ہے۔

بدانکه این همه منصوبات الخ...

یہاں سے مصنفؒ ایک فائدہ بیان کررہے ہیں، کہ جملہ فعل اور فاعل پر تام ہوجاتا ہے، اور تمام منصوبات جملہ کے تام ہونے کے بعد آتے ہیں۔اسی لئے علماءِ نحو فرماتے ہیں "اَلْمَنصوبُ فَضْلَةٌ "منصوب زائد چیز ہے۔

(تمرینی سوالات)

امثلۂ ذیل میں فاعل، مفعول کی تمام قسمیں، حال، اور تمیز کو بیان کریں۔اور ہر مثال کی ترکیب وترجمہ کریں۔

(۱) اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا (۲) يَدْخُلُوْنَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا (۳) لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ (٤) جَلَسَ زَيْدٌ اَمَامَ الاَمِيْرِ (۵) سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلاً (٦) صُمْتُ يَوْمَ الْخَمِيْسِ (۷) ضَرَبْتُ زَيْدًا تَأْدِيْبًا (۸) جَآءَ زَيْدٌ رَاكِبًا (۹) سَارَ بَكْرٌ سَيْرَ الْبَرِيْدِ (۱۰) لَا تَقْتُلُوا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ (۱۱) اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا (۱۲) جَاهِدُوا الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ (۱۳) يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا (١٤) وَعَتَوْا عُتُوًّا كَبِيْرًا (۱۵) وَتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا

(نمونۂ حلّ سوالات)

(۱) اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا...... ترجمہ: آپ اس کو کل ہمارے ساتھ بھیج دیجئے۔

مذکورہ مثال میں اَرْسِلْ کے اندر اَنتَ ضمیر مستتر فاعل ہے، اور ہٗ ضمیر مفعول کی قسموں میں سے مفعول بہ ہے۔مَعَنَا اور غَدًا

دونوں مفعول کی قسموں میں سے مفعول فیہ ہیں۔

ترکیب: اَرْسِلْ فعل، اَنْتَ ضمیر درو مستتر فاعل، ہٗ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ، مَعَ مضاف، نَا ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر مفعول فیہ اول، غَدًا مفعول فیہ ثانی، فعل اپنے فاعل اور تمام مفاعیل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ امریہ ہوا۔

(۲) يَدْخُلُونَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا...... ترجمہ: وہ اللہ تعالیٰ کے دین میں جوق در جوق داخل ہوتے ہیں۔

مثال بالا میں يَدْخُلُونَ کی واؤ ضمیر فاعل ہےاور اَفْوَاجًا حال ہے۔

ترکیب: يَدْخُلُونَ فعل، واؤ ضمیر مرفوع متصل بارز ذوالحال، فِيْ حرف جار، دِيْنِ مضاف، لفظ اللّٰه مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ مل کر مجرور، جار ومجرور مل کر ظرف لغو متعلّق ہوا يَدْخُلُونَ کا، اَفْوَاجًا حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل ومتعلّق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ..... ترجمہ: یوسفؑ کو قتل مت کرو۔

مذکورہ جملہ میں لَا تَقْتُلُوْا کی واؤ فاعل، اور يُوْسُفَ مفعول کی قسموں میں سے مفعول بہ ہے۔

ترکیب: لَا تَقْتُلُوْا فعل، واؤ ضمیر مرفوع متصل بارز فاعل، يُوْسُفَ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ نہیہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

فصل: بدانکہ فاعل بردوقسم ست، مظہرچوں ضَرَبَ زَیْدٌ ، ومضمر بارزچوں ضَرَبْتُ، ومستتر یعنی پوشیدہ چون زَیْدٌ ضَرَبَ کہ فاعلِ ضَرَبَ هُوَ است در ضَرَبَ مستتر۔ بدانکہ چوں فاعل مؤنث حقیقی باشد یاضمیر مؤنث، علامت تانیث درفعل لازم باشد چوں قَامَتْ هِنْدٌ وَ هِنْدٌ قَامَتْ اَیْ هِیَ ، ودرمظہر مؤنث غیرحقیقی ودرمظہر جمع تکسیردووجہ روا باشدچوں طَلَعَ الشَّمْسُ وطَلَعَتِ الشَّمْسُ وقَالَ الرِّجَالُ وقَالَتِ الرِّجَالُ

ترجمہ: تو جان کہ فاعل دوقسم پر ہیں، (۱) مظہر (یعنی اسم ظاہر) جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ (۲) مضمر (یعنی ضمیر، اوراس کی دوقسمیں ہیں) بارز (ظاہر) جیسے ضَرَبْتُ اور مستتر یعنی پوشیدہ جیسے "زَیْدٌ ضَرَبَ" کہ ضَرَبَ کا فاعل هُوَ ہے جو ضَرَبَ میں پوشیدہ ہے۔ تو جان کہ فاعل جب مؤنث حقیقی ہو یا ضمیر مؤنث، تو تانیث کی علامت فعل میں ضروری ہے جیسے قَامَتْ هِنْدٌ اور هِنْدٌ قَامَتْ یعنی هِیَ۔ اور (فاعل) اسم ظاہر مؤنث غیرحقیقی اوراسم ظاہر جمع تکسیر میں دووجہ جائز ہیں (مذکر اور مؤنث) جیسے طَلَعَ الشَّمْسُ وطَلَعَتِ الشَّمْسُ وقَالَ الرِّجَالُ وقَالَتِ الرِّجَالُ.

تشریح: اس فصل میں مصنفؒ فاعل کی قسمیں بیان کررہے ہیں کہ فاعل کی دوقسمیں ہیں۔(۱) مظہر، یعنی اسم ظاہر (۲) مضمر، یعنی ضمیر، ان دونوں قسموں کی تعریف گذرچکی ہے۔

مضمر کی پھردوقسمیں ہیں (۱) بارز (۲) مستتر۔ ان دونوں کی تعریف بھی گذرچکی ہے۔

فاعل مظہر کی مثال جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ، فاعل ضمیر بارز کی مثال جیسے ضَرَبْتُ میں تُ ضمیر، فاعل ضمیر مستتر کی مثال جیسے ضَرَبَ میں هُوَ ضمیر،

بدانکہ چون فاعل مؤنث حقیقی باشد الخ...

یہاں سے مصنف رحمہ اللہ فعل کو مذکر اور مؤنث لانے کی مختلف صورتیں بیان کررہے ہیں، لیکن اس سے پہلے ایک فائدہ جاننا ضروری ہے۔

فائدہ: مؤنث کی دوقسمیں ہیں۔(۱) مؤنث حقیقی (۲) مؤنث غیرحقیقی

(۱) **مؤنث حقیقی:** مؤنث حقیقی وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں مذکر جاندار ہو، خواہ اس میں مؤنث کی علامت لفظوں میں موجود ہو یا نہ ہو۔ مؤنث کی علامت لفظوں میں موجود ہو، جیسے اِمْرَءَ ةٌ (عورت) اس کے مقابلے میں رَجُلٌ (مرد) مذکر جاندار ہے، نَاقَةٌ (اونٹنی)

اسکے مقابلے میں جَمَلٌ (اونٹ) مذکر جاندار ہے۔مؤنث کی علامت لفظوں میں موجود نہ ہو، جیسے اَتَانٌ (گدھی) اس کے مقابلے میں حِمَارٌ (گدھا) جاندار مذکر ہے۔

(۲) **مؤنث لفظی:** مؤنث لفظی وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں یا تو سرے سے مذکر ہی نہ ہو، جیسے عَیْنٌ۔یا مذکر تو ہو لیکن جاندار نہ ہو، جیسے نَخْلَۃٌ، اس کے مقابلے میں نَخْلٌ مذکر ہے لیکن جاندار نہیں ہے۔

فعل کو مذکر اور مؤنث لانے کی صورتیں:

(1) اگر فعل کا فاعل اسمِ ظاہر مؤنث حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو تو فعل کو مؤنث لانا واجب اور ضروری ہے، چاہے فاعل مفرد ہو، تثنیہ ہو یا جمع ہو۔جیسے قَامَتْ ھِنْدٌ، قَامَتْ ھِنْدَانِ، قَامَتْ ھِنْدَاتٌ

(2) اگر فعل کا فاعل اسمِ ظاہر مؤنث حقیقی ہو لیکن فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو تو فعل کو مذکر اور مؤنث دونوں طرح لانا جائز ہے۔ جیسے ضَرَبَتِ الیَوْمَ ھِندٌ اور ضَرَبَ الیَوْمَ ھِنْدٌ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

(3) اگر فعل کا فاعل مؤنث غیر حقیقی ہو، خواہ فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو یا نہ ہو تو فعل کو مذکر اور مؤنث دونوں طرح لانا جائز ہے، لیکن فاصلے کی صورت میں فعل کو مذکر لانا زیادہ بہتر ہے۔فاصلہ نہ ہو: جیسے طَلَعَتِ الشَّمْسُ او طَلَعَ الشَّمْسُ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔فاصلہ ہو: جیسے طَلَعَتِ الْیَوْمَ شَمسٌ اور طَلَعَ الیَوْمَ شَمسٌ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔لیکن طَلَعَ الیَوْمَ شَمسٌ پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

(4) اگر فعل کا فاعل ایسی ضمیر ہو جو مؤنث کی طرف لوٹ رہی ہو پھر چاہے وہ مؤنث حقیقی ہو یا مؤنث غیر حقیقی ہو تو فعل کو مؤنث لانا واجب ہے۔مرجع مؤنث حقیقی ہو: جیسے " ھِنْدٌ قَامَتْ " اس مثال میں قَامَتْ فعل کا فاعل ھِیَ ضمیر مستتر ہے جو ھِنْدٌ کی طرف لوٹ رہی ہے اور ھِنْدٌ مؤنث حقیقی ہے۔مرجع مؤنث غیر حقیقی ہو: جیسے " اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ " اس مثال میں طَلَعَتْ فعل کا فاعل ھِیَ ضمیر مستتر ہے، جو الشَّمْسُ کی طرف لوٹ رہی ہے، اور الشَّمْسُ مؤنث غیر حقیقی ہے۔

(5) اگر فعل کا فاعل "اسم ظاہر جمع مکسّر" ہو (خواہ مذکر عاقل کی جمع مکسر ہو یا مذکر غیر عاقل کی، مؤنث عاقل کی جمع مکسر ہو یا مؤنث غیر عاقل کی) یا فعل کا فاعل جمع مؤنث سالم ہو، تو فعل کو مذکر لانا بھی جائز ہے اور مؤنث لانا بھی جائز ہے۔

فاعل مذکر عاقل کی جمع مکسر کی مثال: جیسے " قَالَ الرِّجَالُ ، قَالَتِ الرِّجَالُ " دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

فاعل مذکر غیر عاقل کی جمع کی مثال: جیسے " مَضَى الأَيَّامُ ،مَضَتِ الأَيَّامُ "دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

فاعل مؤنث عاقل کی جمع مکسر کی مثال: جیسے "قَالَ نِسوَةٌ ، قَالَتْ نِسْوَةٌ"دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

فاعل مؤنث غیر عاقل کی جمع مکسر کی مثال: جیسے "جَرَى العُيُوْنُ، جَرَتِ العُيُوْنُ"دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

فاعل جمع مؤنث سالم کی مثال: جیسے:"جَآءَ المُؤْمِنَاتُ، جَآءَ تِ المُؤْمِنَاتُ "دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

(6) اگر فعل کا فاعل ایسی ضمیر ہو جو جمع مکسر کی طرف لوٹ رہی ہو اور وہ جمع مکسر مذکر عاقل کی ہو تو فعل کو تائے تانیث کے ساتھ لانا بھی جائز ہے اور واؤ جمع مذکر غائب کے ساتھ لانا بھی جائز ہے۔جیسے" اَلرِّجَالُ قَامَتْ، الرِّجَالُ قَامُوا" دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

(7) اگر فعل کا فاعل ایسی ضمیر ہو جو جمع مکسر کی طرف لوٹ رہی ہو (خواہ وہ مذکر غیر عاقل کی جمع مکسر ہو، یا مؤنث عاقل یا غیر عاقل کی جمع مکسر ہو) تو فعل کو تائے تانیث کے ساتھ لانا بھی جائز ہے، اور نونِ جمع مؤنث غائب کے ساتھ لانا بھی جائز ہے۔

مذکر غیر عاقل کی جمع مکسر کی مثال: جیسے" اَلأَيَّامُ مَضَتْ اَلأَيَّامُ مَضَيْنَ"دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

مؤنث عاقل کی جمع مکسر کی مثال :جیسے" اَلنِّسَآءُ جَآءَتْ، النِّسَآءُ جِئْنَ" دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

مؤنث غیر عاقل کی جمع مکسر کی مثال: جیسے" اَلعُيُوْنُ جَرَتْ، العُيُوْنُ جَرَيْنَ" دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

(8) اگر فعل کا فاعل اسم ظاہر مذکر ہو تو فعل کو مذکر لانا واجب ہے۔جیسے قَالَ زَيْدٌ

(9) اگر فعل کا فاعل جمع مذکر سالم ہو تو فعل مذکر لانا واجب ہے۔جیسے قَالَ مُسْلِمُوْنَ

☆☆☆☆☆☆☆

قسم دوم مجہول، بدانکہ فعل مجہول بجائ فاعل مفعول بہ را بر فع کند و باقی را بنصب کند چوں ضُرِبَ زَیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَمَامَ الْاَمِیْرِ ضَرْبًا شَدِیْدًا فِیْ دَارِہٖ تَأْدِیْبًا وَالْخَشَبَۃَ ،وفعل مجہول را فعل مالم یُسَمَّ فاعلہٗ گویند و مرفوعش را مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہٗ گویند۔

ترجمہ: دوسری قسم فعل مجہول، تو جان کہ فعل مجہول فاعل کی بجائے مفعول بہ کو رفع دیتا ہے اور باقی (منصوبات) کونصب دیتا ہے جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَمَامَ الْاَمِیْرِ ضَرْبًا شَدِیْدًا فِیْ دَارِہٖ تَأْدِیْبًا وَالْخَشَبَۃَ ،اور فعل مجہول کو فعل مالم یُسَمَّ فاعلہٗ کہتے ہیں اور اس کے مرفوع کو مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہٗ کہتے ہیں۔

تشریح: یہاں سے مصنف رحمہ اللہ فعل مجہول کا عمل بتا رہے ہیں، کہ فعل مجہول، فاعل کی بجائے مفعول بہ کو رفع دیتا ہے، اور باقی سات اسموں کو نصب دیتا ہے۔فعل مجہول کو ''فعل مالم یسمّ فاعلہٗ'' بھی کہتے ہیں۔اور اس کے مفعول بہ کو''نائب فاعل یا مفعول مالم یسمّ فاعلہٗ'' بھی کہتے ہیں۔

مثال: جیسے ''ضُرِبَ زَیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَمَامَ الامِیْرِ ضَرْبًا شَدِیْدًا فِیْ دَارِہٖ تَأْدِیْبًا وَالْخَشَبَۃَ''

ترکیب: ضُرِبَ فعل مجہول، زَیْدٌ مرفوع لفظاً نائب فاعل، یومَ مضاف، الجُمُعَۃِ مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر ظرفِ زمان مفعول فیہ اول، اَمَامَ مضاف، الاَمِیْرِ مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر ظرفِ مکان مفعول فیہ ثانی، ضَربًا موصوف، شَدِیْدًا صفت، موصوف وصفت ملکر مفعول مطلق، فِی حرفِ جار، دَارِ مضاف، ہٖ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ لغو متعلّق ہوا ضُرِبَ فعل کا، تَأْدِیْبًا منصوب لفظاً مفعول لہٗ، وَالخَشَبَۃَ مفعول معہ، فعل مجہول اپنے نائب فاعل، مفعول فیہ اول، مفعول فیہ ثانی، مفعول مطلق، مفعول لہٗ، مفعول معہ اور متعلّق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

(تمرینی سوالات)

امثلہ ذیل میں فاعل کی قسموں کی وضاحت کریں، اور فعل کی تذکیر و تانیث کی وجہ بیان کریں، نیز ہر مثال کا ترجمہ و ترکیب بھی کریں۔

(۱) ضَاقَتْ عَلَیْھِمُ الاَرْضُ (۲) جَلَسَ زَیْدٌ مُتَّکِئًا (۳) الْأَیَّامُ مَضَتْ (٤) قَالَتِ الرِّجَالُ (۵) قَالَ نِسْوَۃٌ (٦) خَرَّ مُوْسٰی

صَعِقًا (۷) كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ (۸) إِذَاالشَّمْسُ كُوِّرَتْ (۹) قَالَتْ إِحْدٰهُمَا (۱۰) وَالشَّمْسُ تَجْرِی (۱۱) فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ (۱۲) اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ (۱۳) وَإِذَاالنُّجُومُ انْكَدَرَتْ (۱٤) وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهُ (۱۵) يَوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا

(نمونۂ حلّ سوالات)

(۱) ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ..... ترجمہ: ان پر زمین تنگ ہوگئی۔

مذکورہ مثال میں اَلْاَرْضُ فاعل اسم ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہے،فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہے،لہٰذا فعل کو مذکر لانا بھی جائز ہے اور مؤنث لانا بھی جائز ہے۔

ترکیب: ضَاقَتْ فعل،عَلَيْهِمْ جار ومجرور ملکر ظرف لغو متعلق،اَلْاَرْضُ فاعل،فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) جَلَسَ زَيْدٌ مُتَكِئًا...... ترجمہ: زید تکیہ لگائے ہوئے بیٹھا ہے۔

مثال بالا میں زَيْدٌ فاعل اسم ظاہر مذکر ہے اس وجہ سے فعل کو مذکر لانا واجب ہے۔

ترکیب: جَلَسَ فعل،زیدٌ ذوالحال،مُتَّكِئًا حال،ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل،فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) اَلْاَيَامُ مَضَتْ...... ترجمہ: دن گذر گئے۔

مذکورہ مثال میں مَضَتْ کے اندر فاعل هِيَ ضمیر ہے جو اَلْأَيَّامُ کو راجع ہے جو کہ جمع مذکر مکسر غیر عاقل ہے،اس وقت فعل کو تائے تانیث کے ساتھ لانا بھی جائز ہے،اور نونِ جمع مؤنث کے ساتھ لانا بھی جائز ہے،یعنی اَلْأَيَّامُ مَضَتْ اور اَلْأَيَّامُ مَضَيْنَ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

ترکیب: اَلْاَيَامُ مبتدأ،مَضَتْ فعل،هِيَ ضمیر در و مستتر فاعل،فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر،مبتدأ وخبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

فصل: بدانکہ فعل متعدی بر چہار قسم ست، اول متعدی بیک مفعول چون ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا ، دوم متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بر یک مفعول روا باشد چون اَعْطٰی وآنچہ در معنٰی او باشد چون اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْهَمًا واین جا اَعْطَیْتُ زَیْدًا نیز جائز ست ۔ سوم متعدی بدو مفعول کہ اقتصار بر یک مفعول روا نباشد، واین در افعالِ قلوب است چون عَلِمْتُ و ظَنَنْتُ و حَسِبْتُ و خِلْتُ و زَعَمْتُ و رَأَیْتُ و وَجَدْتُّ، چون عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا و ظَنَنْتُ زَیْدًا عَالِمًا ۔ چہارم متعدی بسہ مفعول چون اَعْلَمَ و اَرٰی وَاَنْبَأَ و اَخْبَرَ و خَبَّرَ و نَبَّأَ و حَدَّثَ ، چون اَعْلَمَ اللّٰهُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلًا ۔ بدانکہ این ہمہ مفعولات مفعول بہ اند، ومفعول دوم در بابِ عَلِمْتُ ومفعولِ سوم در بابِ اَعْلَمْتُ ومفعول لہٗ ومفعول معہ را بجائے فاعل نتوانند نہاد ودیگر ہا را شاید، ودر بابِ اَعْطَیْتُ مفعول اول بمفعول مالم یُسَمَّ فاعلہ لائق تر باشد از مفعول دوم ۔

ترجمہ: فصل؛ تو جان کہ فعل متعدی چار قسم پر ہے، (۱) پہلا جو ایک مفعول کی طرف متعدی ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا (۲) دوسرا جو دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو کہ ایک مفعول پر اکتفاء کرنا جائز ہو جیسے اَعْطٰی اور ہر وہ (فعل) جو اس کے معنی میں ہو، جیسے اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْهَمًا ، اور اس جگہ 'اَعْطَیْتُ زَیْدًا' بھی جائز ہے (۳) تیسرا جو دو مفعولوں کی طرف متعدی ہو کہ ایک مفعول پر اکتفاء کرنا جائز نہ ہو، اور یہ افعال قلوب میں ہے جیسے عَلِمْتُ، ظَنَنْتُ، حَسِبْتُ، خِلْتُ، زَعَمْتُ، رَأَیْتُ اور وَجَدْتُّ، جیسے عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلًا اور ظَنَنْتُ زَیْدًا عَالِمًا (۴) چوتھا جو تین مفعولوں کی طرف متعدی ہو جیسے اَعْلَمَ، اَرٰی، اَنْبَأَ، اَخْبَرَ، خَبَّرَ، نَبَّأَ اور حَدَّثَ ، جیسے اَعْلَمَ اللّٰهُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلًا ، تو جان کہ یہ تمام مفعولیں مفعول بہ ہیں اور بابِ عَلِمْتُ کا دوسرا مفعول، بابِ اَعْلَمْتُ کا تیسرا مفعول، مفعول لہٗ اور مفعول معہٗ کو فاعل کی جگہ نہیں رکھا جا سکتا اور باقیوں کو رکھنا جائز ہے۔ اور بابِ اَعْطَیْتُ میں پہلے مفعول کا مفعول مالم یُسَمَّ فاعلہٗ بننا، بنسبت دوسرے مفعول کے زیادہ لائق ہے۔

تشریح: یہاں سے مصنفؒ فعل متعدی کی قسمیں بیان کر رہے ہیں، مفعول کے اعتبار سے فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں، جو درج ذیل ہیں

پہلی قسم: پہلی قسم وہ ہے جو ''متعدی بیک مفعول'' ہو، یعنی جس کو ایک مفعول کی ضرورت ہو، جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا

دوسری قسم: دوسری قسم: وہ ہے جو ''متعدی بدو مفعول'' ہو یعنی جس کو دو مفعولوں کی ضرورت ہو، لیکن ان میں سے کسی ایک کا حذف کر دینا جائز ہو، جیسے اَعطٰی اور ہر وہ فعل جو اَعْطٰی کے معنی میں ہو۔ جیسے '' اَعْطَیْتُ زَیْدًا دِرْهَمًا'' یہاں اَعطَیْتُ زیدًا اور اَعطَیْتُ دِرهَمًا کہنا بھی جائز ہے۔ فعل متعدی کی اس قسم کو بابِ اَعْطَیْتُ کہتے ہیں۔

تیسری قسم: تیسری قسم وہ ہے جو متعدی بدو مفعول ہو یعنی جس کو دو مفعولوں کی ضرورت ہو لیکن ان میں سے کسی ایک کا حذف کر دینا جائز نہ ہو۔ اور یہ افعال قلوب میں ہوتا ہے۔ افعال قلوب سات (۷) ہیں۔ عَلِمْتُ، ظَنَنْتُ، حَسِبْتُ، خِلْتُ، زَعَمْتُ، وَجَدْتُ، رَأَیْتُ۔ ان کو افعال شک و یقین بھی کہتے ہیں۔

افعال قلوب کا عمل: یہ افعال دو اسموں پر داخل ہو کر دونوں کو بنا بر مفعولیت نصب دیتے ہیں۔ جیسے عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلاً

افعال قلوب کی وجہ تسمیہ: قلوب ''قلب'' کی جمع ہے، قلب دل کو کہتے ہیں۔ ان افعال میں سے کچھ افعال یقین کیلئے آتے ہیں اور کچھ شک کیلئے آتے ہیں، یقین اور شک کا تعلق چونکہ دل کے ساتھ ہے اس لئے ان افعال کو افعال قلوب کہتے ہیں۔

عَلِمْتُ، وَجَدْتُ، رَأَیْتُ یقین کیلئے آتے ہیں۔ ظَنَنْتُ، حَسِبْتُ، خِلْتُ شک کیلئے آتے ہیں۔ اور زَعَمْتُ مشترک ہے یقین اور شک دونوں کیلئے آتا ہے۔ فعل متعدی کی اس تیسری قسم کو بابِ عَلِمْتُ کہتے ہیں۔

چوتھی قسم: چوتھی قسم وہ ہے جو ''متعدی بسہ مفعول'' ہو، یعنی جس کو تین مفعولوں کی ضرورت ہو۔ یہ افعال بھی سات (۷) ہیں۔ اَعْلَمَ، اَریٰ، اَنبَأَ، اَخْبَرَ، خَبَّرَ، نَبَّأَ، حَدَّثَ۔ جیسے اَعْلَمَ اللّٰہُ زَیْدًا عَمْرًا فَاضِلاً (اللہ نے زید کو یقین دلایا کہ عمرو فاضل ہے)

ترکیب: اَعْلَمَ فعل، لفظ اللّٰہ مرفوع لفظاً فاعل، زَیْدًا منصوب لفظاً مفعول بہ اول، عَمْرًا منصوب لفظاً مفعول بہ ثانی، فَاضِلاً منصوب لفظاً مفعول بہ ثالث، فعل اپنے فاعل اور تینوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ فعل متعدی کی اس چوتھی قسم کو بابِ اَعْلَمْتُ کہتے ہیں۔

بدانکہ این ہمہ مفعولات مفعول بہ اند الخ...

یہاں سے مصنفؒ ایک فائدہ بیان کر رہے ہیں کہ یہ سارے مفعولات مفعول بہ ہیں۔ اور ساتھ یہ بتا رہے ہیں کہ کس مفعول کو نائب فاعل بنانا جائز ہے اور کس کو جائز نہیں ہے۔ تو فرماتے ہیں کہ بابِ عَلِمْتُ کا دوسرا مفعول، بابِ اَعْلَمْتُ کا تیسرا مفعول، مفعول لہٗ اور مفعول معہ کو نائب فاعل بنانا جائز نہیں ہے باقی تمام مفعولوں کو نائب فاعل بنانا جائز ہے۔

بابِ اَعطَیْتُ کے دونوں مفعولوں کو نائب فاعل بنانا جائز ہے، البتہ پہلے مفعول کو نائبِ فاعل بنانا بہتر ہے۔

(تمرینی سوالات)

درج ذیل مثالوں میں فعل متعدی کی قسمیں اور ان کے مفعول بتائیں۔ نیز ترجمہ و ترکیب کریں۔

(۱) ظَنَّ زَیْدٌ بَکْرًا عَالِمًا (۲) اَللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُہٗ (۳) وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی الْکِتَابَ (۴) اُوْتِیَ مُوْسٰی الْکِتَابُ

(۵) اِتَّخَذَاللّٰہُ اِبرٰھِیمَ خَلِیْلاً (٦)یُرِیْھُمُ اللّٰہُ اَعمَالَھُمْ حَسَرَاتٍ عَلَیْھِمْ(۷) کَذَّبَتْ عَادُنِ الْمُرسَلِیْنَ (۸)یَحْسَبُوْنَ الاَحْزَابَ (۹) لَمْ یَذھَبُوْا(۱۰) اَلَمْ نَجْعَلْ لَہٗ عَیْنَیْنِ (۱۱) وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا (۱۲) وَھَدَیْنَاہُ النَّجْدَیْنِ(۱۳)اِذْیُرِیکَھُمُ اللّٰہُ فِیْ مَنَامِکَ قَلِیلاً(١٤)ثُمَّ عَرَضَھُمْ عَلَی الْمَلٰئِکَۃِ(۱۵)حَتّٰی جَعلنَاھُمْ حَصِیْدًا خَامِدِیْنَ

(نمونۂ حلّ سوالات)

(۱) ظَنَّ زَیدٌ بَکرًا عَالِمًا...... ترجمہ: زید نے بکر کو عالم خیال کیا۔

مذکورہ مثال میں ظَنَّ فعل متعدی کی تیسری قسم ہے،یعنی متعدی بدومفعول جن میں سے کسی ایک مفعول پر اکتفاء ناجائز ہے۔ بَکرًا اس کا مفعول اول اور عَمرًا مفعول ثانی ہے۔

ترکیب: ظَنَّ فعل،زَیدٌ فاعل،بَکرًا مفعول اول،عَمرًا مفعول ثانی،فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) اَللّٰہُ یَعلَمُ اِنَّکَ لَرَسُوْلُہٗ ...... ترجمہ: اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ بیشک آپ اس کے رسول ہیں۔

مثال بالا میں یَعْلَمُ فعل متعدی کی تیسری قسم ہے،یعنی متعدی بدومفعول جن میں سے ایک مفعول پر اکتفاء ناجائز ہے۔اِنَّکَ لَرَسُوْلُہٗ پورا جملہ قائم مقام دومفعولوں کے ہے۔

ترکیب: لفظ اللّٰہ مبتدأ،یَعلَمُ فعل،ھُوَ ضمیر درو مستتر فاعل،اِنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل،کَ ضمیر منصوب متصل اس کا اسم،لام تاکیدیہ،رَسُوْلُہٗ مرکب اضافی ہوکر اس کی خبر،اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ قائمقام دومفعولوں کے ہوکر یَعلَمُ کا مفعول بہ، یَعلَمُ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر ہے مبتدأ کی،مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳)وَلَقَداٰتَیْنَامُوسٰی الکِتَابَ...... ترجمہ: اور بیشک ہم نے موسٰی کو کتاب دی۔

مذکورہ مثال میں اٰتَینَا فعل متعدی کی دوسری قسم ہے،یعنی متعدی بدومفعول جن میں سے ایک مفعول پر اکتفاء جائز ہے۔مُوسٰی اس کا مفعول اول اور الکِتَابَ مفعول ثانی ہے۔

ترکیب: واؤ حرفِ عطف،لام تاکیدیہ،قَدْ برائے تحقیق،اٰتَینَا فعل،نَا ضمیر اس کا فاعل،مُوسٰی مفعول اول،الکِتَابَ مفعول ثانی،فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

فصل: بدانکہ افعال ناقصہ ہفدہ اند کَانَ وَصَارَ وظَلَّ وَبَاتَ وَاَصْبَحَ وَاَضْحٰی وَاَمْسٰی وَعَادَ وَاضَ وغَدَا ورَاحَ وَمَازَالَ ومَاانْفَکَّ ومَابَرِحَ وَمَافتی ومَادَامَ وَلَیْسَ ،این افعال بفاعل تنہا تمام نشود محتاج باشند بخبرے ، بدین سبب اینہا را ناقصہ گویند ودر جملہٴ اسمیہ روند ومسند الیہ را برفع کنند ومسند را بنصب چون کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا ومرفوع را اسمِ کَانَ گویند ومنصوب را خبر کَانَ وباقی را برین قیاس کن۔ بدانکہ بعضے ازین افعال دربعضے احوال بفاعل تنہا تمام شوند چون کَانَ مَطَرٌ " شد باران" بمعنی حَصَلَ، واورا کَانَ تامّہ گویند، وکَانَ زائدہ نیز باشد۔

ترجمہ: فصل؛ تو جان کہ افعال ناقصہ سترہ ہیں، کَانَ ،صَارَ ،ظَلَّ ، بَاتَ ،اَصْبَحَ ،اَضْحٰی ،اَمْسٰی ،عَادَ ،اضَ ، غَدَا ،رَاحَ ، مَازَالَ ،مَاانْفَکَّ ، مَابَرِحَ ،مَافتی ،مَادَامَ اور لَیْسَ ،یہ افعال اکیلا فاعل پر پورے نہیں ہوتے اور خبر کے محتاج ہوتے ہیں اسی وجہ سے ان کو ناقصہ کہتے ہیں ،اور جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مسند الیہ کو رفع دیتے ہیں اور مسند کو نصب ، جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا ،اور مرفوع کو اسم کَانَ کہتے ہیں اور منصوب کو خبر کَانَ ، باقی (افعال) کو اسی پر قیاس کر۔تو جان کہ ان میں سے بعض افعال بعض حالات میں صرف فاعل پر تام ہوتے ہیں جیسے کَانَ مَطَرٌ ''بارش ہوئی'' حَصَلَ کے معنی میں ہے ،اور اس کو کَانَ تامہ کہتے ہیں۔اور کَانَ زائدہ بھی ہوتا ہے۔

تشریح: اس فصل میں مصنف رحمہ اللہ افعالِ ناقصہ کی بحث کررہے ہیں۔لیکن افعال ناقصہ کی بحث سے پہلے ایک فائدے کا جاننا ضروری ہے۔

فائدہ: فعل کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) فعل تام (۲) فعل ناقص

(۱) **فعل تام**: فعل تام وہ فعل ہے جو اپنے فاعل کیلئے مصدری معنی ثابت کرے۔ جیسے ''قَامَ زَیدٌ'' اس مثال میں فعل نے اپنے فاعل ''زَیدٌ'' کیلئے معنی مصدری ''قیام'' کو ثابت کیا ہے۔

(۲) **فعل ناقص**: فعل ناقص وہ فعل ہے جو اپنے فاعل کیلئے معنی مصدری کے علاوہ کسی دوسری شئی کو بھی ثابت کرے۔ جیسے ''کَانَ زَیْدٌ عَالِمًا'' اس مثال میں کَانَ فعل نے اپنے فاعل زید کیلئے معنی مصدری کون (ہونا) کے علاوہ دوسری چیز علم کو بھی ثابت کیا ہے۔

افعال ناقصہ کی تعریف: افعال ناقصہ وہ افعال ہیں جو فاعل کیلئے ایسی صفت کو ثابت کریں جو معنی مصدری والی صفت کے علاوہ ہو۔

افعال ناقصہ کی تعداد: مصنفؒ نے سترہ (۱۷) افعال ناقصہ ذکر کیے ہیں۔

''کَانَ ، صَارَ ، ظَلَّ ، بَاتَ ، اَصْبَحَ ، اَضْحٰی ، اَمْسٰی ،عَادَ ، اضَ ،غَدَا ،رَاحَ ،مَازَالَ ،مَاانفکَّ ،مَابَرِحَ ،مافتی ،مَادَامَ ،لَیْسَ''

لیکن شیخ عبدالقاہر جرجانیؒ نے جن افعال ناقصہ کو عوامل میں شمار کیا ہے وہ تیرہ (۱۳) ہیں، جو درج ذیل اشعار میں مذکور ہیں۔

نوع عاشر سیزدہ فعلند کایشان ناقصند   رافع اسمند وناصب درخبر چون مادلا

کَانَ صَارَ اَصْبَحَ اَمْسٰی اَضْحٰی ظَلَّ بَاتَ   مَافَتِیَ مَادَامَ مَاانفکَّ لَیْسَ باشد ازقفا

مَابَرِحَ مَازَالَ وافعالے کزینہا مشتقند   ہرکجا بینی ہمین حکم ست در جملہ روا

افعال ناقصہ کا عمل: افعال ناقصہ مبتدأ اور خبر پر داخل ہوکر مبتدأ کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ترکیب کرتے وقت مبتدأ کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں۔جیسے کَانَ زَیْدٌ قائِمًا ...**ترکیب:** کَانَ فعل از افعال ناقصہ، زَیْدٌ مرفوع لفظًا اس کا اسم، قائِمًا منصوب لفظًا اس کی خبر، کَانَ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

افعال ناقصہ کی وجہ تسمیہ: افعال ناقصہ چونکہ صرف فاعل پر تام نہیں ہوتے ہیں بلکہ ان کو خبر کی ضرورت بھی ہوتی ہے،اس لئے ان کو ناقصہ کہتے ہیں۔

بدانکہ بعضے ازین افعال در بعضے احوالالخ...

یہاں سے مصنفؒ ایک فائدہ بیان کررہے ہیں کہ کَانَ کی دو قسمیں ہیں۔(۱) کان زائدہ (۲) کان غیر زائدہ

(۱) کَانَ زائدہ: کَان زائدہ وہ ہے جس کو اگر کلام سے حذف کردیا جائے تو اس کے حذف کردینے سے کلام کے معنی مقصودی میں خلل واقع نہ ہو۔جیسے "کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَھْدِ صَبِیًّا" اس مثال میں کانَ زائدہ ہے۔

(۲) کَانَ غیر زائدہ: کَانَ غیر زائدہ وہ ہے جس کو اگر کلام سے حذف کردیا جائے تو کلام کے معنی مقصودی میں خلل واقع ہو۔

کَانَ غیر زائدہ کی پھر دو قسمیں ہیں.(۱) کَانَ تامّہ (۲) کَانَ ناقصہ

(۱) کَانَ تامّہ: کَانَ تامّہ اس کو کہتے ہیں جو تنہا فاعل پر پورا ہوجائے اور بمعنی حَصَلَ ہو، جیسے کَانَ مَطَرٌ اَیْ حَصَلَ مَطَرٌ (بارش ہوئی)

(۲) کَانَ ناقصہ: کَانَ ناقصہ اس کو کہتے ہیں جو تنہا فاعل پر پورا نہ ہو، بلکہ اس کو خبر کی ضرورت بھی ہو، جیسے کَانَ زیدٌ قائِمًا

☆☆☆☆☆☆☆

فصل: بدانکہ افعال مقاربہ چارست عَسٰی و کَادَ و کَرَبَ وَ اَوْشَکَ واین افعال درجملۂ اسمیہ روند چون کَانَ، اسم را برفع کنند وخبر رابنصب الاّ آنکہ خبر اینہا فعل مضارع باشد باأنْ چون عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ یابےاَنْ چوں عَسٰی زَیْدٌ یَخْرُجُ وشاید کہ فعل مضارع باأنْ فاعل عَسٰی باشدواحتیاج بخبر نیفتد چوں عَسٰی اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌدرمحل رفع بمعنی مصدر۔

ترجمہ: فصل؛ تو جان کہ افعال مقاربہ چار ہیں عَسٰی ، کَادَ ، کَرَبَ ، اَوْشَکَ اور یہ افعال جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں کَانَ کی طرح، اسم کو رفع دیتے ہیں اور خبر کو نصب، مگر یہ کہ ان کی خبر فعل مضارع اَنْ کے ساتھ ہو جیسے عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ ، یا اَنْ کے بغیر ہو جیسے عَسٰی زَیْدٌ یَخْرُجُ ۔اور ہوسکتا ہے کہ فعل مضارع اَنْ کے ساتھ عَسٰی کا فاعل ہو اور خبر کی ضرورت باقی نہ رہے جیسے عَسٰی اَنْ یَخْرُجَ زَیْدٌ ،رفع کی جگہ میں مصدر کے معنی میں ہے۔

تشریح: اس فصل سے مصنف رحمہ اللہ افعال مقاربہ کی بحث کررہے ہیں۔

افعال مقاربہ کی تعریف: افعال مقاربہ وہ افعال ہیں جو اس بات پر دلالت کریں کہ ان کی خبر ان کے اسم کیلئے عنقریب ثابت ہونے والی ہے۔

افعال مقاربہ کی تعداد: افعال مقاربہ چار (٤) ہیں۔عسٰی، کَادَ، کَرَبَ، اَوشَکَ۔جن کو شاعر نے شعر میں بیان کیا ہے۔

دیگر افعالے مقارب درعمل چون ناقصند ہست آن کَادَ کَرَبَ بااَوْشَکَ دیگر عَسٰی

بعض علماء نے ان کے علاوہ چند اور افعال کو بھی افعال مقاربہ سے شمار کیا ہے، جیسے جَعَلَ ،طَفِقَ ،اَخَذَ، حَرٰی ،اِخْلَوْلَقَ ،عَلِقَ

افعال مقاربہ کا عمل: افعال مقاربہ مبتدأ اور خبر پر داخل ہوکر مبتدأ کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، ترکیب کرتے وقت مبتدأ کو ان کا اسم اور خبر کو ان کی خبر کہتے ہیں۔لیکن ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوگی، اور وہ مضارع کبھی اَنْ کے ساتھ ہوگا اور کبھی بغیر اَنْ کے ہوگا۔

خبر فعل مضارع با اَنْ کی مثال: جیسے عَسٰی زیدٌ اَنْ یَّخْرُجَ **خبر فعل مضارع بغیر اَنْ کی مثال:** جیسے عَسٰی زیدٌ یَّخْرُجُ

وشاید که فعل مضارع باأنْ الخ...

یہاں سے مصنفؒ ایک فائدہ بیان کررہے ہیں، کہ کبھی کبھار عَسٰی کا فاعل فعل مضارع با اَنْ ہوتا ہے، اور عَسٰی کو خبر کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔اس وقت عَسٰی کو عَسٰی تامّہ کہتے ہیں۔جیسے عَسٰی اَنْ یَّخرُجَ زَیْدٌ

فائدہ: خبر کے قریب الحصول ہونے کے اعتبار سے افعال مقاربہ کی تین قسمیں ہیں۔

(1) پہلی قسم وہ افعال ہیں جو اس بات پر دلالت کریں کہ ان کی خبر ان کے اسم کیلئے عنقریب ثابت ہونے والی ہے، اور یہ تین ہیں کَادَ، کَرَبَ، اَوشَکَ

(2) دوسری قسم وہ افعال ہیں جو امید پر دلالت کریں، یعنی متکلم کو خبر کے حاصل ہونے کی امید ہو۔ یہ بھی تین افعال ہیں، عَسٰی، حَریٰ، اِخلَولَقَ

(3) تیسری قسم وہ افعال ہیں جو اس بات پر دلالت کریں کہ انکے اسم کا مسمّٰی خبر میں شروع کر چکا ہے، یہ پانچ افعال ہیں، اَنشَأَ، طَفِقَ، اَخَذَ، جَعَلَ، عَلِقَ۔ جیسے اَنشأَ زیدٌ یَکتُبُ (زید نے لکھنا شروع کر دیا)

☆☆☆☆☆☆☆

(تمرینی سوالات)

درج ذیل جملوں میں افعال ناقصہ اور افعال مقاربہ کے اسم اور خبر کو واضح کریں۔ اور ہر جملے کی ترکیب و ترجمہ کریں۔

(۱) کُونُوا اَنصَارَ اللّٰهِ (۲) عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا (۳) مَازِلتُ قَاعِدًا (٤) کَانَ اللّٰهُ عَلِیمًا حَکِیمًا (۵) فَعَسَی اللّٰهُ اَن یَّأتِیَ بِالفَتحِ (٦) لَااَبرَحُ حَتّٰی اَبلُغَ مَجمَعَ البَحرَینِ (۷) یَکَادُ زَیتُهَا یُضِیئُ (۸) وَکُنتُ عَلَیهِم شَهِیدًا (۹) لَم یَکُن لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ (۱۰) طَفِقَا یَخصِفَانِ عَلَیهِمَا مِن وَّرَقِ الجَنَّةِ (۱۱) لَستَ عَلَیهِم بِمُصَیطِرٍ (۱۲) یَبِیتُونَ لِرَبِّهِم سُجَّدًا (۱۳) وَلَایَزَالُونَ مُختَلِفِینَ (١٤) مَادُمتُم حُرُمًا (۱۵) قَالُوا تَاللّٰهِ تَفتَؤُ تَذکُرُ یُوسُفَ

(نمونۂ حلّ سوالات)

(۱) **کُونُوا اَنصَارَ اللّٰهِ**...... ترجمہ: تم اللہ کے (دین کے) مددگار رہو جاؤ۔

مذکورہ جملہ میں کُونُوا فعل از افعال ناقصہ ہے، واؤ ضمیر اس کا اسم اور اَنصَارَ اللّٰهِ اس کی خبر ہے۔

ترکیب: کُونُوا فعل از افعال ناقصہ، واؤ ضمیر برائے جمع مذکر مخاطب مرفوع متصل بارز اس کا اسم، اَنصارَ مضاف، لفظِ اللّٰه مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ مل کر اس کی خبر، کُونوا فعل اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ امریہ ہوا۔

(۲) **عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا**...... ترجمہ: قریب ہے کہ آپ کو اپنا رب مقام محمود پر پہنچا دے۔

مذکورہ بالا جملے میں عَسٰی فعل از افعال مقاربہ ہے۔ یہاں عَسٰی تامہ ہے اور اَن یَّبعَثَکَ بتأویل مصدر اس کا فاعل ہے۔

ترکیب: عَسٰی فعل از افعال مقاربہ فعل تام، اَن مصدر یہ، یَبْعَثَ فعل، کَ ضمیر مفعول بہ اول، رَبُّکَ مضاف ومضاف الیہ مل کر فاعل، مَقامًا مَحْمُوْدًا موصوف وصفت مل کر مفعول ثانی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر بتاویل مصدر عَسٰی فعل تام کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) مَازِلتُ قَاعِدًا...... ترجمہ: میں ہمیشہ بیٹھنے والا رہا۔

مذکورہ بالا جملے میں مَازِلْتُ فعل از افعال ناقصہ ہے، تُ ضمیر اس کا اسم اور قَاعِدًا اس کی خبر ہے۔

ترکیب: مَازِلتُ فعل از افعال ناقصہ، تُ ضمیر برائے واحد متکلم مرفوع متصل بارز مرفوع محلًا اس کا اسم، قَاعِدًا منصوب لفظًا اس کی خبر، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

فصل: بدانکہ افعال مدح وذم چہارست نِعْمَ وَحَبَّذَا برائے مدح وبِئْسَ وَ سَاءَ برائے ذم، وہرچہ مابعدِ فاعل باشد آن را مخصوص بالمدح یامخصوص بالذم گویند وشرط آنست کہ فاعل معرف باللام باشد چون نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ یا مضاف بسوئے معرف باللام باشد چون نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَيْدٌ یاضمیر مستتر ممیز بنکرۂ منصوبہ چون نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ، فاعل نِعْمَ هُوَ ست مستتر در نِعْمَ، ورَجُلًا منصوب ست بر تمیز زیرا کہ هُوَ مبہم ست، وحَبَّذَا زَيْدٌ، حَبَّ فعل مدح ست وذَا فاعلِ او، وزَيْدٌ مخصوص بالمدح، وہمچنین بِئْسَ الرَّجُلُ زَيْدٌ وَسَاءَ الرَّجُلُ عَمْرٌو

ترجمہ: فصل؛ تو جان کہ افعال مدح اور ذم چار ہیں، نِعْمَ اور حَبَّذَا مدح کیلئے، اور بِئْسَ اور سَاءَ ذم کیلئے۔ اور جو کچھ (ان کے) فاعل کے بعد ہوگا اس کو مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کہتے ہیں، اور شرط یہ ہے کہ فاعل معرف باللام ہو جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ، یا معرف باللام کی طرف مضاف ہو جیسے نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَيْدٌ، یا ایسی ضمیر مستتر ہو جس کی تمیز نکرہ منصوبہ ہو جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ، نِعْمَ کا فاعل هُوَ ہے جو نِعْمَ میں پوشیدہ ہے اور رَجُلًا منصوب ہے تمیز کی بناء پر کیونکہ هُوَ مبہم ہے۔ اور حَبَّذَا زَيْدٌ، حَبَّ فعل مدح ہے اور ذَا اس کا فاعل، اور زَيْدٌ مخصوص بالمدح۔ اسی طرح بِئْسَ الرَّجُلُ زَيْدٌ وَسَآءَ الرَّجُلُ عَمْرٌو۔

تشریح: یہاں سے مصنف رحمہ اللہ افعال مدح وذم کی بحث کر رہے ہیں۔

افعال مدح وذم کی تعریف: مدح کا لغوی معنی ہے ''تعریف کرنا'' اور ذم کا لغوی معنی ہے ''برائی بیان کرنا'' اصطلاح میں افعال مدح وذم ان افعال کو کہتے ہیں جو انشاء مدح وذم کیلئے وضع کئے گئے ہوں۔ اور یہ چار (٤) افعال ہیں، نِعْمَ، حَبَّذَا، بِئْسَ، سَآءَ، جن کو شاعر نے شعر میں بیان کیا ہے۔

رافع اسمائے جنس افعالِ مدح وذم بود چار باشد نِعْمَ بِئْسَ سَاءَ آنکہ حَبَّذَا

افعال مدح وذم کا عمل: یہ افعال فاعل کو رفع دیتے ہیں۔ جیسے 'نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ' اس مثال میں نِعْمَ نے اپنے فاعل اَلرَّجُلُ کو رفع دیا ہوا ہے۔

فائدہ: نِعْمَ اور حَبَّذَا بیانِ مدح کیلئے آتے ہیں، ان کے ذریعے جس کی مدح بیان کرنا مقصود ہو اس کو مخصوص بالمدح کہتے ہیں۔ بِئْسَ اور سَآءَ بیانِ ذم کیلئے آتے ہیں، ان کے ذریعے جس کا ذم بیان کرنا مقصود ہو اس کو مخصوص بالذم کہتے ہیں۔

وشرط آنست الخ...

یہاں سے مصنفؒ افعال مدح وذم کے فاعل کی شرائط بیان کرر ہے ہیں،لیکن اس سے پہلے افعال مدح وذم کے استعمال کا طریقہ ملاحظہ فرمائیں۔

استعمال کا طریقہ: پہلے فعل مدح یا ذم، پھر فاعل اور اس کے بعد مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم ہوگا۔

فعل مدح کی مثال: جیسے "نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ "،اس مثال میں نِعْمَ فعل مدح،الرَّجُلُ فاعل،زَیْدٌ مخصوص بالمدح ہے۔

فعل ذم کی مثال: جیسے "بِئْسَ الرَّجُلُ زَیْدٌ" اس مثال میں بِئْسَ فعل ذم،الرَّجُلُ فاعل،زَیْدٌ مخصوص بالذم ہے۔

افعال مدح وذم کے فاعل کیلئے شرائط:

حَبَّذا کا فاعل ہمیشہ ذَا اسم اشارہ ہوتا ہے۔جیسے حَبَّذَا زَیْدٌ... ترکیب:حَبَّ فعل،ذَا اسم اشارہ اس کا فاعل،فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر مقدم،زَیْدٌ مخصوص بالمدح مبتدأ موٴخر،مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔حَبَّذَا کے علاوہ باقی تینوں افعال میں شرط یہ ہے کہ ان کا فاعل معرف باللام،یا معرف باللام کی طرف مضاف،یا ایسی ضمیر مستتر مبہم ہو جس کی تمیز نکرہ منصوبہ ہو۔

(۱) فاعل معرف باللام کی مثال: جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ (زید اچھا آدمی ہے) بِئْسَ الرَّجُلُ زَیْدٌ (زید برا آدمی ہے) سَآءَ الرَّجُلُ زَیْدٌ (زید برا آدمی ہے)

ترکیب: نِعْمَ فعل مدح،اَلرَّجُلُ اس کا فاعل،فعل اپنے فاعل سے مل کر خبر مقدم،زَیْدٌ مبتدأ موٴخر،مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔باقی مثالوں کی ترکیب بھی اسی طرح ہے۔

(۲) معرف باللام کی طرف مضاف کی مثال: نِعْمَ صَاحِبُ القَوْمِ زیدٌ (زید قوم کا اچھا ساتھی ہے) سَآءَ صَاحِبُ القَوْمِ زَیْدٌ (زید قوم کا برا ساتھی ہے) بِئْسَ صَاحِبُ القَوْمِ زَیْدٌ (زید قوم کا برا ساتھی ہے)

ترکیب: نِعْمَ فعل از افعال مدح،صَاحِبُ مضاف،القَوْمِ مضاف الیہ،مضاف ومضاف الیہ مل کر فاعل،فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم،زَیْدٌ مخصوص بالمدح مرفوع لفظاً مبتدأ موٴخر،مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا... باقی مثالوں کی ترکیب بھی اسی طرح ہے۔

(۳) فاعل ضمیر مستتر مبہم کی مثال جس کی تمیز نکرۂ منصوبہ ہو: نِـعْمَ رَجُلاًزَیْدٌ (زیدمرد ہونے کے اعتبار سے اچھا آدمی ہے) بِـئْسَ رَجُلاً زَیْدٌ (زیدمرد ہونے کے اعتبار سے برا آدمی ہے) سَآءَ رَجُلاً زَیْدٌ (زیدمرد ہونے کے اعتبار سے برا آدمی ہے)

ترکیب: نِـعْمَ فعل ازافعال مدح، هُوَ ضمیر درو مستتر ممیّز رَجُلاً تمیز ممیّز اپنی تمیز سے مل کر فاعل ہے نِـعمَ کا فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم، زَیْـــدٌ مخصوص بالمدح مرفوع لفظاً مبتدأ موٴخر، مبتدأ اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا، باقی مثالوں کی ترکیب بھی اسی طرح ہے،

فائدہ: نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ وغیرہ کی مشہور دو ترکیبیں ہیں۔(اگر چہ کل چار ترکیبیں ہوتی ہیں)

(1) نِعْمَ الرَّجُلُ جملہ فعلیہ ہوکر خبر مقدم ہے اور زَیدٌ مبتدأ موٴخر ہے۔

(2) نِعْمَ الرَّجُلُ جملہ فعلیہ ہوکر الگ جملہ ہے۔اور زَیْدٌ خبر ہے مبتدأ محذوف هُوَ ضمیر کی، پھر مبتدأ وخبر ملکر جملہ اسمیہ ہوکر الگ جملہ ہے۔

فائدہ: کبھی مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم محذوف ہوتا ہے، جیسے (۱) "نِعْمَ العَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ" یہ اصل میں نِعْمَ العَبْدُ اَیُّوبُ ہے۔ (۲) " وَالاَرْضَ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ المَاهِدُوْنَ " یہ اصل میں فَنِعْمَ المَاهِدُوْنَ نَحْنُ ہے۔(۳) "حَسْبُنَااللّٰهُ وَنِعْمَ الوَكِيْلُ " یہ اصل میں نِعْمَ الوَكِيْلُ هُوَ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

فصل: بدانکہ افعال تعجب دوصیغہ از ہر مصدر ثلاثی مجرد باشد، اوّل مَا اَفْعَلَهٗ چون مَا اَحْسَنَ زَيْدًا چہ نیکوست زید، تقدیرش اَیُّ شَیْءٍ اَحْسَنَ زَيْدًا، مَا بمعنی اَیُّ شَیْءٍ است درمحل رفع بابتدا، واَحْسَنَ درمحلِ رفع خبرِ مبتدا، وفاعلِ اَحْسَنَ هُوَ ست درو مستتر، وزَيْدًا مفعول بہ۔ دوم اَفْعِلْ بِهٖ چوں اَحْسِنْ بِزَيْدٍ، اَحْسِنْ صیغۂ امرست بمعنی خبر، تقدیرش اَحْسَنَ زَيْدٌ اَیْ صَارَ ذَا حُسْنٍ وبازائدہ است۔

ترجمہ: فصل؛ تو جان کہ افعال تعجب کے دو صیغے ہر ثلاثی مجرد کے مصدر سے ہوتے ہیں۔ پہلا مَا اَفْعَلَهٗ، جیسے مَا اَحْسَنَ زَيْدًا ''کیا ہی اچھا ہے زید'' اس کی تقدیر اَیُّ شَیْءٍ اَحْسَنَ زَيْدًا ہے، مَا، اَیُّ شَیْءٍ کے معنی میں ہے اور مبتدا ہونے کی وجہ سے محل رفع میں ہے، اور اَحْسَنَ مبتدا کی خبر ہونے کی وجہ سے محل رفع میں ہے، اور اَحْسَنَ کا فاعل هُوَ ہے جو اس میں پوشیدہ ہے اور زَيْدًا مفعول بہ۔ دوسرا اَفْعِلْ بِهٖ، جیسے اَحْسِنْ بِزَيْدٍ، اَحْسِنْ امر کا صیغہ ہے خبر کے معنی میں، اس کی تقدیر اَحْسَنَ زَيْدٌ ہے، یعنی صَارَ ذَا حُسْنٍ (وہ حسن والا ہوگیا) اور باءزائدہ ہے۔

تشریح: اس فصل میں مصنف رحمہ اللہ افعالِ تعجب کی بحث کر رہے ہیں۔

افعال تعجب کی تعریف اور عمل: افعال تعجب ان افعال کو کہتے ہیں جو انشاء تعجب کیلئے وضع کئے گئے ہوں۔ اور یہ ثلاثی مجرد کے ہر اس مصدر سے آتے ہیں جس میں لون (رنگ) اور عیب کے معنی نہ ہوں۔ یہ افعال فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتے ہیں۔

فعل تعجب کے اوزان: فعل تعجب کیلئے دو وزن ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

(1) مَا اَفْعَلَهٗ: جیسے مَا اَحْسَنَ زَيْدًا۔۔ مَا بمعنی اَیُّ شَيْءٍ، اَیُّ مضاف، شَيْءٍ مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر مبتدأ، اَحْسَنَ فعل، هُوَ ضمیر درو مستتر مرفوع متصل مرفوع محلاً فاعل، زَيْدًا منصوب لفظاً مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر خبر ہے مبتدأ کی، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ تعجبیہ ہوا۔ مَا اَحْسَنَ زَيْدًا کا لفظی ترجمہ ہے ''کس چیز نے زید کو حسن والا کردیا'' اور با محاورہ ترجمہ ہے ''زید کیا ہی حسین ہے''

(2) اَفْعِلْ بِهٖ جیسے اَحْسِنْ بِزَيْدٍ۔۔۔ اَحْسِنْ واحد مذکر مخاطب امر حاضر معلوم کا صیغہ ہے لیکن بمعنی اَحْسَنَ فعل ماضی ہے، اَحْسَنَ فعل، بـا زائدہ، زَيْدٍ لفظاً مجرور معناً مرفوع فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ تعجبیہ ہوا۔ لفظی ترجمہ ہے ''زید حسن والا ہوگیا'' اور با محاورہ ترجمہ ہے ''زید کیا ہی حسین ہے''۔

مَااَحْسَنَ زَیْدًا کی ترکیب میں تین مذاہب ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

(1) فرا کا مذھب: فرا فرماتے ہیں کہ مَا بمعنی اَیُّ شَیْئٍ ہے۔اَیُّ مضاف ، شَیْئٍ مضاف الیہ،مضاف ومضاف الیہ مل کر مبتدأ ہے،اور مابعد والا جملہ یعنی اَحْسَنَ زیدًا اس کی خبر ہے۔تقدیر عبارت یوں ہے"اَیُّ شَیْئٍ اَحْسَنَ زیدًا"

(2) سیبویہ کا مذھب: سیبویہ صاحب فرماتے ہیں کہ مَا نکرہ ہے شَیْئٌ کے معنی میں ہے۔شَیْئٌ موصوف عَظِیْمٌ مقدر اس کی صفت، موصوف اپنی صفت سے ملکر مبتدأ ہے، مابعد والا جملہ یعنی اَحْسَنَ زیدًا اس کی خبر ہے،تقدیر عبارت یوں ہے"شَیْئٌ عَظِیْمٌ اَحْسَنَ زیدًا"

(3) اخفش کا مذھب: اخفش فرماتے ہیں کہ یہ مَا موصولہ ہے اور اَلَّذِیْ کے معنی میں ہے،اَلَّذِیْ اسم موصول،اَحْسَنُ زیْدًا اس کا صلہ،موصول اپنے صلہ سے ملکر مبتدأ ہے،اور اس کی خبر محذوف ہے جو کہ شَیْئٌ عَظِیْمٌ ہے۔تقدیر عبارت یوں ہے"اَلَّذِیْ اَحْسَنَ زَیدًا شَیْئٌ عَظِیْمٌ"

(تمرینی سوالات)

ذیل کی مثالوں میں افعال مدح وذم اور افعال تعجب کی پہچان کریں اور ان کے معمولات بتائیں۔ نیز ہر مثال کا ترجمہ و ترکیب کریں۔

(۱)نِعْمَ العَابِدُ زَیدٌ (۲)بِئْسَ المِهَادُ جَهَنَّمُ (۳)مَااَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ (٤)بِئْسَ العَالِمُ غَیرُعَامِلٍ عَلٰی عِلْمِهٖ (٥)اَسْمِعْ بِزَیْدٍ (٦) نِعْمَ العَبْدُ اَیُّوبُ (۷)مَااَحْسَنَ الدِّیْنُ والدُّنْیَا اِذَااجْتَمَعَا (۸)فَنِعْمَ اَجْرُ العَامِلِیْنَ (۹)سَآءَ الرَّجُلُ تَارِکُ الصَّلٰوةِ (۱۰)اِنَّهَاسَآءَ تْ مُسْتَقَرًّاوَّمُقَامًا (۱۱)حَسْبُنَااللّٰهُ وَنِعْمَ الوَکِیْلُ (۱۲)قُتِلَ الاِنْسَانُ مَآاَکْفَرَهٗ (۱۳)بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلاً (۱٤)حَبَّذَازَیْدٌعَالِمٌ (۱٥)اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْیَوْمَ یَأْتُوْنَنَا

(نمونۂ حلّ سوالات)

(۱)نِعْمَ العَابِدُزَیْدٌ...... ترجمہ: زید اچھا عبادت گذار ہے۔

اس مثال میں نِعْمَ فعل مدح ہے،العَابِدُ اس کا فاعل،اور زَیْدٌ مخصوص بالمدح ہے۔

ترکیب: نِعْمَ فعل مدح،اَلعَابِدُ اس کا فاعل،فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم، زَیْدٌ مخصوص بالمدح مبتدأ مؤخر (مشہور ترکیب کے مطابق) مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(۲) بِئْسَ الْمِهَادُ جَهَنَّمُ...... ترجمہ: جہنّم برا ٹھکانہ ہے۔

مذکورہ جملے میں بِئْسَ فعل ذم، اَلْمِهَادُ اس کا فاعل، جَهَنَّمُ مخصوص بالذم ہے۔

ترکیب: بِئْسَ فعل از افعال ذم، اَلْمِهَادُ اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر خبر مقدم، جَهَنَّمُ مخصوص بالذم مبتدأ مؤخر، مبتدأ اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

(۳) مَا اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ...... ترجمہ: وہ آگ پر کیسے صبر کرنے والے ہیں۔

مذکورہ مثال میں مَا اَصْبَرَ فعل تعجب ہے، هُوَ ضمیر مستتر اس کا فاعل اور هُمْ ضمیر مفعول بہ ہے۔

ترکیب: مَا استفہامیہ بمعنی اَیُّ شَيْءٍ، اَیُّ شَيْءٍ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدأ، اَصْبَرَ فعل، هُوَ ضمیر در و مستتر راجع بسوئے مَا فاعل، هُمْ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ، عَلَى النَّارِ جار مجرور ملکر ظرف لغو متعلّق ہوا اَصْبَرَ کا، اَصْبَرَ فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلّق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ تعجبیہ ہوا۔ (یہ ترکیب امام سیبویہ کے مذہب کے مطابق ہے)

☆☆☆☆☆☆☆

نقشہ افعال عاملہ

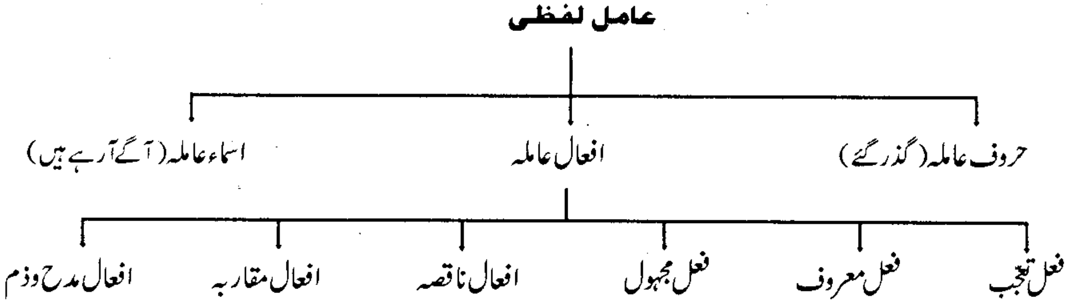

باب سوم در عمل اسماء عامله وآن یازده قسم ست

اول اسماء شرطیہ بمعنی اِنْ وآن نہ(۹) است، مَنْ ومَا واَیْنَ ومَتٰی وَاَیُّ واَنّٰی وَاِذْمَاوَحَیْثُمَاوَمَهْمَا ،فعل مضارع راجزم کنند چون مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ وَمَاتَفْعَلْ اَفْعَلْ وَاَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ وَمَتٰی تَقُمْ اَقُمْ وَاَیَّ شَیْءٍ تَأْكُلْ اٰكُلْ وَاَنّٰی تَكْتُبْ اَكْتُبْ وَاِذْمَاتُسَافِرْ اُسَافِرْ وَحَیْثُمَا تَقْصِدْ اَقْصِدْ ومَهْمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ ،دوم اسمائے افعال بمعنی ماضی چون هَیْهَاتَ وشَتَّانَ وسَرْعَانَ اسم رابنابرفاعلیت برفع کنند،چون هَیْهَاتَ یَوْمُ الْعِیْدِ ای بَعُدَ ،سوم اسمائے افعال بمعنی امر حاضر چون رُوَیْدَوَبَلْهَ وَحَیَّهَلْ وَعَلَیْكَ وَدُوْنَكَ وهَا اسم رانصب کنند بنابرمفعولیت چون رُوَیْدَ زَیْدًا اَیْ اَمْهِلْهُ

ترجمہ: تیسرا باب اسمائے عاملہ کے عمل (کے بیان) میں،اور وہ گیارہ قسمیں ہیں۔پہلی (قسم) اسمائے شرطیہ جو اِنْ کے معنی میں ہوں،اور وہ نو ہیں مَنْ،مَا،اَیْنَ،مَتٰی ،اَیُّ،اَنّٰی ،اِذْمَا،حَیْثُمَا،مَهْمَا ،(یہ حروف) فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں جیسے مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ،مَاتَفْعَلْ اَفْعَلْ،اَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ،مَتٰی تَقُمْ اَقُمْ ، اَیَّ شَیْءٍ تَأْكُلْ اٰكُلْ ،اَنّٰی تكتُبْ اَكْتُبْ،اِذْمَاتُسَافِرْ اُسَافِرْ،حَیْثُمَا تَقْصِدْ اَقْصِدْ،مَهْمَاتَقْعُدْاَقْعُدْ ...دوسری (قسم) وہ اسمائے افعال جو فعل ماضی کے معنی میں ہیں جیسے هَیْهَاتَ،شَتَّانَ، سَرْعَانَ ،یہ اسم کو فاعل کی بناپر رفع دیتے ہیں،جیسے هَیْهَاتَ یَوْمُ الْعِیْدِ یعنی بَعُدَ.تیسری (قسم) وہ اسمائے افعال جو امر حاضر کے معنی میں ہیں،جیسے رُوَیْدَ، بَلْهَ،حَیَّهَلْ، عَلَیْكَ،دُوْنَكَ،هَا،اسم کو مفعول کی بناپر نصب دیتے ہیں جیسے رُوَیْدَزَیْدًا یعنی اَمْهِلْهُ

تشریح: تیسرے باب میں مصنفؒ اسمائے عاملہ کی قسمیں بیان کررہے ہیں۔اسمائے عاملہ کی کل گیارہ (۱۱) قسمیں ہیں،جو بالتفصیل درج ذیل ہیں۔

(1) اول اسمائے شرطیہ:

اسمائے عاملہ کی گیارہ قسموں میں سے پہلی قسم اسمائے شرطیہ جازمہ ہے۔اسمائے شرطیہ جازمہ کل نو (۹) ہیں،جن کو شاعر نے شعر میں پرویا ہے۔

مَنْ وَمَا مَهْمَا وَاَیٌّ حَیْثُمَا اِذْمَا مَتٰی اَیْــنَـمَـا اَنّـٰی نہ اسم جازمند مر فعل را

اسمائے شرطیہ جازمہ کاعمل: یہ نوکلمات اِنْ شرطیہ کے معنی میں ہوکر دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں۔پہلے فعل کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں۔جیسے" مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ" ترکیب:مَنْ شرطیہ جازمہ مفعول بہ مقدم تَضْرِبْ فعل کا، تَضْرِبْ فعل،اَنتَ ضمیر در و مستتر برائے

واحد مذکر مخاطب مرفوع متصل مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر شرط، اَضْرِبْ فعل، اَنَا ضمیر در و مستتر برائے واحد متکلم مرفوع متصل مرفوع محلاً فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزاء، شرط اپنی جزاء سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔

فائدہ: اسمائے شرطیہ کی تین قسمیں ہیں۔

(1) پہلی قسم وہ اسماءِ شرطیہ جازمہ ہیں جو ظرفیت کے معنی سے خالی ہوں۔ یہ تین اسماء ہیں. مَنْ مَا اَیٌّ

(2) دوسری قسم وہ اسماءِ شرطیہ جازمہ ہیں جن میں ظرفِ زمان کے معنی موجود ہوں۔ یہ بھی تین اسماء ہیں. مَتٰی مَهْمَا اِذْمَا

(3) تیسری قسم وہ اسماءِ شرطیہ جازمہ ہیں جن میں ظرفِ مکان کے معنی موجود ہوں۔ یہ بھی تین اسماء ہیں. اَیْنَ اَنّٰی حَیْثُمَا

اسمائے شرطیہ جازمہ کا ترکیبی ضابطہ:

(1) اسمائے شرطیہ جازمہ میں سے مَنْ اور مَا کے بعد اگر فعل لازمی ہو یا ایسا فعل متعدی ہو جس کا مفعول بہ لفظوں میں موجود ہو، تو مَنْ اور ما مبتدا ہوں گے اور شرط و جزاء والے فعل ملکر خبر ہوں گے۔

فعل لازمی کی مثال: جیسے مَنْ یَّقُمْ اَقُمْ فعل متعدی کی مثال: جیسے مَنْ یُّکْرِمْنِیْ اُکْرِمْهُ

اور اگر ان کے بعد ایسا فعل متعدی ہو جس کا مفعول بہ لفظوں میں موجود نہ ہو تو مَنْ اور مَا فعل شرط کیلئے مفعول بہ مقدم ہوں گے جیسے مَنْ یُّکْرِمْ اُکْرِمْ

(2) اَیٌّ کا بھی یہی ضابطہ ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اَیٌّ ہمیشہ مضاف ہوگا اور مفعولیت کی صورت میں اپنے مضاف الیہ کا تابع ہوگا، یعنی اگر اس کا مضاف الیہ مصدر ہو تو یہ مفعول مطلق ہوگا، جیسے اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۔ اور اگر اس کا مضاف الیہ ظرف زمان یا مکان ہو تو یہ فعل کیلئے مفعول فیہ ہوگا، جیسے اَیَّ وَقْتٍ تَقْرَءْ اَقْرَءْ اور اَیَّ مَکَانٍ تَجْلِسْ اَجْلِسْ۔ اور اگر اس کا مضاف الیہ مصدر یا ظرف نہ ہو تو یہ ترکیب میں ہمیشہ مفعول بہ ہوگا، جیسے اَیَّ شَیْئٍ تَطْلُبْ اَطْلُبْ.

کبھی کبھار اَیٌّ کا مضاف الیہ حذف کر کے اس کے عوض اَیٌّ پر تنوین لائی جاتی ہے، جیسے "اَیًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی" یہاں مَا زائدہ ہے مضاف الیہ محذوف ہے جو هُمَا ہے اصل میں اَیُّهُمَا تھا، مضاف الیہ کو حذف کر کے اس کے عوض اَیٌّ پر تنوین لائی گئی۔

مرفوع کی صورت میں کبھی اَیٌّ خبر بھی واقع ہوتا ہے۔

(3) باقی چھ اسماء حَیْثُمَا، اِذْمَا، مَهْمَا، مَتٰی، اَیْنَ اور اَنّٰی اکثر مفعول فیہ واقع ہوتے ہیں، جیسے " مَتٰی تَقُمْ اَقُمْ"، لیکن کبھی کبھار مجرور واقع

ہوکرفعل کے متعلّق بھی ہوتے ہیں، جیسے "مِنْ اَینَ تَقْرَءُ اَقْرَءُ"

(2) دوم اسمائے افعال بمعنی ماضی:

اسماءِ عاملہ کی دوسری قسم اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی ہے، ان کی تعریف گذر چکی ہے۔اور یہ تین اسماء ہیں (۱) ھَیْھَاتَ بمعنی بَعُدَ، جیسے ھَیھَاتَ زَیْدٌ ای" بَعُدَ زیدٌ "زیددورہوگیا(۲)شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ، جیسے شَتَّانَ زَیْدٌوَّعَمْرٌو ای "اِفْتَرَقَ زَیْدٌ وَّعَمْرٌو" زیداورعمروجداہوگئے (۳) سَرْعَانَ بمعنی سَرُعَ، جیسے سَرْعَانَ زَیْدٌای "سَرُعَ زیدٌ" زیدنے جلدی کی۔

اسمائے افعال بمعنی ماضی کاعمل: اسماءِافعال بمعنی فعل ماضی فاعل کورفع دیتے ہیں، جیسے ھَیْھَاتَ یَوْمُ العِیْدِ(عیدکادن دورہوگیا)

ترکیب: ھَیْھَاتَ اسم فعل بمعنی فعل ماضی بَعُدَ کے، بَعُدَ فعل، یَومَ مضاف، العِیْدِ مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ مل کرفاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(3) سوم اسمائے افعال بمعنی امر حاضر:

اسماءِ عاملہ کی تیسری قسم اسمائے افعال بمعنی امرحاضر ہے، ان کی تعریف گذرچکی ہے، اوریہ درج ذیل چھ اسماء ہیں۔
دُوْنَکَ، بَلْہَ، عَلَیْکَ، حَیَّھَلْ، ھَا، رُوَیْدَ، ان سب کے معنی گذرچکے ہیں۔

اسمائے افعال بمعنی امرحاضر کاعمل: اسمائے افعال بمعنی امرحاضر فاعل کورفع اورمفعول کونصب دیتے ہیں، لیکن ان کافاعل ہمیشہ ضمیر مستتر ہوگا۔جیسے رُوَیدَزَیدًا، ترکیب: رُوَیْدَ اسم فعل، بمعنی اَمْھِلْ امرحاضر کے، اَمْھِلْ فعل، اَنتَ ضمیر دروستتر فاعل، زَیدًا منصوب لفظًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اورمفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

اسمائے افعال کی دونوں قسموں کوشاعر نے شعر میں یوں بیان کیاہے۔

نہ بود اسمائے افعال کزان شش ناصبند ۔۔۔ دُوْنَکَ بَلْہَ عَلَیْکَ حَیَّھَلْ باشدوھا
پس رُوَیْدَ بازرافع اسم راھیھات دان ۔۔۔ باز شَتَّانَ است سَرْعَانَ یادگیراین بیتھا

(تمرینی سوالات)

درج ذیل مثالوں میں اسماءشرطیہ جازمہ کاعمل اوراسمائے افعال کی قسمیں بتائیں۔نیز ترجمہ اورترکیب کریں۔

(۱)مَتٰی تَعْصِ اللّٰہَ یَسْوَدَّ قَلْبُکَ (۲)شَتَّانَ زَیْدٌوَّعَمْرٌو (۳)حَیْثُمَا تَذْھَبُوْا یَعْلَمُکُمُ اللّٰہُ (٤)مَنْ قَنِعَ شَبِعَ (۵)مَنْ حَفَرَ

بِئْرًا لِأَخِیْهِ وقَعَ فِیْهَا(٦)عَلَیْکَ بِالصَّبْرِ(٧)اَینَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُمُ الْمَوْتُ(٨)وَما تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعلَمْهُ اللّٰهُ(٩)اَیًّمَا تَـدْعُوا فلهُ الاَسْمَآءُ الحُسْنٰی (١٠)فَـاِنْ شَهِدُوا فَلا تَشْهَدمعَهُمْ(١١)قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآئکُمْ (١٢)هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ (١٣)وَمَـنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍخَیْرًا یَّرَهٗ(١٤)فَـاَیْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (١٥)فَـاِذاعَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ

(نمونۂ حلّ سوالات)

(١)مَتٰی تَعْصِ اللّٰهَ یَسْوَدَّ قَلْبُکَ...... ترجمہ: جب تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا تو تیرادل کالا ہوجائے گا۔

مذکورہ مثال میں مَتٰی اسماءِ شرطیہ جازمہ میں سے ہے، جس نے تَـعْصِ (جوشرط ہے) کوجزم بحذف اللام دیا ہے۔اوریَسْوَدَّ (جوکہ جزاء ہے) کوجزم بالسکون دیا ہے، پھر قاعدہ کے مطابق دال کومفتوح کردیا گیا ہے۔

ترکیب: مَتٰی اسم شرط جازم مفعول فیہ مقدم برائے تَـعْصِ ،تعصِ فعل،اَنْتَ ضمیر درومستتر فاعل،لفظ اللّٰہ مفعول بہ،فعل اپنے فاعل مفعول بہ اورمفعول فیہ سے مل کرشرط،یَسْوَدَّ فعل، قَلْبُکَ مضاف ومضاف الیہ ملکر فاعل،فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر جزاء،شرط جزاء ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

(٢)شَتَّانَ زَیْدٌ وَّعَمْرٌو...... ترجمہ: زیداورعمرو جدا ہوگئے۔

مذکورہ مثال میں شَتَّانَ اسم فعل بمعنی فعل ماضی ہے جس نے زیدٌ اورعمرٌو کو بنابر فاعلیت رفع دیا ہے۔

ترکیب: شَتَّانَ اسم فعل بمعنی اِفْتَـرَقَ ،اِفْتَـرَقَ فعل،زَیْـدٌ معطوف علیہ ،واؤ حرفِ عطف،عَـمْـرٌو معطوف،معطوف ومعطوف علیہ ملکر فاعل،فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(٣)حَیْثُما تَذْهَبُوا یَعلَمْکُمُ اللّٰهُ...... ترجمہ: جہاں بھی تم جاتے ہو اللہ تعالیٰ تم کو جانتا ہے۔

حَیْثُمَا اسمائے شرطیہ جازمہ میں سے ہے جس نے تَـذْهَبُـوا (شرط) کوجزم باسقاطِ نون اعرابی اوریَـعـلَـمْ (جزاء) کوجزم بالسکون دیا ہے۔

ترکیب: حَیثُمَا اسم شرط جازم مفعول فیہ مقدم برائے تَـذْهَبُوا ،تَذْهَبُوا فعل،واؤضمیر فاعل،فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ شرط، یَعْلَمْ فعل، کُمْ ضمیر منصوب متصل مفعول بہ،لفظ اللّٰہ فاعل،فعل اپنے فاعل اورمفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ جزاء،شرط اورجزاءمل کر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

چھــــارم اسم فاعل بمعنی حال یا استقبال، عملِ فعل معروف کند بشرطِ آنکہ اعتماد کردہ باشد بر لفظیکہ پیش از و باشد و آن لفظ مبتدا باشد در لازم چون زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ و در متعدی چون زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ عَمْرًا یا موصوف چون مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَبُوْهُ بَكْرًا یا موصول چون جَآءَ نِی الْقَائِمُ اَبُوْهُ وجَآءَ نِی الضَّارِبُ اَبُوْهُ عَمْرًا یا ذوالحال چون جَآءَ نِیْ زَیْدٌ رَاكِبًا غُلَامُهٗ فَرَسًا یا ہمزۂ استفہام چون اَضَارِبٌ زَیْدٌ عَمْرًا یا حرفِ نفی چون مَاقَائِمٌ زَیْدٌ، ہمان عمل کہ قَامَ وضَرَبَ میکرد قَائِمٌ وضَارِبٌ میکند۔

تــرجمه: چوتھی (قسم) اسم فاعل، جو حال یا استقبال کے معنی میں ہو۔ کہ فعل معروف کا عمل کرتا ہے بشرطیکہ اس نے اعتماد کیا ہو اس لفظ پر جو اس سے پہلے ہو، اور وہ لفظ (۱) مبتداء ہوگا فعل لازم میں جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ، اور فعل متعدی میں جیسے زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ عَمْرًا (۲) یا موصوف جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَبُوْهُ بَكْرًا (۳) یا موصول جیسے جَآءَ نِی الْقَائِمُ اَبُوْهُ اور جَآءَ نِی الضَّارِبُ اَبُوْهُ عَمْرًا (۴) یا ذوالحال جیسے جَآءَ نِیْ زَیْدٌ رَاكِبًا غُلَامُهٗ فَرَسًا (۵) یا ہمزۂ استفہام جیسے اَضَارِبٌ زَیْدٌ عَمْرًا (۶) یا حرفِ نفی جیسے مَاقَائِمٌ زَیْدٌ، جو عمل قَامَ اور ضَرَبَ کرتے تھے، وہی عمل قَائِمٌ اور ضَارِبٌ کرتے ہیں۔

(4) چھارم اسم فاعل:

اسماءِ عاملہ کی چوتھی قسم اسم فاعل ہے۔

اسم فاعل کی تعریف: اسم فاعل وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کیساتھ معنی مصدری بطریق حدوث قائم ہو، جیسے ضَارِبٌ

اسم فاعل کا عمل: اسم فاعل فعل معروف والا عمل کرتا ہے، یعنی اگر فعل لازمی سے مشتق ہو تو فاعل کو رفع دیتا ہے، اور اگر فعل متعدی سے مشتق ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔

اسم فاعل کے عمل کیلئے شرائط: اسم فاعل کے عمل کیلئے دو شرائط ہیں۔

☆ اسم فاعل میں حال یا استقبال کے معنی پائے جاتے ہوں۔

☆ اسم فاعل سے پہلے درج ذیل چھ چیزوں میں سے کوئی چیز ہو، اور اسم فاعل نے اس پر اعتماد کیا ہو (۱) مبتدأ (۲) موصوف (۳) موصول (٤) ذوالحال (۵) حرف استفہام (٦) حرفِ نفی

اسم فاعل کی مثالیں:

(1)**(الف)** اسم فاعل سے پہلے مبتدأ ہو، اسم فاعل اس کی خبر ہو، اور اسم فاعل لازمی ہو۔ جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْهُ (زید کا باپ کھڑا ہونے والا ہے) ترکیب: زَیْدٌ مبتدأ، قَائِمٌ اسم فاعل شبہ فعل، اَبُو مضاف، ہٗ ضمیر مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(ب) اسم فاعل سے پہلے مبتدأ ہو، اسم فاعل اس کی خبر ہو، اور اسم فاعل متعدی ہو. جیسے زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْهُ عَمْرًا (زید کا باپ عمرو کو مارنے والا ہے) ترکیب: زَیْدٌ مبتدأ، ضارِبٌ اسم فاعل شبہ فعل، اَبُو مضاف، ہٗ ضمیر مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر فاعل، عَمْرًا مفعول بہ، شبہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر ہوئی مبتدأ کی، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(2) اسم فاعل سے پہلے موصوف ہو اسم فاعل اس کی صفت ہو۔ جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَبُوْهُ بَکْرًا (میں ایسے مرد کے پاس سے گذرا جس کا باپ بکر کو مارنے والا ہے) ترکیب: مَرَرْتُ فعل با فاعل، با حرفِ جار، رَجُلٍ موصوف، ضَارِبِ اسم فاعل شبہ فعل، اَبُو مضاف، ہٗ ضمیر مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر فاعل، عَمْرًا مفعول بہ، شبہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرفِ لغو متعلّق ہوا مَرَرْتُ فعل کا، مَرَرْتُ فعل اپنے فاعل اور متعلّق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(3)**(الف)** اسم فاعل سے پہلے موصول ہو، اسم فاعل اس کا صلہ ہو اور اسم فاعل لازمی ہو۔ جیسے جَآءَنِی الْقَائِمُ اَبُوْهُ (آیا میرے پاس وہ شخص جس کا باپ کھڑا ہونے والا ہے) ترکیب: جَآءَ فعل، نونِ وقایہ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ مقدم، اَلْ بمعنیٰ اَلَّذِیْ اسم موصول، قَائِمٌ اسم فاعل شبہ فعل، اَبُو مضاف، ہٗ ضمیر مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صلہ، موصول اپنے صلے سے مل کر مرفوع لفظاً فاعل مؤخر، فعل اپنے فاعل مؤخر اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(ب) اسم فاعل سے پہلے موصول ہو اسم فاعل اس کا صلہ ہو، اور اسم فاعل متعدی ہو۔ جیسے جَآءَنِی الضَّارِبُ اَبُوْهُ عَمْرًا (آیا میرے پاس وہ شخص، جس کا باپ عمرو کو مارنے والا ہے) ترکیب: اس مثال کی ترکیب بھی پچھلی مثال کی ترکیب جیسی ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ اس مثال میں عَمْرً مفعول بہ ہے ضَارِبٌ کا۔

(4) اسم فاعل سے پہلے ذوالحال ہو، اسم فاعل اس سے حال ہو۔ جیسے جَآءَنِی زَیْدٌ رَاکِبًا غُلَامُهُ فَرَسًا (آیا میرے پاس زید،

درانحالیکہ اس کا غلام گھوڑے پر سوار ہونے والا ہے) ترکیب: جَآءَ فعل، نونِ وقایہ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ مقدم، زَیْدٌ ذوالحال رَاکِبًا اسم فاعل شبہ فعل، غُلامُ مضاف، ہٗ ضمیر مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر اس کا فاعل، فَرَسًا منصوب لفظاً مفعول بہ، رَاکِبًا شبہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر حال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل مؤخر جَآءَ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(5) اسم فاعل سے پہلے ہمزۂ استفہام ہو۔ جیسے اَضَارِبٌ زَیْدٌ عَمرًا (کیا زید عمرو کو مارنے والا ہے) ترکیب: ہمزۂ برائے استفہام، ضَارِبٌ اسم فاعل شبہ فعل، زَیْدٌ مرفوع لفظاً اس کا فاعل، عَمرًا منصوب لفظاً اسکا مفعول بہ، شبہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوکر شبہ جملہ ہوا۔

(6) اسم فاعل سے پہلے حرف نفی ہو۔ جیسے مَا قَائِمٌ زَیْدٌ (زید کھڑے ہونے والا نہیں ہے) ترکیب: مَا حرف نفی، قَائِمٌ اسم فاعل شبہ فعل، زَیْدٌ مرفوع لفظاً اس کا فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر شبہ جملہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

پنجم اسم مفعول بمعنی حال واستقبال عمل فعل مجہول کند بشرطِ اعتماد مذکور چون زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْهُ ، وَعَمْرٌو مُعْطٰی غُلَامُهٗ دِرْهَمًا، وبَکْرٌ مَّعْلُوْمٌ ن ابْنُهٗ فَاضِلًا ، وخَالِدٌ مُّخْبَرٌ ن ابْنُهٗ عَمْرًا فَاضِلًا ، ہمان عمل کہ ضُرِبَ واُعْطِیَ وعُلِمَ واُخْبِرَ میکرد مَضْرُوْبٌ ومُعْطٰی ومَعْلُوْمٌ ومُخْبَرٌ میکند۔

ترجمہ: پانچویں (قسم) اسم مفعول جو حال اور استقبال کے معنی میں ہو، فعل مجہول کا عمل کرتا ہے مذکورہ اعتماد کی شرط کے ساتھ، جیسے زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْهُ، اور عَمْرٌو مُعْطٰی غُلَامُهٗ دِرْهَمًا، اور بَکْرٌ مَّعْلُوْمٌ ن ابْنُهٗ فَاضِلًا، اور خَالِدٌ مُّخْبَرٌ ن ابْنُهٗ عَمْرًا فَاضِلًا، جو عمل ضُرِبَ، اُعْطِیَ، عُلِمَ اور اُخْبِرَ کرتے تھے (وہی عمل) مَضْرُوْبٌ، مُعْطٰی، مَعْلُوْمٌ اور مُخْبَرٌ کرتے ہیں۔

(5) پنجم اسم مفعول:

اسمائے عاملہ کی پانچویں قسم اسم مفعول ہے۔

اسم مفعول کی تعریف: اسم مفعول وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر معنی مصدری واقع ہو۔ جیسے مَضْرُوْبٌ

اسم مفعول کا عمل: اسم مفعول فعل مجہول والا عمل کرتا ہے، یعنی نائب فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتا ہے۔

اسم مفعول کے عمل کیلئے شرائط: اسم مفعول کے عمل کیلئے دو شرطیں ہیں۔

☆ اسم مفعول میں حال یا استقبال کے معنی پائے جاتے ہوں۔

☆ درج ذیل چھ چیزوں میں سے کوئی چیز اس سے پہلے ہو، اور اسم مفعول نے اس پر اعتماد کیا ہو۔

(۱) مبتدأ (۲) موصوف (۳) موصول (٤) ذوالحال (۵) استفہام (٦) حرفِ نفی

فائدہ: اگر اسم مفعول، فعل متعدی بیک مفعول سے مشتق ہو تو اسم مفعول بھی متعدی بیک مفعول ہوگا، اور مفعول کو نائب فاعل ہونے کی وجہ سے رفع دیگا۔ اگر اسم مفعول، فعل متعدی بدو مفعول سے مشتق ہو تو اسم مفعول بھی متعدی بدو مفعول ہوگا اور مفعول اول کو نائب فاعل ہونے کی وجہ سے رفع اور ثانی مفعول کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دے گا۔ اور اگر اسم مفعول، فعل متعدی بسہ مفعول سے مشتق ہو، تو اسم مفعول بھی متعدی بسہ مفعول ہوگا اور مفعول اول کو نائب فاعل ہونے کی وجہ سے رفع، اور ثانی وثالث کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دے گا۔

اسم مفعول کی مثالیں:

(1) اسم مفعول متعدی بیک مفعول ہو، اس سے پہلے مبتدأ ہو اور اسم مفعول اس کی خبر ہو۔ جیسے زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْهُ (زید کا باپ مارا جاتا ہے) ترکیب: زَیْدٌ مبتدأ، مَضْرُوْبٌ اسم مفعول شبہ فعل، اَبُوْہُ مضاف و مضاف الیہ ملکر اس کا نائب فاعل، شبہ فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر، زَیْدٌ مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(2) اسم مفعول متعدی بدو مفعول ہو، ان میں سے ایک پر اکتفاء جائز ہو، اس سے پہلے مبتدأ ہو اور اسم مفعول اس کی خبر ہو۔ جیسے عَمْرٌو مُعْطًی غُلَامُهٗ دِرْهَمًا (عمرو کے غلام کو ایک درہم دیا جاتا ہے) ترکیب: عَمْرٌو مبتدأ، مُعطًی اسم مفعول شبہ فعل، غُلامُ مضاف، ہٗ ضمیر مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ مل کر اس کا نائب فاعل، دِرْهَمًا اس کا مفعول بہ، شبہ فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہوکر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(3) اسم مفعول متعدی بدو مفعول ہو، ان میں سے ایک پر اکتفاء جائز نہ ہو، اس سے پہلے مبتدأ ہو اور اسم مفعول اس کی خبر ہو۔ جیسے بَكْرٌ مَعْلُوْمٌ اِبْنُهٗ فَاضِلًا (بکر کے بیٹے کو فاضل مانا جاتا ہے) ترکیب: بَكْرٌ مبتدأ، مَعلُومٌ اسم مفعول شبہ فعل، اِبْنُہٗ مضاف و مضاف الیہ مل کر نائب فاعل، فَاضِلًا مفعول بہ، شبہ فعل اپنے نائب فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہوکر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(4) اسم مفعول متعدی بسہ مفعول ہو اس سے پہلے مبتدأ ہو، اور اسم مفعول اس کی خبر ہو۔ جیسے خَالِدٌ مُخْبَرٌ اِبْنُهٗ عَمْرًا فَاضِلًا (خالد کے بیٹے کو خبر دی جاتی ہے کہ عمرو فاضل ہے) ترکیب: خَالِدٌ مبتدأ، مُخْبَرٌ اسم مفعول شبہ فعل، اِبْنُہٗ مضاف و مضاف الیہ مل کر نائب فاعل، عَمْرًا مفعول بہ اول، فَاضِلًا مفعول بہ ثانی، شبہ فعل اپنے نائب فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر شبہ جملہ ہوکر خبر مبتدأ کی، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

خلاصہ یہ کہ فعل متعدی کے اعتبار سے اسم مفعول کی چار قسمیں ہیں۔ پھر ہر ایک قسم کا چھ چیزوں میں سے کسی ایک پر اعتماد ہوگا، تو کل چوبیس (24) صورتیں بنتی ہیں۔

ہم نے اختصاراً صرف مبتدأ پر اعتماد والی چار صورتیں ذکر کی ہیں۔ بقیہ صورتیں اگلے صفحہ پر نقشہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

نقشۂ اقسامِ اسم مفعول

اعتماد	متعدی بیک مفعول	''متعدی بدو مفعول'' جن میں سے ایک مفعول پر اکتفاء جائز ہو	''متعدی بدو مفعول'' جن میں سے ایک مفعول پر اکتفاء ناجائز ہو	متعدی بسہ مفعول
مبتدأ	زَیدٌ مَضرُوبٌ اَبُوہٗ	عَمرٌو مُعطیً غُلامُہٗ دِرْھَمًا	بَکرٌ مَعلُومٌ نِ ابنُہٗ فَاضِلاً	خَالِدٌمُخبَرٌن ابنُہٗ عَمرًا فَاضِلاً
موصوف	مَرَرْتُ بِرَجُلٍ مَضرُوبٍ اَبُوْہٗ	مَرَرْتُ بِرَجُلٍ مُعطیً غُلامُہٗ دِرْھَمًا	مَرَرْتُ بِرَجُلٍ مَعْلُومٍ نِ ابنُہٗ فَاضِلاً	مَرَرْتُ بِرَجُلٍ مُخبَرٍنِ ابنُہٗ عَمرًا فَاضِلاً
موصول	جَآءَ نِی زَیدُنِ المَضرُوبُ اَبُوہٗ	جَآءَ نِی المُعطَی غُلامُہٗ دِرْھَمًا	جَآءَ نِی المَعلُومُ ابنُہٗ فاصلاً	جَآءَ نِی المُخبَرُ ابنُہٗ عَمرًا فَاضِلاً
ذوالحال	جَآءَ نِی زَیدٌ مَضرُوبًا اَبُوہٗ	جَآءَ نِی زَیدٌ مُعطًی غُلامُہٗ دِرْھَمًا	جَآءَ نِی زَیدٌمعلُومًا نِ ابنُہٗ فاضلاً	جَآءَ نِی زَیدٌمُخبَرًا نِ ابنُہٗ عَمرًا فَاضِلاً
استفہام	اَمَضرُوبٌ زَیدٌ	اَمُعطًی زَیدٌ دِرھَمًا	اَمَعلُومٌ زَیدٌ فاصلا	اَمُخبَرٌ زَیدٌعَمرًا فَاضِلاً
حرف نفی	مَامَضرُوبٌ زَیدٌ	مَامُعطًی زَیدٌ دِرھَمًا	مَامَعلُومٌ زَیدٌ فاصلا	مَامُخبَرٌ زَیدٌعَمرًا فَاضِلاً

ششم صفت مشبہ عمل فعل خود کند بشرطِ اعتمادِ مذکور چون زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ ، ہمان عمل کہ حَسُنَ میکرد حَسَنٌ میکند ۔ ہفتم اسم تفضیل واستعمالِ او بر سہ وجہ است ، بہ مِنْ چون زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو یا باالف ولام چون جَآءَ نِی زَیْدُ نِ الْاَفْضَلُ یا باضافت چون زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ ، وعملِ او در فاعل باشد وآن ھُوَ است فاعلِ اَفْضَلُ کہ درو مستتر است ۔ ہشتم مصدر بشرطِ آنکہ مفعول مطلق نباشد عمل فعلش کند چون اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًا ۔ نہم اسم مضاف ، مضاف الیہ را بجر کند چون جَآءَ نِیْ غُلَامُ زَیْدٍ ، بدانکہ اینجا لام بحقیقت مقدّر ست زیرا کہ تقدیرش آنست کہ غُلَامٌ لِزَیْدٍ

ترجمہ: چھٹی (قسم) صفت مشبہ، جو اپنے فعل کا عمل کرتا ہے مذکورہ اعتماد کی شرط کے ساتھ، جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ ، جو عمل حَسُنَ کرتا تھا (وہی عمل) حَسَنٌ کرتا ہے۔ ساتویں (قسم) اسم تفضیل، اور اس کا استعمال تین طریقوں پر ہے۔ (۱) مِنْ کے ساتھ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (۲) یا الف ولام کے ساتھ جیسے جَآءَ نِی زَیْدُ نِ الْاَفْضَلُ (۳) یا اضافت کے ساتھ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ ۔ اور اس کا عمل فاعل میں ہوتا ہے اور وہ ھُوَ ہے جو اَفْضَلُ کا فاعل ہے اور اس (اَفْضَلُ) میں مستتر ہے۔ آٹھویں (قسم) مصدر، بشرطیکہ وہ مفعول مطلق نہ ہو، اپنے فعل کا عمل کرتا ہے جیسے اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْرًا ۔ نویں (قسم) اسم مضاف، مضاف الیہ کو جر دیتا ہے جیسے جَآءَ نِیْ غُلَامُ زَیْدٍ ، تُو جان کہ اس جگہ حقیقت میں لام مقدر ہے، کیونکہ اس کی تقدیر (عبارت) یوں ہے غُلَامٌ لِزَیْدٍ ۔

(6) ششم صفت مشبہ:

اسماء عاملہ کی چھٹی قسم صفت مشبہ ہے۔

صفت مشبہ کی تعریف: صفت مشبہ وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے اندر معنی مصدری ثبوت اور دوام کے ساتھ پایا جائے۔ جیسے حَسَنٌ (خوبصورت)

صفت مشبہ کا عمل: صفت مشبہ فعل لازمی والا عمل کرتا ہے، یعنی فاعل کو رفع دیتا ہے۔

صفت مشبہ کے عمل کیلئے شرائط: صفت مشبہ کے عمل کیلئے صرف ایک شرط ہے، وہ یہ کہ الف لام موصول کے علاوہ باقی پانچ چیزوں میں سے کوئی ایک، صفت مشبہ سے پہلے واقع ہو، اور صفت مشبہ نے اس پر اعتماد کیا ہو۔

الف لام موصول صفت مشبہ پر داخل نہیں ہوسکتا کیونکہ الف لام موصول اسم فاعل اور اسم مفعول کے ساتھ خاص ہے۔ اسی طرح صفت مشبہ میں حال یا استقبال والی شرط نہیں ہے، کیونکہ صفت مشبہ میں کوئی بھی زمانہ نہیں پایا جاتا ہے بلکہ صفت مشبہ دوام اور استمرار پر

دلالت کرتی ہے۔

صفت مشبہ کی مثالیں:

(1) صفت مشبہ سے پہلے مبتدأ ہو،اور صفت مشبہ اس کی خبر ہو۔ جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ (زید کا غلام خوبصورت ہے) ترکیب: زَیْدٌ مبتدأ، حَسَنٌ صفت مشبہ شبہ فعل، غُلَامُہٗ مضاف و مضاف الیہ ملکر اس کا فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(2) صفت مشبہ سے پہلے موصوف ہو،اور صفت مشبہ اس کی صفت ہو۔ جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حَسَنٍ غُلَامُہٗ (میں گذرا ایسے مرد پر جسکا غلام حسین ہے) ترکیب: مَرَرْتُ فعل بافاعل، باء حرفِ جار، رَجُلٍ موصوف، حَسَنٍ صفت مشبہ شبہ فعل، غُلَامُہٗ مضاف و مضاف الیہ ملکر اس کا فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوکر صفت ہوئی موصوف کی، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر ظرفِ لغو متعلّق ہوا مَرَرْتُ فعل کا، مَرَرْتُ فعل اپنے فاعل اور متعلّق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(3) صفت مشبہ سے پہلے ذو الحال ہو،اور صفت مشبہ اس کا حال ہو۔ جیسے جَآءَ نِی زَیْدٌ حَسَنًا غُلَامُہٗ (آیا میرے پاس زید، اس حال میں کہ اس کا غلام خوبصورت ہے) ترکیب: جَآءَ فعل، نونِ وقایہ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلًا مفعول بہ مقدم، زَیْدٌ ذو الحال، حَسَنًا صفت مشبہ شبہ فعل، غُلَامُہٗ مضاف و مضاف الیہ مل کر اس کا فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہوکر حال، ذو الحال اپنے حال سے مل کر فاعل مؤخر، فعل اپنے فاعل مؤخر اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(4) صفت مشبہ سے پہلے حرفِ استفہام ہو اور صفت مشبہ اس پر اعتماد کرے۔ جیسے اَحَسَنٌ زَیْدٌ (کیا زید خوبصورت ہے؟) ترکیب: ہمزہ برائے استفہام، حَسَنٌ صفت مشبہ شبہ فعل، زَیْدٌ مرفوع لفظًا اس کا فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوکر شبہ جملہ ہوا

(5) صفت مشبہ سے پہلے حرفِ نفی ہو اور صفت مشبہ اس پر اعتماد کرے۔ جیسے مَا حَسَنٌ زَیْدٌ (زید خوبصورت نہیں ہے) ترکیب: مَا حرفِ نفی، حَسَنٌ صفت مشبہ شبہ فعل، زَیْدٌ مرفوع لفظًا اس کا فاعل، شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر شبہ جملہ ہوا۔

اسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق:

اسم فاعل اور صفت مشبہ کے درمیان فرق یہ ہے کہ اسم فاعل میں صفت عارضی ہوتی ہے، اور صفت مشبہ میں صفت دائمی ہوتی ہے۔ اسم فاعل کی مثال، جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا) اب مارنے والی صفت عارضی ہوتی ہے، کبھی ہوگی اور کبھی نہیں ہوگی۔ صفت مشبہ کی

مثال، جیسے حَسَنٌ (خوبصورت) حُسن والی صفت دائمی اور ہمیشہ ہوتی ہے، یہ نہیں ہوتا کہ کبھی حُسن ہو کبھی نہ ہو۔

(7) ھفتم اسم تفضیل:

اسمائے عاملہ کی ساتویں قسم اسم تفضیل ہے۔

اسم تفضیل کی تعریف: اسم تفضیل وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں مصدری معنی دوسرے کے اعتبار سے زیادہ پایا جائے۔ جیسے زَیْدٌ اَعْلَمُ مِنْ عَمرٍو (زید عمرو سے زیادہ عالم ہے)

اسم تفضیل کا عمل: اسم تفضیل فاعل کو رفع دیتا ہے۔ پھر اس کا فاعل کبھی ضمیر اور کبھی اسم ظاہر ہوتا ہے، لیکن اکثر ضمیر ہوتا ہے جو اسم تفضیل میں مستتر ہوتی ہے۔

اسم تفضیل کے عمل کیلئے شرائط: اسم تفضیل کا ضمیر میں عمل کرنے کیلئے ماقبل پر اعتماد کے سوا کوئی اور شرط نہیں ہے۔ البتہ اسم ظاہر میں عمل کرنے کیلئے کچھ شرائط ہیں، جو بڑی کتابوں میں مذکور ہیں، یہاں بیان کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

اسم تفضیل اور اسم مبالغہ میں فرق: اسم تفضیل اور اسم مبالغہ میں فرق یہ ہے کہ اسم تفضیل میں زیادتی دوسرے کے اعتبار سے ہوتی ہے، جبکہ اسم مبالغہ میں زیادتی فی نفسہ یعنی اپنی ذات کے اعتبار سے ہوتی ہے۔

اسم تفضیل کے استعمال کا طریقہ:

اسم تفضیل کے استعمال کے چار طریقے ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

(۱) اسم تفضیل مستعمل بمن: پہلا طریقہ یہ ہے کہ اسم تفضیل مِنْ کے ساتھ استعمال ہو، اس صورت میں اسم تفضیل کو مفرد مذکر لانا ضروری ہے، چاہے اسم تفضیل کا موصوف مفرد ہو، تثنیہ ہو یا جمع ہو۔ مذکر ہو یا مؤنث ہو۔ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو، زَیدانِ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو، زیدون افضل مِنْ عمرٍو، ھِنْدٌ افضلُ مِنْ نِسَآءٍ، ھِنْدا نِ افْضلُ مِنْ نِسَآءٍ، ھِنْدَاتٌ اَفْضَلُ مِنْ نِسَآءٍ،

پھر مِنْ کبھی مذکور ہوگا، جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عمرٍو اور کبھی مقدر ہوگا، جیسے قرآن مجید میں ہے "وَالآخِرَةُ خَیرٌ وَّاَبْقٰی" یہ اصل میں تھا "وَالآخِرَةُ خَیرٌ مِنَ الدُّنیَا وَاَبْقٰی مِنْھَا" (یاد رکھیں خیرٌ اسم تفضیل ہے یہ اصل میں اَخْیَرُ تھا پھر تخفیف ہوئی تو خَیْرٌ بن گیا)

(۲) اسم تفضیل مستعمل بالف لام: دوسرا طریقہ یہ کہ اسم تفضیل الف لام کے ساتھ استعمال ہو، اس صورت میں اسم تفضیل کا اپنے موصوف کے ساتھ افراد، تثنیہ، جمع، تذکیر اور تانیث میں مطابقت ضروری ہے۔ جیسے زَیدٌ الاَفْضَلُ، زَیدانِ الاَفْضَلانِ، زَیدُونَ

الاَفضَلُونَ هِندُنِ الفُضلٰی، هِندانِ الفُضلَیانِ،هِنداتُ نِ الفُضلَیاتُ،

(۳) اسم تفضیل مضاف الی النکرہ: تیسرا طریقہ یہ ہے کہ اسم تفضیل مستعمل باضافت ہواور اس کا مضاف الیہ نکرہ ہو۔اس صورت میں اسم تفضیل کو مفرد مذکر لانا واجب ہے، جیسے خَالِدٌ اَفضَلُ قَاعِدٍ، فَاطِمَۃُ اَفضَلُ اِمرَءَ ۃٍ، اَلمُجَاھِدُونَ اَفضَلُ رِجَالٍ، والمُتَعَلِّمَاتُ اَفضَلُ نِسَآءٍ،

(٤) اسم تفضیل مضاف الی المعرفہ: چوتھا طریقہ یہ ہے کہ اسم تفضیل مستعمل باضافت ہواور اس کا مضاف الیہ معرفہ ہو۔اس صورت میں اسم تفضیل میں دوصورتیں جائز ہیں۔(۱) اسم تفضیل کو مفرد مذکر لانا بھی جائز ہے (۲) اپنے موصوف کے ساتھ مطابق لانا بھی جائز ہے۔

مفرد مذکر کی مثال: جیسے وَلَتَجِدَنَّھُم اَحرَصَ النَّاسِ عَلٰی حَیَاۃٍ **مطابقت کی مثال:** جیسے وَجَعَلنَافِی کُلِّ قَریَۃٍ اَکابِرَ مُجرِمِیھَا

(8) ھشتم مصدر:

اسمائے عاملہ کی آٹھویں قسم اسم مصدر ہے۔

اسم مصدر کی تعریف: اسم مصدر وہ اسم ہے جو فعل کیلئے مشتق منہٗ ہواور صرف حدث پر دلالت کرے۔اسم مصدر کی نشانی یہ ہے کہ اس کے فارسی کے معنی کے آخر میں دَنْ یا تَنْ ،اوراس کے اُردو کے معنی کے آخر میں 'نا' آتا ہے۔جیسے اَلضَّربُ زدن، مارنا۔اَلقَتلُ کشتن، قتل کرنا۔

اسم مصدر کا عمل: اسم مصدر اپنے فعل والا عمل کرتا ہے، یعنی اگر فعل لازمی کا مصدر ہو، تو فاعل کو رفع دیتا ہے۔اور اگر فعل متعدی کا مصدر ہو، تو فاعل کو رفع ،اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔

مصدر کی اضافت اکثر فاعل کی طرف ہوتی ہے، اور کبھی مفعول کی طرف بھی ہوتی ہے۔

مصدر لازمی کی مثال: جیسے اَعجَبَنِی قِیَامُ زَیدٍ (زید کے کھڑے ہونے نے مجھے تعجب میں ڈالا)

مصدر متعدی کی مثال: جیسے اَعجَبَنِی ضَربُ زَیدٍ عَمرًا (زید کے عمرو کو مارنے نے مجھے تعجب میں ڈالا)

اسم مصدر کے عمل کیلئے شرائط: مصدر کے عمل کیلئے درج ذیل سات (۷) شرطیں ہیں۔

(۱) مصدر مفعول مطلق نہ ہو۔(۲) مفرد ہو، تثنیہ یا جمع نہ ہو۔ (۳) مکبّر ہو، مصغّر نہ ہو۔ (٤) اس کے آخر میں تائے وحدت نہ ہو۔ (٥) اپنے معمول سے مؤخر نہ ہو۔ (٦) موصوف نہ ہو۔ (۷) محذوف نہ ہو۔

⑨ نہم اسم مضاف:

اسمائے عاملہ کی نویں قسم اسم مضاف ہے۔

اسم مضاف کی تعریف: اسم مضاف وہ اسم ہے جس کی نسبت دوسرے اسم کی طرف کی جائے، جس اسم کی طرف نسبت کی جائے اس کو مضاف الیہ کہتے ہیں، اور مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان جو نسبت ہوتی ہے، اسے اضافت کہتے ہیں۔ جیسے "غُلامُ زَیدٍ" یہاں غُلامُ کی نسبت زَیدٍ کی طرف ہورہی ہے، تو غُلامُ مضاف، زَیدٍ مضاف الیہ، اوران کے درمیان جو نسبت ہے، اضافت کہلاتی ہے۔

اسم مضاف کا عمل: اسم مضاف ہمیشہ مضاف الیہ کو جر دیتا ہے، جیسے "غُلامُ زَیدٍ" اصل میں غُلامٌ لِزَید تھا، لام کو مقدر کر کے غُلامُ زَیدٍ ہوگیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

(تمرینی سوالات)

امثلہ ذیل میں اسمائے عاملہ اور اوران کے معمول بتائیں، اور اسم تفضیل کی صورت میں بتائیں کہ اس کا استعمال کس طریقہ سے ہوا ہے، نیز ہر مثال کا ترجمہ اور ترکیب کریں۔

(۱)خَیرُ العِلمِ مَانَفَعَ (۲)اِنِّی جَاعِلٌ فِی الاَرضِ خَلِیفَةً (۳)اِنَّ رَبِّی لَسَمِیعُ الدُّعَآءِ (٤)هٰذا المَسجِدُ اَطوَلُ وَارفَعُ مِن ذَالِکَ (٥)اَبُوکَ مُعطَی رَأسُهٗ (٦)زَیدٌ اَهدٰی مِن عَمرٍو (٧)ذَالِکُم اَطهَرُ لِقُلُوبِکُم (٨)مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِینٍ (٩)وَاِنَّا اِن شَآءَ اللّٰهُ لَمُهتَدُونَ (١٠)وَمَن یَّکتُمهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلبُهٗ (١١)خٰلِدِینَ فِیهَا وَاَزوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ (١٢)وَاَنتَ خَیرُ الفَاتِحِینَ (١٣)وَمَا هُم بِخَارِجِینَ مِنَ النَّارِ (١٤)وُجُوهٌ یَّومَئِذٍ نَّاعِمَةٌ (١٥)قَالَ اِنَّکَ مِنَ المُنظَرِینَ

(نمونۂ حلّ سوالات)

(۱) **خَیرُ العِلمِ مَانَفَعَ**..... ترجمہ: زیادہ بہتر علم وہ ہے، جو نفع دے۔

مذکورہ مثال میں خَیرُ اسم تفضیل ہے، (اصل میں اَخیَرُ تھا، پھر کثرت استعمال کی وجہ سے اس میں تخفیف ہوئی) یہاں چار طریقوں میں سے چوتھے طریقے (اضافت الی المعرفہ) کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔

ترکیب: خَیرُ مضاف، العِلمِ مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ مل کر مبتدأ، مَا موصولہ، نَفَعَ فعل، هُوَ ضمیر در ومستتر راجع بسوئے مَا اس

کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوکر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

(۲) اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الاَرْضِ خَلِیْفَةً..... ترجمہ: بیشک میں زمین میں خلیفہ (نائب) بنانے والا ہوں۔

مثال بالا میں جَاعِلٌ اسم فاعل متعدی ہے، جس نے اپنے فاعل ھُوَ ضمیر مستتر کو محلاً رفع اور خَلِیْفَةً مفعول بہ کو لفظاً نصب دیا ہوا ہے۔

ترکیب: اِنَّ حرف از حروفِ مشبہ بالفعل، یاء ضمیر منصوب متصل اس کا اسم، جَاعِلٌ اسم فاعل، اَنَا ضمیر در و مستتر فاعل، فِی الاَرْضِ جار مجرور ملکر ظرفِ لغو اسکا متعلّق، خَلِیْفَةً مفعول بہ، شبہ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلّق سے ملکر شبہ جملہ ہوکر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

(۳) اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ..... ترجمہ: بیشک میرا ربّ دعاؤں کو سننے والا ہے۔

مذکورہ مثال میں سَمِیْعٌ صفت مشبہ ہے، جس نے اپنے فاعل ھُوَ ضمیر مستتر کو محلاً رفع، اور الدُّعَآءِ کو بنا بر مفعولیت معناً نصب دیا ہوا ہے۔

ترکیب: اِنَّ حرف از حروفِ مشبہ بالفعل، رَبِّیْ مضاف و مضاف الیہ ملکر اس کا اسم، لام تاکیدیہ، سَمِیْعُ صفت مشبہ ھُوَ ضمیر در و مستتر فاعل، اَلدُّعَآءِ لفظاً مضاف الیہ اور معناً مفعول بہ، صفت مشبہ اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر شبہ جملہ ہوکر خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

دھم اسم تام، تمیز را بنصب کند و تمامی اسم یا بتنوین باشد چون مَافِی السَّمَآءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا، یا بتقدیر تنوین چون عِنْدِیْ اَحَدَعَشَرَ رَجُلًا و زَیْدٌ اَکْثَرُ مِنْکَ مَالًا، یا بنونِ تثنیہ چون عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا، یا بنونِ جمع چون هَلْ نُنَبِّئُکُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا، یا بمشابہ نونِ جمع چون عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا تا تِسْعُوْنَ، یا باضافت چون عِنْدِیْ مِلْؤُهٗ عَسَلًا، یازدہم اسمائے کنایہ از عدد، وآن دو لفظ است کَمْ و کَذَا، کَمْ بر دو قسم است استفہامیہ و خبریہ، استفہامیہ تمیز را بنصب کند و کَذَا نیز چون کَمْ رَجُلًا عِنْدَکَ و عِنْدِیْ کَذَا دِرْهَمًا، و کَمْ خبریہ تمیز را بجر کند چون کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ و کَمْ دَارٍ بَنَیْتُ، و گاہی مِنْ جار بر تمیز کَمْ خبریہ آید چون قولہ تعالیٰ کَمْ مِنْ مَّلَکٍ فِی السَّمٰوٰتِ،،

ترجمہ: دسویں (قسم) اسم تام، تمیز کو نصب دیتا ہے۔ اور اسم کا تام ہونا (۱) یا تنوین کے ساتھ ہوتا ہے جیسے مَافِی السَّمَآءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا (۲) یا تنوین مقدر کے ساتھ جیسے عِنْدِیْ اَحَدَعَشَرَ رَجُلًا اور زَیْدٌ اَکْثَرُ مِنْکَ مَالًا (۳) یا نونِ تثنیہ کے ساتھ جیسے عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا (۴) یا نونِ جمع کے ساتھ جیسے هَلْ نُنَبِّئُکُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا (۵) یا مشابہ نونِ جمع کے ساتھ جیسے عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا ،تِسْعُوْنَ تک (۶) یا اضافت کے ساتھ جیسے عِنْدِیْ مِلْؤُهٗ عَسَلًا ۔گیارہویں (قسم) اسمائے کنایہ از عدد، اور یہ دو لفظ ہیں کَمْ اور کَذَا ، کَمْ دو قسم پر ہے استفہامیہ اور خبریہ، (کَمْ) استفہامیہ تمیز کو نصب دیتا ہے اور کَذَا بھی جیسے کَمْ رَجُلًا عِنْدَکَ اور عِنْدِیْ کَذَا دِرْهَمًا ،اور کَمْ خبریہ تمیز کو جر دیتا ہے جیسے کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ اور کَمْ دَارٍ بَنَیْتُ ،اور کبھی مِنْ جارہ کَمْ خبریہ کی تمیز پر آتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول ہے کَمْ مِنْ مَّلَکٍ فِی السَّمٰوٰتِ،

(10) دھم اسم تام:

اسمائے عاملہ کی دسویں قسم اسم تام ہے۔

اسم تام کی تعریف: اسم تام وہ اسم ہے جو پانچ چیزوں یعنی نونِ تنوین، نونِ تثنیہ، نونِ جمع، نونِ مشابہ بالجمع اور اضافت میں سے کسی ایک کیساتھ تام ہو جائے۔ تام ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان میں سے کسی ایک کے ہوتے ہوئے اس کی اضافت کسی اور کی طرف نہیں ہو سکتی۔

اسم تام کا عمل: اسم تام تمیز کو نصب دیتا ہے۔

مثالیں:

(1) نونِ تنوین کی مثال: جیسے "مَافِی السَّمَآءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا" اس مثال میں رَاحَةٍ نے تنوین کے ساتھ تام ہو کر سَحَابًا کو بنا

برتمیز نصب دیا ہوا ہے۔

(2) نونِ تثنیہ کی مثال: جیسے "عِندِی قَفِیزَانِ بُرًّا" اس مثال میں قَفِیزَانِ نے نونِ تثنیہ کے ساتھ تام ہوکر بُرًّا کو بنابرتمیز نصب دیا ہوا ہے۔

(3) نونِ جمع کی مثال: جیسے "ھَلْ نُنَبِّئُکُم بِالاَخسَرِینَ اَعمَالًا" اس مثال میں اَخسَرِینَ نے نونِ جمع کے ساتھ تام ہوکر اَعمَالًا کو بنابرتمیز نصب دیا ہوا ہے۔

(4) نونِ مشابہ بالجمع کی مثال: جیسے "عِندِی عِشرُونَ دِرهَمًا" اس مثال میں عِشرُونَ نے نونِ مشابہ بالجمع کے ساتھ تام ہوکر دِرهَمًا کوتمیز کی بناپرنصب دیا ہوا ہے۔

(5) اضافت کی مثال: جیسے "عِندِی مِلؤُہٗ عَسَلًا" اس مثال میں مِلؤُ ہٗ نے اضافت کے ساتھ تام ہوکر عَسَلًا کو بنابرتمیز نصب دیا ہوا ہے۔

(11) یازدھم اسمائے کنایہ ازعدد:

اسمائے عاملہ کی گیارہویں قسم کنایہ ازعدد ہے۔

کنایہ ازعدد کی تعریف: کنایہ ازعدد سے مراد وہ اسم ہے، جوعددِ مبہم پر دلالت کرے، اوراس کیلئے دولفظ وضع کئے گئے ہیں۔(۱) کَـم (۲) کَذَا

کَم دوقسم پر ہے۔(۱) کَمْ استفہامیہ (۲) کَمْ خبریہ

(۱) کَمْ استفہامیہ: کَمْ استفہامیہ وہ ہے، جس کے ذریعے عددِ مبہم کے بارے میں پوچھا جائے۔

(۲) کَمْ خبریہ: کَمْ خبریہ وہ ہے، جس کے ذریعے عددِ مبہم کے بارے میں خبر دی جائے۔

کَمْ استفہامیہ کے معنی ہیں "کتنا"... کَم خبریہ کے معنی ہیں "بہت سا"...اور کَذَا کے معنی ہیں "اتنا"۔

کَمْ استفہامیہ اور کَذَا کا عمل: یہ دونوں تمیز کونصب دیتے ہیں۔جیسے کَمْ رَجُلاً عِندَکَ ...عِندِی کَذَا دِرْهَمًا

کَمْ خبریہ کا عمل: کَمْ خبریہ تمیز کوجر دیتا ہے۔جیسے کَمْ مَالٍ اَنفَقتُ

وگاھے منْ جار بر تمییز کم خبریه آید:

یہاں سے مصنفؒ ایک فائدہ بیان کررہے ہیں، کہ کَمْ خبریہ کی تمیز پر مِنْ جارہ بھی داخل ہوسکتا ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ہے "وَكَمْ مِنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ" (اور آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں)

فائدہ: کَمْ استفہامیہ کی تمیز ہمیشہ مفرد منصوب ہوتی ہے، جیسے کَمْ رَجُلاً عِندَکَ۔ اور کَمْ خبریہ کی تمیز کبھی مفرد مجرور اور کبھی جمع مجرور ہوا کرتی ہے، بشرطیکہ کَمْ خبریہ اور اس کی تمیز کے درمیان فاصلہ نہ ہو، اگر فاصلہ ہو تو اس کی تمیز منصوب ہوتی ہے۔

مفرد مجرور کی مثال: جیسے کَمْ رَجُلٍ عِندِیْ (میرے پاس بہت سے آدمی ہیں)

جمع مجرور کی مثال: جیسے کَمْ رِجَالٍ عِندِیْ (میرے پاس بہت سے آدمی ہیں)

فاصلے کی مثال: جیسے کَمْ عِندِی رَجُلاً (میرے پاس بہت سے آدمی ہیں)

فائدہ: اگر کَمْ خبریہ اور اس کی تمیز کے درمیان فعل متعدی کا فاصلہ ہو، تو اس کی تمیز پر مِنْ جارہ کو داخل کرنا واجب ہے، تاکہ کَمْ خبریہ کی تمیز اور مفعول بہ کے درمیان فرق واضح ہو۔ جیسے قرآن مجید میں ہے "وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ"

فائدہ: کَمْ استفہامیہ کے بعد اکثر مخاطب کا صیغہ آتا ہے، جیسے کَمْ رَجُلاً ضَرَبْتَهٗ (آپ نے کتنے آدمی مارے؟) اور کَمْ خبریہ کے بعد اکثر متکلم کا صیغہ آتا ہے، جیسے کَمْ دَارٍ بَنَیْتُ (میں نے بہت سے گھر بنائے) کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ (میں نے بہت سا مال خرچ کیا)

☆☆☆☆☆☆☆

(تمرینی سوالات)

درج ذیل مثالوں میں اسم تام اور اس کی تمیز، اسمائے کنایہ اور ان کی تمیز واضح کریں۔ کَمْ استفہامیہ اور کَمْ خبریہ کی تعیین کیجئے اور ہر مثال کا ترجمہ وترکیب کریں۔

(۱) كَمْ رَكْعَةً صَلَّيْتَ (۲) اَللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا (۳) هُمْ اَكْثَرُوْنَ مِنْكُمْ مَالًا (٤) كَمْ يَوْمًا غِبْتَ عَنِّيْ (٥) وَكَمْ مِنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنَاهَا (٦) كَاَيِّنْ مِنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (٧) اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً (٨) وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ (٩) وَوَاعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا (١٠) ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا (١١) وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ (١٢) فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً (١٣) قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا (١٤) وَكَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً (١٥) وَقَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ

(نمونۂ حلّ سوالات)

(۱) کَمْ رَکْعَۃً صَلَّیْتَ..... ترجمہ: آپ نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔

درج بالا مثال میں کَمْ اسم کنایہ ہے، اوراس کی تمییز رَکْعَۃً ہے۔اور یہ کَمْ استفہامیہ ہے۔

ترکیب: کَمْ استفہامیہ ممیّز، رَکْعَۃً اس کی تمییز، ممیّز اپنی تمییز سے مل کرمفعول بہ مقدم، صَلَّیْتَ فعل، تُ ضمیرمرفوع متصل بارز اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ مقدم سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۲) اَللّٰہُ اَسْرَعُ مَکْرًا..... ترجمہ: اللہ تعالیٰ بہت جلد تدبیر کرنے والا ہے۔

مذکورہ مثال میں اَسْرَعُ اسم تام ہے تنوین مقدر سے، اور مَکْرًا اس کی تمییز ہے۔

ترکیب: لفظ اللّٰہُ مبتدأ، اَسْرَعُ اسم تفضیل، ھُوَ ضمیر درو مستتر ممیّز، مَکْرًا تمییز، ممیّز اپنی تمییز سے ملکر فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) ھُمْ اَکْثَرُوْنَ مِنْکُمْ مَالًا..... ترجمہ: وہ مال کے اعتبار سے تم سے زیادہ ہیں۔

مثال مذکورمیں اَکْثَرُوْنَ اسم تام ہے، نونِ جمع کے ساتھ، اور مَالًا اس کی تمییز ہے۔

ترکیب: ھُمْ ضمیرمرفوع منفصل مبتدأ، اَکْثَرُوْنَ اسم تفضیل، ھُمْ ضمیر درو مستتر ممیّز، مِنْکُمْ جار مجرور ظرفِ لغو متعلّق، مَالًا تمییز، ممیّز اپنی تمییز کے ساتھ ملکر فاعل، اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلّق سے ملکر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

نقشہ اسمائے عاملہ

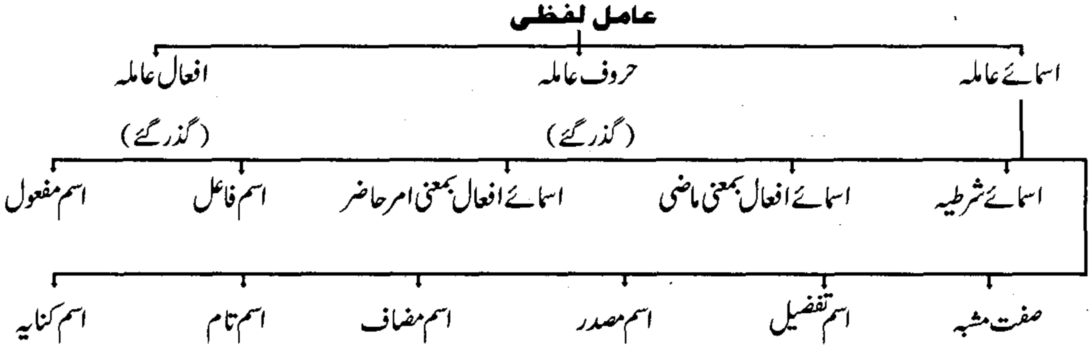

قسمِ دوم درعوامل معنوی بدانکہ عوامل معنوی بر دو قسم ست، اوّل ابتدا یعنی خُلو اسم از عوامل لفظی کہ مبتدا وخبر را برفع کند چون زَیْدٌ قَائِمٌ وانیجا گویند کہ زَیْدٌ مبتداء ست مرفوع بابتداء، وقَائِمٌ خبر مبتدا ست مرفوع بابتدا، وانیجا دو مذہب دیگرست یکی آنکہ ابتدا عامل است در مبتدا ومبتدا در خبر، دیگر آنکہ ہریکی از مبتدا وخبر عاملیست در دیگر۔ دوم خُلو فعل مضارع از ناصب وجازم فعل مضارع را برفع کند چون یَضْرِبُ زَیْدٌ، انیجا یَضْرِبُ مرفوعست زیرا کہ خالی ست از ناصب وجازم، تمام شد عوامل نحو بِتَوْفِیْقِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَعَوْنِہٖ۔

ترجمہ: دوسری قسم عوامل معنوی (کے بیان) میں۔ تُو جان کہ عوامل معنوی دو قسم پر ہیں، پہلی (قسم) ابتداء ''یعنی اسم کا خالی ہونا عوامل لفظی سے'' جو مبتداء اور خبر کو رفع دیتا ہے جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ، اس جگہ کہتے ہیں کہ زَیْدٌ مبتدا ہے جو ابتدا کی وجہ سے مرفوع ہے اور قَائِمٌ مبتدا کی خبر ہے جو ابتدا کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اور اس جگہ دو مذہب اور ہیں، ایک یہ کہ ابتدا مبتدا میں عامل ہے اور مبتدا خبر میں عامل ہے، دوسرا یہ کہ مبتدا اور خبر میں سے ہر ایک دوسرے میں عامل ہے۔ اور عوامل معنوی کی دوسری قسم فعل مضارع کا خالی ہونا ناصب اور جازم سے، فعل مضارع کو رفع دیتا ہے جیسے یَضْرِبُ زَیْدٌ، اس جگہ یَضْرِبُ مرفوع ہے کیونکہ خالی ہے عامل ناصب اور جازم سے۔ نحو کے عوامل پورے ہوگئے، اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی مدد سے۔

تشریح: یہاں سے مصنف رحمہ اللہ عوامل معنوی کی بحث کررہے ہیں۔ عامل معنوی (جس کی تعریف گذر چکی ہے) کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) ابتداء (۲) خلوّ

اوّل ابتداء:

عامل معنوی کی پہلی قسم ابتداء ہے۔ ابتداء کے معنی ہیں 'اسم کا عوامل لفظیہ سے خالی ہونا'

ابتداء کا عمل: ابتداء، مبتدأ اور خبر کو رفع دیتا ہے، جیسے '' زَیْدٌ قَائِمٌ '' میں زَیْدٌ اور قَائِمٌ کو ابتداء نے رفع دیا ہوا ہے۔

یہاں دو مذاہب اور بھی ہیں۔

(۱) بعض علماء فرماتے ہیں کہ 'مبتدأ میں عامل ابتداء ہے، اور خبر میں عامل مبتدأ ہے۔ اس مذہب کے مطابق مبتدأ کا عامل معنوی ہے، جو کہ ابتداء ہے اور خبر کا عامل لفظی ہے، جو کہ مبتدأ ہے۔

(۲) بعض علماء فرماتے ہیں کہ مبتدأ خبر میں عامل ہے، اور خبر مبتدأ میں عامل ہے۔ اس مذہب کے مطابق دونوں کا عامل لفظی ہے۔

دوم خلوؔ:

عامل معنوی کی دوسری قسم خلو ہے،خلو کے معنی ہیں ''فعل مضارع کا نواصب اور جوازم سے خالی ہونا''

خلو کا عمل: خلو فعل مضارع کو رفع دیتا ہے، جیسے یَضْرِبُ زَیْدٌ میں یَضْرِبُ اس لئے مرفوع ہے کہ عامل ناصب اور جازم سے خالی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

(تمرینی سوالات)

امثلہ ذیل میں عوامل معنوی اور ان کے معمول بتائیں۔اور ہر مثال کا ترجمہ وترکیب کریں۔

(۱)مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (۲)وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ (۳)اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (٤)وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ (۵)قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (٦) وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ (۷)اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ (۸) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ (۹)يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗ اَخْلَدَهٗ (۱۰)وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ (۱۱)وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا (۱۲)وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ (۱۳) يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (١٤) فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا (۱۵) وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

(نمونۂ حلّ سوالات)

(۱)مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ..... ترجمہ: محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

یہاں عامل معنوی کی پہلی قسم ابتداء ہے،جس نے مُحَمَّدٌ مبتدا اور رَسُوْلُ اللّٰهِ خبر کو رفع دیا ہوا ہے۔

ترکیب: مُحَمَّدٌ مبتدا، رَسُوْلُ اللّٰهِ مضاف ومضاف الیہ ملکر خبر، مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲)وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ...... ترجمہ: اور وہ نماز قائم کرتے ہیں۔

یہاں عامل معنوی کی دوسری قسم خلو ہے،جس نے يُقِيْمُوْنَ فعل مضارع کو رفع (باثباتِ نونِ اعرابی) دیا ہوا ہے۔

ترکیب: واؤ ماقبل کے اقتضاء کے مطابق، يُقِيْمُوْنَ فعل، واؤ ضمیر مرفوع متصل بارز مرفوع محلاً فاعل، اَلصَّلٰوةَ مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳)اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ...... ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں، جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔

یہاں عامل معنوی کی پہلی قسم ابتداء ہے،جس نے اَلْحَمْدُ مبتدا کو لفظاً رفع،اور لفظ اَللّٰهِ خبر کو معناً رفع دیا ہوا ہے۔

ترکیب: اَلْـحَـمْدُ مبتدأ، لام جار، لفظِ اللّٰـهِ موصوف، رَبِّ مضاف، اَلْعٰلَـمِیْنَ مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر صفت، موصوف وصفت ملکر مجرور، جار مجرور مل کر ظرفِ مستقرّ متعلّق ہوا ثَابِتٌ مقدر کا، ثَابِتٌ شبہ فعل اپنے فاعل ھُوَ ضمیر مستتر اور متعلّق سے ملکر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

خاتمہ درفوائدِ متفرقہ کہ دانستن آن واجبست وآن سہ فصل ست، فصل اول در توابع بدانکہ تابع لفظی است کہ دومی از لفظِ سابق باشد باعرابِ سابق از یک جہت ولفظ سابق رامتبوع گویند وحکم تابع آنست کہ ہمیشہ دراعراب موافق متبوع باشد، وتابع پنج نوع است، اول صفت واوتابعیست کہ دلالت کند بر معنی کہ در متبوع باشد چون جَآءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ ، یابرمعنی کہ درمتعلق متبوع باشد چون جَآءَ نِیْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ یااَبُوْہُ مثلاً قسم اول درده چیز موافق متبوع باشد در تعریف وتنکیر، وتذکیروتانیث، وافراد وتثنیہ وجمع، ورفع ونصب وجر، چون عِنْدِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ وَ رَجُلَانِ عَالِمَانِ وَرِجَالٌ عَالِمُوْنَ وَامْرَأَۃٌ عَالِمَۃٌ وامْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ وَ نِسْوَۃٌ عَالِمَاتٌ، امّاقسم دوم موافق متبوع باشد درپنج چیز تعریف وتنکیر، ورفع ونصب وجر چون جَآءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْہُ، بدانکہ نکرہ راجملہ خبریہ صفت توان کرد چون جَآءَ نِیْ رَجُلٌ اَبُوْہُ عَالِمٌ ودر جملہ ضمیری عائد بنکرہ لازم باشد۔

ترجمہ: خاتمہ متفرق فائدوں (کے بیان) میں، جن کا جاننا ضروری ہے، اور وہ تین فصلیں ہیں۔ پہلی فصل توابع کے بیان میں، تُو جان کہ تابع وہ لفظ ہے جو پہلے لفظ کا دوسرا ہو پہلے لفظ کے اعراب کے ساتھ ایک جہت سے، اور پہلے لفظ کو متبوع کہتے ہیں۔ اور تابع کا حکم یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اعراب میں متبوع کا موافق ہوتا ہے۔ اور تابع کی پانچ قسمیں ہیں، پہلی (قسم) صفت، اور یہ وہ تابع ہے جو دلالت کرے اس معنی پر جو متبوع میں ہو جیسے جَآءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ ، یا اس معنی پر جو متبوع کے متعلق میں ہو جیسے جَآءَ نِیْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ یا اَبُوْہُ مثلاً، پہلی قسم (تابع) دس چیزوں میں متبوع کے موافق ہوتا ہے تعریف، تنکیر، تذکیر، تانیث، افراد، تثنیہ، جمع، رفع، نصب اور جر، جیسے عِنْدِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ ، رَجُلَانِ عَالِمَانِ، رِجَالٌ عَالِمُوْنَ ، اِمْرَأَۃٌ عَالِمَۃٌ ، اِمْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ، نِسْوَۃٌ عَالِمَاتٌ، بہرحال دوسری قسم (تابع) متبوع کے ساتھ پانچ چیزوں میں موافق ہوتا ہے تعریف، تنکیر، رفع، نصب اور جر، جیسے جَآءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْہُ، تُو جان کہ نکرہ کی صفت جملہ خبریہ کو بنایا جاسکتا ہے جیسے جَآءَ نِیْ رَجُلٌ اَبُوْہُ عَالِمٌ ، اور جملہ میں ایک ضمیر نکرہ کی طرف لوٹنے والی ضروری ہے۔

تشریح: مصنفؒ نے خاتمہ میں چند ایسے متفرق فوائد ذکر کیے ہیں جن کا جاننا ضروری ہے۔ اور ان فوائد کو تین فصلوں میں بیان کیا ہے۔

فصل اوّل در توابع:

پہلی فصل میں مصنف رحمۃ اللہ توابع کو بیان کرتے ہیں۔ توابع تابع کی جمع ہے۔

تابع کی تعریف: تابع کا لغوی معنی ہے ''پیروی کرنے والا'' اور اصطلاح میں تابع اس لفظ کو کہتے ہیں، جو پہلے لفظ کے اعتبار سے دوسرا ہو،

اور پہلے لفظ پر جو اعراب جس سبب سے ہو، اس پر بھی وہی اعراب اسی سبب سے ہو۔ یعنی اگر پہلا لفظ فاعلیت کی وجہ سے مرفوع ہو تو وہ بھی فاعلیت کی وجہ سے مرفوع ہو، اور اگر پہلا لفظ مفعولیت کی وجہ سے منصوب ہو تو وہ بھی مفعولیت کی وجہ سے منصوب ہو، اور اگر پہلا لفظ اضافت کی وجہ سے مجرور ہو تو وہ بھی اضافت کی وجہ سے مجرور ہو۔ پہلے لفظ کو متبوع کہتے ہیں۔

تابع کا حکم: تابع کا حکم یہ ہے کہ وہ اعراب میں ہمیشہ اپنے متبوع کا موافق ہوگا، یعنی اگر متبوع مرفوع ہو تو تابع بھی مرفوع ہوگا، اگر متبوع منصوب ہو تو تابع بھی منصوب ہوگا، اور اگر متبوع مجرور ہو تو تابع بھی مجرور ہوگا۔

تابع پنج نوع است:

یہاں سے مصنفؒ تابع کی قسمیں بیان کررہے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ تابع کی پانچ قسمیں ہیں، (۱) صفت (۲) تاکید (۳) بدل (٤) عطفِ بحرف (۵) عطفِ بیان

(1) اوّل صفت:

توابع کی پہلی قسم صفت ہے۔

صفت کی تعریف: صفت وہ تابع ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو اس کے متبوع یا متبوع کے مُتعلّق میں ہو۔ پہلی قسم کی مثال: جیسے جَآءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ میں عَالِمٌ اس معنی پر دلالت کرتا ہے جو اس کے متبوع، یعنی رَجُلٌ میں ہے۔ دوسری قسم کی مثال: جیسے جَآءَ نِیْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ میں حَسَنٌ اس معنی پر دلالت کرتا ہے، جو اس کے متبوع کے متعلق غُلام میں ہے۔

پہلی قسم کو صفت بحالہ یا صفت بحال الموصوف کہتے ہیں، اور دوسری قسم کو صفت بحال متعلّقہ یا صفت بحال متعلّق الموصوف کہتے ہیں۔ اسی طرح پہلی قسم کو نعتِ حقیقی اور دوسری قسم کو نعتِ سببی بھی کہا جاتا ہے۔ صفت کے متبوع کو موصوف کہتے ہیں۔

قسم اوّل درده چیز موافق متبوع باشد الخ...

فرماتے ہیں کہ صفت بحالہ کا اپنے موصوف کے ساتھ دس چیزوں میں موافق ہونا ضروری ہے۔ وہ دس چیزیں درج ذیل ہیں۔ رفع، نصب، جر، افراد، تثنیہ، جمع، تذکیر، تانیث، تعریف، تنکیر۔

لیکن بیک وقت ان میں سے چار چیزوں میں موافقت ضروری ہے۔ (۱) رفع، نصب، جر میں سے ایک ہو، یعنی دونوں مرفوع، یا دونوں منصوب یا دونوں مجرور ہوں۔ (۲) افراد، تثنیہ، جمع میں سے ایک ہو، یعنی دونوں مفرد ہوں، یا دونوں تثنیہ ہوں، یا دونوں جمع ہوں۔

(۳) تذکیروتأنیث میں سے ایک ہو،یعنی دونوں مذکرہوں یادونوں مؤنث ہوں۔(٤)تعریف وتنکیر میں سے ایک ہو،یعنی دونوں معرفہ یا دونوں نکرہ ہوں۔

مثالیں:

(1)جَآءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ اس مثال میں رَجُلٌ موصوف اور عَالِمٌ صفت ہے،دونوں مفرد،دونوں مذکر،دونوں نکرہ اوردونوں مرفوع ہیں۔

(2)جَآءَ نِیْ رَجُلانِ عَالِمَانِ میں رَجُلانِ موصوف اور عَالِمَانِ صفت ہے۔دونوں تثنیہ،دونوں مذکر،دونوں نکرہ اوردونوں مرفوع ہیں۔

(3)جَآءَ نِیْ رِجَالٌ عَالِمُوْنَ میں رِجَالٌ موصوف اور عَالِمُوْنَ صفت ہے۔دونوں جمع،دونوں مذکر،دونوں نکرہ اوردونوں مرفوع ہیں۔

(4)جَآءَ تْنِیْ امْرَءَ ةٌ عَالِمَةٌ میں اِمْرَءَ ةٌ موصوف اور عَالِمَةٌ صفت ہے۔دونوں مفرد،دونوں مؤنث،دونوں نکرہ اوردونوں مرفوع ہیں۔

(5)جَآءَ تْنِیْ امْرَءَ تَانِ عَالِمَتَانِ میں اِمْرَءَ تَانِ موصوف،عَالِمَتَانِ صفت ہے۔دونوں تثنیہ،دونوں مؤنث،دونوں نکرہ اوردونوں مرفوع ہیں۔

(6)"جَآءَ تْنِیْ نِسْوَةٌ عَالِمَاتٌ" میں نِسْوَةٌ موصوف اور عَالِمَاتٌ صفت ہے۔دونوں جمع،دونوں مؤنث،دونوں نکرہ اوردونوں مرفوع ہیں۔

امّاقسم دوم موافق متبوع باشد الخ...

صفت بحال متعلقہ کا اپنے موصوف کے ساتھ پانچ چیزوں یعنی رفع،نصب،جر،تذکیراورتانیث میں موافق ہوناضروری ہے۔ لیکن بیک وقت ان میں سے دوچیزوں میں موافقت ہوگی۔(۱)رفع،نصب اور جر میں سے ایک ہو،یعنی دونوں مرفوع ہوں،یا دونوں منصوب ہوں،یادونوں مجرورہوں۔(۲) تذکیراورتانیث میں سے ایک ہو،یعنی دونوں مذکرہوں یادونوں مؤنث ہوں۔جیسے" جَآءَ نِیْ رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْهُ"اس میں رَجُلٌ موصوف اور عَالِمٌ صفت بحال متعلقہ ہے۔دونوں نکرہ ہیں اوردونوں مرفوع ہیں۔

جملہ خبریہ نکرہ کی صفت ہوسکتاہے،بشرطیکہ جملے میں موصوف کی طرف لوٹنے والی ضمیر ہو۔جیسے جَآءَ نِیْ رَجُلٌ اَبُوْهُ عَالِمٌ

☆☆☆☆☆☆☆

دوم تاکید واو تابعیست کہ حال متبوع را مقرر گرداند در نسبت یا در شمول تا سامع را شک نماند، وتاکید بر دو قسم است لفظی ومعنوی، تاکید لفظی بتکرار لفظ است چون زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ وَضَرَبَ ضَرَبَ زَیْدٌ وَاِنَّ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ وتاکید معنوی بہشت لفظ ست نَفْسٌ وَعَیْنٌ وکِلَا وکِلْتَا وکُلٌّ و اَجْمَعُ واَکْتَعُ واَبْتَعُ واَبْصَعُ چون جَآءَ نِیْ زَیْدٌ نَفْسُہٗ وجَآءَ نِیْ الزَّیْدَانِ اَنْفُسُھُمَا وجَآءَ نِیْ الزَّیْدُوْنَ اَنْفُسُھُمْ ،وعَیْنٌ را برین قیاس کن وجَآءَ نِیْ الزَّیْدَانِ کِلَاھُمَا وَالْھِنْدَانِ کِلْتَاھُمَا ، وکِلَا وکِلْتَا خاص اند بمثنٰی ،وجَآءَ نِیْ الْقَوْمُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ واَکْتَعُوْنَ واَبْتَعُوْنَ واَبْصَعُوْنَ، بدانکہ اَکْتَعُ واَبْتَعُ اَبْصَعُ اتباع اند بہ اَجْمَعُ پس بدون اَجْمَعُ ومقدم بر اَجْمَعُ نباشند۔

ترجمہ: دوسری (قسم) تاکید، اور وہ ایک ایسا تابع ہے جو متبوع کی حالت ثابت کردے نسبت میں یا شمول میں، تاکہ سننے والے کو شک نہ رہے۔اور تاکید دو قسم پر ہے لفظی اور معنوی، تاکید لفظی لفظ کے تکرار سے ہوتی ہے جیسے زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ،ضَرَبَ ضَرَبَ زَیْدٌ،اِنَّ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ ،اور تاکید معنوی آٹھ لفظوں سے ہوتی ہے نَفْسٌ،عَیْنٌ،کِلَا و کِلْتَا،کُلٌّ،اَجْمَعُ ،اَکْتَعُ ،اَبْتَعُ،اَبْصَعُ،جیسے جَآءَ نِیْ زَیْدٌ نَفْسُہٗ ،جَآءَ نِیْ الزَّیْدَانِ اَنْفُسُھُمَا ،جَآءَ نِیْ الزَّیْدُوْنَ اَنْفُسُھُمْ ،اور عَیْنٌ کو اسی پر قیاس کر،اور جَآءَ نِیْ الزَّیْدَانِ کِلَاھُمَا وَالْھِنْدَانِ کِلْتَاھُمَا،اور کِلَا و کِلْتَا خاص ہیں مثنٰی کے ساتھ،اور جَآءَ نِیْ الْقَوْمُ کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ واَکْتَعُوْنَ واَبْتَعُوْنَ واَبْصَعُوْنَ، تُو جان کہ اَکْتَعُ ،اَبْتَعُ اور اَبْصَعُ ،اَجْمَعُ کے تابع ہیں پس اَجْمَعُ کے بغیر اور اَجْمَعُ پر مقدم نہیں ہوتے۔

(2) دوم تأکید:

توابع کی دوسری قسم تأ کید ہے۔

تاکید کی تعریف: تاکید کا لغوی معنی ہیں''پختہ کرنا''اور اصطلاح میں تاکید وہ تابع ہے جو متبوع کی حالت کو نسبت یا شمول میں پختہ کردے تاکہ سامع کو شک نہ رہے۔تأ کید کے متبوع کو مؤکد کہتے ہیں۔

نسبت مین پختہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تاکید یہ بتادے کہ منسوب یا منسوب الیہ اس کا متبوع ہی ہے۔

منسوب کی مثال: جیسے '' ضَرَبَ ضَرَبَ زَیْدٌ '' اس مثال میں تاکید کی وجہ سے منسوب کی پختگی ہوئی ہے، پہلا ضَرَبَ منسوب اور دوسرا ضَرَبَ اس کی تأ کید ہے۔

منسوب الیہ کی مثال: جیسے'' زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ'' اس مثال میں تاکید کی وجہ سے منسوب الیہ کی پختگی ہوئی ہے۔پہلا زَیْدٌ منسوب الیہ اور دوسرا

زَیْدٌ اس کی تاکید ہے۔

شمول میں پختہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تاکید یہ بتادے کہ حکم متبوع کے تمام افراد کو شامل ہے۔ جیسے جَآءَ نِی الْقَوْمُ کُلُّهُمْ (میرے پاس ساری قوم آئی) اب اگرچہ لفظِ قوم، قوم کے تمام افراد کو شامل ہوتا ہے، لیکن بسا اوقات قوم کا لفظ قوم کے اکثر افراد پر بھی بولا جاتا ہے، کُلُّهُم کے لانے سے معلوم ہوا کہ قوم کے تمام افراد مراد ہیں۔

ترکیب: جَآءَ فعل، نونِ وقایہ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ مقدم، القَوْمُ مؤکد، کُلُّ مضاف، هُمْ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ مل کر تاکید، مؤکد اپنی تاکید سے مل کر فاعل مؤخر، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تاکید کی قسمیں: تاکید کی دو قسمیں ہیں، (۱) تاکید لفظی (۲) تاکید معنوی

(۱) تأکید لفظی: تاکید لفظی وہ ہے جو پہلے لفظ کے مکرر لانے سے حاصل ہو، پھر چاہے وہ لفظ اسم ہو، فعل ہو، یا حرف ہو۔

اسم کی مثال: جیسے زَیْدٌ زَیْدٌ قَائِمٌ **فعل کی مثال:** جیسے ضَرَبَ ضَرَبَ زَیْدٌ **حرف کی مثال:** جیسے اِنَّ اِنَّ زَیْدًا قَائِمٌ

(۲) تأکید معنوی: تاکید معنوی وہ ہے جو نو (۹) لفظوں میں سے کسی ایک کے ساتھ حاصل ہو، وہ نو (۹) الفاظ درج ذیل ہیں۔

(۱) نَفْسٌ (۲) عَیْنٌ (۳) کِلاَ (٤) کِلْتَا (۵) کُلٌّ (٦) اَجْمَعُ (۷) اَکْتَعُ (۸) اَبْتَعُ (۹) اَبْصَعُ

نَفْسٌ و عَیْنٌ:

نَفْسٌ اور عَیْنٌ کے ساتھ واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کی تاکید کی جاتی ہے، لیکن ان کا صیغہ اور ان کیساتھ متصل ہونے والی ضمیر 'جو متبوع کی طرف لوٹتی ہے' متبوع کے لحاظ سے بدلتی رہے گی۔ یعنی اگر ان کا متبوع مفرد ہو تو ان کا صیغہ اور وہ ضمیر جس کی طرف یہ مضاف ہیں دونوں مفرد ہوں گے، لیکن متبوع کی تذکیر کی صورت میں ضمیر مذکر اور متبوع کی تانیث کی صورت میں ضمیر مؤنث ہوگی۔

اگر ان کا متبوع تثنیہ مذکر یا تثنیہ مؤنث ہو، تو جمہور نحات کے نزدیک ان کا صیغہ جمع کا ہوگا، اور ضمیر تثنیہ کی ہوگی۔ اور بعض نحات کے ہاں صیغہ بھی تثنیہ کا اور ضمیر بھی تثنیہ کی ہوگی۔

اور اگر ان کا متبوع جمع مذکر یا جمع مؤنث ہو تو ان کا صیغہ اور ضمیر دونوں جمع کے ہوں گے، البتہ تذکیر اور تانیث میں ضمیر متبوع کی موافق ہوگی۔

مثالیں: مثالیں بالترتیب درج ذیل ہیں۔

مفرد مذکر کی مثال: جَآءَ نِیْ زَیْدٌ نَفْسُهٗ وَعَیْنُهٗ (میرے پاس زید بذات خود آیا)

مفرد مؤنث کی مثال: جَآءَ تْنِیْ هِنْدٌ نَفْسُهاوَعَیْنُهَا (میرے پاس ھندہ بذات خود آئی)

تثنیہ مذکر کی مثال: جَآءَ نِیْ زَیْدَانِ اَنْفُسُهُماوَاَعْیُنُهُما (میرے پاس دوزید بذات خود آئے)

تثنیہ مؤنث کی مثال: جَآءَ تْنِیْ هِنْدَانِ اَنْفُسُهُماوَاَعْیُنُهُما (میرے پاس دوھندے بذات خود آئیں)

جمع مذکر کی مثال: جَآءَ نِیْ زَیْدُوْنَ اَنْفُسُهُمْ وَاَعْیُنُهُمْ (میرے پاس کئی زید بذات خود آئے)

جمع مؤنث کی مثال: جَآءَ تْنِیْ هِنْدَاتٌ اَنْفُسُهُنَّ وَاَعْیُنُهُنَّ (میرے پاس کئی ھندے بذات خود آئیں)

کلا و کلتا:

کِلا اور کِلْتا صرف تثنیہ کی تاکید کیلئے آتے ہیں۔ کِلا تثنیہ مذکر کی تاکید کیلئے آتا ہے، اور تثنیہ مذکر کی ضمیر کی طرف مضاف ہوتا ہے، جیسے " جَآءَ نِی زَیْدَانِ کِلاهُما" اور کِلْتَا تثنیہ مؤنث کی تاکید کیلئے آتا ہے، اور تثنیہ مؤنث کی ضمیر کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ جیسے " جَآءَ تْنِی هِنْدَانِ کِلْتَاهُما"

کُلّ:

کُلّ مفرد مذکر و مؤنث اور جمع مذکر و مؤنث کی تاکید کیلئے آتا ہے، اور اپنے متبوع کے موافق ضمیر کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے۔

مفرد مذکر کی مثال: قَرَءْتُ الْقُرْاٰنَ کُلَّهٗ (میں نے پورا قرآن مجید پڑھا)

مفرد مؤنث کی مثال: اِشْتَرَیْتُ الْجَارِیَةَ کُلَّهَا (میں نے پوری باندی خریدلی)

جمع مذکر کی مثال: جَآءَ نِی الْقَوْمُ کُلُّهُمْ (میرے پاس پوری قوم آئی)

جمع مؤنث کی مثال: قَامَتِ النِّسَآءُ کُلُّهُنَّ (تمام عورتیں کھڑی ہوئیں)

اَجْمَعُ، اَکْتَعُ، اَبْتَعُ، اَبْصَعُ

یہ چار الفاظ مفرد مذکر و مؤنث اور جمع مذکر و مؤنث کی تاکید کیلئے آتے ہیں۔ اگر مفرد مذکر کی تاکید کیلئے ہوں تو یہ اَفْعَلُ کے وزن پر ہوں گے، جیسے اِشْتَرَیْتُ الْعَبْدَ کُلَّهٗ اَجْمَعَ اَکْتَعَ اَبْتَعَ اَبْصَعَ۔ اگر مفرد مؤنث کی تاکید کیلئے ہوں تو فَعْلآءُ کے وزن پر ہوں گے۔

جیسے اِشْتَرَیْتُ الجَارِیَةَ کُلَّهَاجَمْعَآءَ کَتْعَآءَ بَتْعَآءَ بَصْعَآءَ

اگر جمع مذکر کی تاکید کیلئے ہوں تو اَفْعَلُون کے وزن پر ہوں گے، جیسے جَآءَ نِیْ الْقَوْمُ کُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اَکْتَعُوْنَ اَبْتَعُوْنَ اَبْصَعُوْنَ اور اگر جمع مؤنث کی تاکید کیلئے ہوں تو فُعَلُ کے وزن پر ہوں گے، جیسے قَامَتِ النِّسَآءُ کُلُّهُنَّ جُمَعُ کُتَعُ بُتَعُ بُصَعُ

بدانکه اَکْتَعُ واَبْتَعُ واَبْصَعُ اتباع اند به اَجْمَعُ الخ...

یہاں سے مصنفؒ ایک فائدہ بیان کر رہے ہیں، فرماتے ہیں کہ اَکْتَعُ، اَبْتَعُ، اَبْصَعُ یہ تینوں اَجْمَعُ کے تابع ہیں۔ یہ نہ تو اَجْمَعُ کے بغیر استعمال ہو سکتے ہیں اور نہ اَجْمَعُ پر مقدم ہو سکتے ہیں۔ رہا اَجْمَعُ تو یہ ان تینوں کے بغیر استعمال ہو سکتا ہے، اور ان تینوں پر ہمیشہ مقدم رہے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سوم بدل واوتابعیست کہ مقصود بہ نسبت اوباشد، وبدل بر چہار قسم ست، بدل الکل وبدل الاشتمال وبدل الغلط وبدل البعض، بدل الکل آنست کہ مدلولش مدلولِ مبدل منہ باشد چون جَآءَ نِیْ زَیْدٌ اَخُوْکَ وبدل البعض آنست کہ مدلولش جزوِمبدل منہ باشد چون ضُرِبَ زَیْدٌ رَأْسُهٗ وبدل الاشتمال آنست کہ مدلولش متعلق بمبدل منہ باشد چون سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُهٗ وبدل الغلط آنست کہ بعداز غلط بلفظی دیگر یادکنند چون مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ۔

ترجمہ: تیسری (قسم) بدل، اور وہ ایک ایسا تابع ہے کہ نسبت سے مقصود وہی ہو۔اور بدل چار قسم پر ہیں بدل کل، بدل اشتمال، بدل غلط اور بدل بعض، بدل کل وہ (بدل) ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا مدلول ہو جیسے جَآءَ نِیْ زَیْدٌ اَخُوْکَ، بدل بعض وہ بدل ہے جس کا مدلول مبدل منہ کے مدلول کا جزء ہو جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ رَأْسُهٗ، بدل اشتمال وہ بدل ہے جس کا مدلول مبدل منہ کا متعلق ہو جیسے سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُهٗ، اور بدل غلط وہ بدل ہے کہ (جس کو) غلطی کے بعد دوسرے لفظ سے ذکر کریں جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ۔

(3) سوم بدل:

توابع کی تیسری قسم بدل ہے۔

بدل کی تعریف: بدل لغت میں ''عوض'' کو کہتے ہیں۔اور اصطلاح میں بدل وہ تابع ہے جس کی طرف اس چیز کی نسبت کی گئی ہو جو اس کے متبوع کی طرف منسوب ہے، اور نسبت سے مقصود وہ خود ہو اس کا متبوع مقصود نہ ہو بلکہ اس کو بطورِ تمہید ذکر کیا گیا ہو۔ بدل کے متبوع کو مبدل منہٗ کہتے ہیں۔

بدل کی چار (٤) قسمیں ہیں. (١) بدل کل (٢) بدل بعض (٣) بدل اشتمال (٤) بدل غلط

(١) بدل کل: بدل کل وہ تابع ہے جسکا اور مبدل منہٗ کا مدلول ایک ہو، جیسے جَآءَ نِیْ زَیْدٌ اَخُوْکَ (میرے پاس زید یعنی تیرا بھائی آیا)

(٢) بدل بعض: بدل بعض وہ تابع ہے جس کا مدلول مبدل منہٗ کے مدلول کا جز ہو، جیسے ضُرِبَ زیدٌ رَأْسُهٗ (مارا گیا زید یعنی اس کا سر)

(٣) بدل اشتمال: بدل اشتمال وہ تابع ہے جس کا مدلول مبدل منہٗ کے مدلول کا نہ عین ہو اور نہ اس کا جز ہو، بلکہ مبدل منہٗ کے ساتھ تعلق والی چیز ہو۔ جیسے سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُهٗ (چھینا گیا زید یعنی اس کا کپڑا)

(٤) بدل غلط: بدل غلط وہ تابع ہے جو مبدل منہٗ کو غلطی سے ذکر کرنے کے بعد ذکر کیا جائے اور اس کے ذریعے غلطی کا تدارک کیا جائے۔ جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ (گزرا میں ایک مرد کے پاس سے، بلکہ ایک گدھے کے پاس سے)

چهارم عطف بحرف واوتابعیست کہ مقصود باشد بہ نسبت با متبوعش بعد از حرف عطف چون جَآءَ نِیْ زَیْدٌ وَ عَمْرٌو، وحروفِ عطف دہ است در فصل سوم یاد کنیم انشاءاللہ تعالیٰ واورا عطف نسق نیز گویند۔ پنجم عطف بیان واوتابعیست غیر صفت کہ متبوع را روشن گرداند چون اَقْسَمَ بِاللّٰہِ اَبُوْحَفْصٍ عُمَرُ وقتیکہ بعلم مشہورتر باشد، وجَآءَ نِیْ زَیْدٌ اَبُوْعَمْرٍو وقتیکہ بکنیت مشہورتر باشد۔

ترجمہ: چوتھی (قسم) عطف بحرف، اور وہ ایک ایسا تابع ہے جو مقصود ہو نسبت سے اپنے متبوع کے ساتھ حرف عطف کے بعد، جیسے جَآءَ نِیْ زَیْدٌ وَ عَمْرٌو، اور حروفِ عطف دس ہیں (جن کو) تیسری فصل میں انشاءاللہ تعالیٰ بیان کریں گے، اور اسکو عطف نسق بھی کہتے ہیں۔ پانچویں (قسم) عطف بیان، اور وہ ایک ایسا تابع ہے جو صفت نہ ہو اور متبوع کو واضح کرے جیسے اَقْسَمَ بِاللّٰہِ اَبُوْحَفْصٍ عُمَرُ اس وقت جبکہ (متبوع) علم کے ساتھ زیادہ مشہور ہو، اور جَآءَ نِیْ زَیْدٌ اَبُوْعَمْرٍو، اس وقت جبکہ (متبوع) کنیت کیساتھ زیادہ مشہور ہو۔

(4) چهارم عطف بحرف:

توابع کی چوتھی قسم عطف بحرف ہے۔

عطف بحرف کی تعریف: عطف بحرف وہ تابع ہے جو حرف عطف کے بعد ذکر کیا جائے اور وہ اور اس کا متبوع دونوں نسبت سے مقصود ہوں۔ جیسے "جَآءَ نِیْ زَیْدٌ وَعَمْرٌو"۔۔۔۔ حروف عطف دس (۱۰) ہیں، جن کا بیان تیسری فصل میں ہوگا، اِنْشَآءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ

عطف بحرف کے متبوع کو معطوف علیہ اور عطف بحرف کو معطوف اور عطف نسق بھی کہتے ہیں۔ نسق اس لئے کہتے ہیں کہ نسق کے معنی ہیں "ترتیب دینا" چونکہ بعض جگہوں میں معطوف علیہ کے بعد معطوف ترتیب سے آتا ہے، جیسے جَآءَ نِیْ زَیْدٌ فَعَمْرٌو ثُمَّ بَکْرٌ (میرے پاس زید پھر عمرو پھر بکر آیا) اس لئے اس کو عطف نسق کہتے ہیں۔

(5) پنجم عطف بیان:

توابع کی پانچویں قسم عطف بیان ہے۔

عطف بیان کی تعریف: عطف بیان وہ تابع ہے جو صفت تو نہ ہو مگر اپنے متبوع کے حال کو واضح اور روشن کردے۔ عطف بیان کے متبوع کو مبیّن کہتے ہیں۔ عطف بیان کنیت بھی ہوسکتا ہے اور علم بھی ہوسکتا ہے، لیکن ان دونوں میں سے جو زیادہ مشہور ہوگا اس کو عطف بیان بنایا جائے گا۔

علم کی مثال: جیسے اَقْسَمَ بِاللّٰہِ اَبُوْحَفْصٍ عُمَرُ (اللہ کی قسم اٹھائی ابوحفص، عمر نے) ابوحفص حضرت عمرؓ کی کنیت تھی غیر مشہور ہونے کی

وجہ سے واضح نہیں تھی، علم یعنی عمر کہنے سے واضح ہوگئی تو عُمر عطف بیان ہے۔

ترکیب: اَقْسَمَ فعل، با حرف جار، لفظِ اللّٰہِ مجرور، جار مجرور ملکر ظرف لغو متعلّق ہوا اَقْسَمَ فعل کا، اَبُو مضاف، حَفْصٍ مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ مل کر مُبیّن، عُـمَـرُ عطف بیان، مُبین اپنے عطف بیان سے ملکر مرفوع لفظًا فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلّق سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

کنّیت کی مثال: جیسے جَآءَ نِی زَیْدٌ اَبُوْ عَمْرٍو (میرے پاس زید یعنی ابو عمرو آیا) یہ اس وقت کہا جاتا ہے جبکہ کنّیت علم سے زیادہ مشہور ہو،

ترکیب: جَآءَ فعل، نون وقایہ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلًا مفعول بہ، زَیْدٌ مبیّن، اَبُو مضاف، عَمرٍو مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر عطف بیان، مبیّن اپنے عطف بیان سے مل کر فاعل مؤخر، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

(تمرینی سوالات)

امثلہ ذیل میں تابع کی پانچ قسموں کی تعیین کرنے کے بعد تاکید، بدل اور صفت کی قسمیں بتائیں۔ اور موصوف وصفت کے درمیان دس چیزوں میں مطابقت بیان کریں۔ نیز ترجمہ وترکیب کریں۔

(۱) قَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْهِ هَارُوْنَ (۲) لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ (۳) هٰذَا رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْهُ (٤) مَرَرْتُ بِزَیْدٍ وَعَمْرٍو (۵) سَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ (٦) اُذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ (۷) لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ (۸) سَیِّدَةُ النِّسَآءِ فَاطِمَةُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (۹) وَاِلٰی ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صَالِحًا (۱۰) وَاذْكُرْ عِبَادَنَا اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ (۱۱) یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِ (۱۲) لَاشَرْقِیَّةٍ وَّلَاغَرْبِیَّةٍ (۱۳) وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (۱٤) وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا (۱۵) هَیْهَاتَ هَیْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ

(نمونۂ حلِّ سوالات)

(۱) **قَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْهِ هَارُوْنَ......** ترجمہ: موسیٰؑ نے اپنے بھائی ہارونؑ سے کہا۔

مذکورہ مثال میں ھارون تابع کی قسموں میں سے بدل ہے۔ اور بدل کی اقسام میں سے بدل کل ہے۔

ترکیب: قَالَ فعل، مُوسٰی مرفوع تقدیراً فاعل، لام حرف جار، اَخِیْہِ مرکب اضافی ہوکر مبدل منہٗ، ھَارُوْنَ بدل، مبدل منہٗ اپنے بدل سے ملکر مجرور، جار و مجرور مل کر ظرف لغو متعلّق ہوا قَالَ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور متعلّق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ..... ترجمہ: ہم ایک کھانے پر ہرگز صبر نہیں کریں گے۔

مذکورہ مثال میں وَاحِدٍ تابع کی قسموں میں سے صفت ہے، اور صفت کی قسموں میں سے صفت بحالہٖ ہے۔ یہاں موصوف وصفت کے درمیان دس چیزوں میں سے چار چیزوں میں موافقت ہے۔ افراد، تذکیر، تنکیر، جر

ترکیب: لَنْ حرف از حروف ناصبہ، نَصْبِرَ فعل، نَحْنُ ضمیر در و مستتر مرفوع متصل فاعل، عَلٰی حرفِ جار، طَعَامٍ موصوف، وَاحِدٍ صفت، موصوف وصفت مل کر مجرور، جار و مجرور ملکر ظرفِ لغو متعلّق ہوا نَصْبِرَ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور متعلّق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) ھٰذَا رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْہُ...... ترجمہ: اس آدمی کے والد عالم ہیں۔

یہاں عَالِمٌ تابع کی پانچ قسموں میں سے صفت ہے، صفت کی قسموں میں سے صفت بحال متعلّقہٖ ہے۔ اور پانچ چیزوں میں سے دو چیزوں میں مطابقت ہے، تذکیر، رفع۔

ترکیب: ھٰذَا اسم اشارہ مبتدأ، رَجُلٌ موصوف، عَالِمٌ صیغہ اسم فاعل، اَبُوْہُ مضاف ومضاف الیہ ملکر اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر صفت بحال متعلّقہٖ، موصوف وصفت ملکر خبر، مبتدأ اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

نقشه

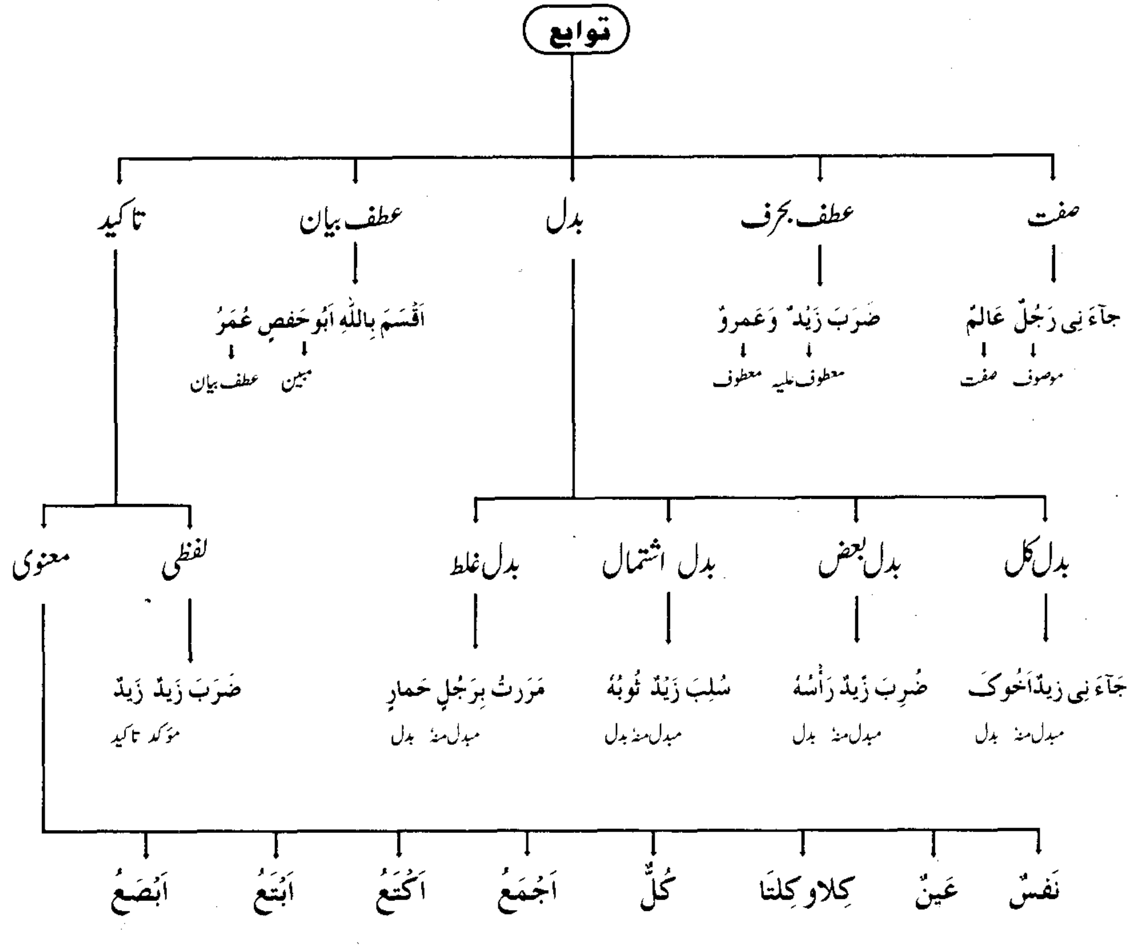
توابع
صفت
عطف بحرف
بدل
عطف بیان
تاکید
جآءَ نِی رَجُلٌ عَالِمٌ
موصوف صفت
ضَرَبَ زَیْدٌ وَعَمرٌو
معطوف علیہ معطوف
اَقْسَمَ بِاللّٰہِ اَبُوحَفصٍ عُمَرُ
مبین عطف بیان
بدل کل
بدل بعض
بدل اشتمال
بدل غلط
لفظی
معنوی
جآءَ نِی زیدٌ اَخوکَ
مبدل منہ بدل
ضُرِبَ زَیدٌ رَاْسُہٗ
مبدل منہ بدل
سُلِبَ زَیْدٌ ثَوبُہٗ
مبدل منہ بدل
مَرَرتُ بِرَجُلٍ حَمارٍ
مبدل منہ بدل
ضَرَبَ زَیدٌ زَیدٌ
مؤکد تاکید
نَفسٌ
عَینٌ
کِلاوکِلتَا
کُلٌّ
اَجمَعُ
اَکتَعُ
اَبتَعُ
اَبصَعُ

☆☆☆☆☆☆☆

فصل دوم در بیان منصرف وغیر منصرف، منصرف آنست کہ ہیچ سبب از اسبابِ منع صرف درونباشد وغیر منصرف آنست کہ دو سبب از اسبابِ منع صرف درو باشد، واسبابِ منع صرف نہ است عدل ووصف وتانیث ومعرفہ وعجمہ وجمع وترکیب ووزنِ فعل والف ونون مزیدتان، چنانچہ در عُمَرُ عدلست وعلم، ودر ثُلٰثُ و مَثْلَثُ صفت است وعدل، ودر طَلْحَةُ تانیث ست وعلم، ودر زَیْنَبُ تانیث معنوی است وعلم، ودر حُبْلٰی تانیث ست بالف مقصورہ، ودر حَمْرَآءُ تانیث است بالفِ ممدودہ، واین مؤنث بجائ دوسبب است، ودر اِبْرَاهِیْمُ عجمہ است وعلم، ودر مَسَاجِدُ وَمَصَابِیْحُ جمع منتہی الجموع بجائ دوسبب است، ودر بَعْلَبَکُّ ترکیب ست وعلم، ودر اَحْمَدُ وزنِ فعلست وعلم، ودر سَکْرَانُ الف ونون زائدتان ست ووصف، ودر عُثْمَانُ الف ونون زائدتان ست وعلم، وتحقیق غیر منصرف از کتب دیگر معلوم شود۔

ترجمہ: دوسری فصل منصرف اور غیر منصرف کے بیان میں، منصرف وہ (اسم) ہے کہ کوئی سبب اسبابِ منع صرف میں سے اس میں نہ ہو، اور غیر منصرف وہ ہے کہ دو سبب منع صرف کے اسباب میں سے جس میں ہوں۔اور منع صرف کے اسباب نو ہیں (۱) عدل (۲) وصف (۳) تانیث (۴) معرفہ (۵) عجمہ (۶) جمع (۷) ترکیب (۸) وزنِ فعل (۹) الف ونون زائدتان، جیسے عُمَرُ میں (دوسبب) عدل ہے اور علم، اور ثُلٰثُ و مَثْلَثُ میں صفت ہے اور عدل، اور طَلْحَةُ میں تانیث ہے اور علم، اور زَیْنَبُ میں تانیث معنوی ہے اور علم، اور حُبْلٰی میں تانیث ہے الف مقصورہ کے ساتھ، اور حَمْرَآءُ میں تانیث ہے الفِ ممدودہ کے ساتھ، اور یہ تانیث (یعنی الف مقصورہ یا ممدودہ کے ساتھ) دوسببوں کا قائم مقام ہے، اور اِبْرَاهِیْمُ میں عجمہ ہے اور علم، اور مَسَاجِدُ اور مَصَابِیْحُ میں جمع منتہی الجموع دوسببوں کا قائم مقام ہے، اور بَعْلَبَکُّ میں ترکیب ہے اور علم، اور اَحْمَدُ میں وزنِ فعل ہے اور علم، اور سَکْرَانُ میں الف ونون زائدتان ہیں اور وصف، اور عُثْمَانُ میں الف ونون زائدتان ہیں اور علم۔اور غیر منصرف کی (مزید) تحقیق دوسری کتابوں سے معلوم ہوجائیگی۔

تشریح: دوسری فصل میں مصنف رحمۃ اللہ منصرف اور غیر منصرف کی بحث کرر ہے ہیں۔اسم متمکن کی پانچویں قسم میں منصرف اور غیر منصرف کی تعریفیں اور منع صرف کے نو اسباب میں سے ہر ایک کی تعریف اور مختصر تشریح گذر چکی ہے، دوبارہ دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

البتہ ہم یہاں کچھ ضروری فوائد بیان کرر ہے ہیں۔

فائدہ: (1) انبیاء علیہم السلام کے اسماء مبارکہ میں سے سات اسماء منصرف ہیں، مُحمّد، ھُود، صالح، شُعیب، شیث، نوح، لوط علیہم السّلام ان سات اسماء مبارکہ میں سے پہلے چار عربی ہوکر منصرف ہیں۔اور آخری تین عجمی ہوکر منصرف ہیں، کیونکہ عجمہ کے غیر منصرف

ہونے کیلئے جو شرطیں ہیں وہ ان میں نہیں پائی جاتی ہیں۔ عُزیرٌ کا اسم اگر عربی ہو تو منصرف ہے، اور اگر عجمی ہو تو غیر منصرف ہے۔

ان سات اسماء کے علاوہ باقی انبیاء علیہم السّلام کے اسماء مبارکہ سب کے سب عجمی ہو کر غیر منصرف ہیں، جیسے اِبْــــرَاهِیْـــمُ، اِسْمٰعِیْلُ وغیرہ۔

فائدہ: (2) فرشتوں کے اسماء مبارکہ میں سے چار اسماء عربی ہیں۔ مُنکر، نکِیر، مالک، رِضوان۔ رضوان علمیت اور الف نون زائدتان کی وجہ سے غیر منصرف ہیں، اور مُنکر، نکِیر، مالک منصرف ہیں۔ باقی فرشتوں کے اسماء عجمی ہو کر غیر منصرف ہیں۔

فائدہ: (3) اِبلِیْس بعض علماء کے نزدیک عجمی ہو کر غیر منصرف ہے، اور بعض علماء کے نزدیک عربی ہو کر غیر منصرف ہے۔ خلاصہ یہ کہ ابلیس کے غیر منصرف ہونے میں اتفاق ہے۔ عجمی ہونے کی صورت میں تو عدم انصراف واضح ہے، عربی ہونے کی صورت میں اس لئے غیر منصرف ہے کہ اس میں ایک سبب علمیت اور دوسرا تشبیہ بالعجمہ ہے، کیونکہ عرب لوگ یہ نام نہیں رکھتے ہیں۔

فائدہ: (4) مہینوں کے اسماء میں سے چھ اسماء غیر منصرف ہیں، جمادی الاولیٰ، جمادی الاُخریٰ، رمضان، شعبان، صفر، رجب۔ جمادی الاولیٰ اور جمادی الاُخریٰ الف مقصورہ کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔ رمضان اور شعبان علمیت اور الف نون زائدتان کی وجہ سے غیر منصرف ہیں۔ صفر اور رجب علمیت اور عدل کی وجہ سے غیر منصرف ہیں، صفر، الصّفر سے معدول ہے، اور رجب، الرّجب سے معدول ہے۔

فائدہ: (5) قبائل اور مواضع کی چار قسمیں ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

(۱) اگر قبائل اور مواضع کے نام میں تانیث معنوی کے علاوہ دو سبب پائے جائیں تو وہ ہمیشہ غیر منصرف ہونگے۔ جیسے تَغْلب، باهلة وغیرہ

(۲) اگر قبائل اور مواضع کے اسماء، عرب سے غیر منصرف سنے گئے ہوں تو وہ بھی ہمیشہ غیر منصرف ہوں گے، جیسے هُود، دمشق، مجوس وغیرہ

(۳) اگر قبائل اور مواضع کے اسماء، عرب سے منصرف سنے گئے ہوں، تو وہ ہمیشہ منصرف ہونگے، جیسے کَلْبٌ، ثَقِیفٌ، حُنینٌ وغیرہ

(٤) اگر قبائل اور مواضع کے نام، مذکورہ بالا تین صورتوں کے علاوہ ہوں تو ان میں دو وجہیں جائز ہیں، ان کو منصرف بھی پڑھ سکتے ہیں اور غیر منصرف بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اگر قبائل کے نام کو حیٌّ اور مواضع کے نام کو مَکانٌ کی تاویل میں لیا جائے تو یہ منصرف ہوں گے۔ اور اگر قبائل کے نام کو قَبِیلةٌ اور مواضع کے نام کو بُقْعةٌ کی تاویل میں لیا جائے تو پھر یہ غیر منصرف ہوں گے۔

(تمرینی سوالات)

درج ذیل مثالوں میں منصرف اور غیر منصرف کو مع اسباب بیان کریں۔اور ہر مثال کا ترجمہ وترکیب بھی کریں۔

(۱)وَاذْكُرْفِي الْكِتَابِ اِسْمٰعِيْلَ (۲) هٰذِهٖ بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ (۳) لَبِسَ زَيْدٌ سَرَاوِيْلَ (٤) اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ اُمَّةً (۵) اِسْمُهٗ اَحْمَدُ (٦) فَلَمَّاقَضٰى زَيْدٌمِنْهَاوَطَرًا (۷) قَالَ لَهٗ مُوْسٰى (۸)فَانْكِحُوامَاطَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ (۹) يٰبَنِيْۤ اِسْرَآئِيْلَ (۱۰) وَاُخَرُمُتَشَابِهَاتٌ (۱۱)يٰاَهْلَ يَثْرِبَ لَامُقَامَ لَكُمْ (۱۲) وَكَوَاعِبَ اَتْرَابًا (۱۳) قَوَارِيْرَ مِنْ فِضَّةٍ (۱٤) بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ (۱۵) حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا

(نمونہ حلّ سوالات)

(۱)وَاذْكُرْفِي الْكِتَابِ اِسْمٰعِيْلَ...... **ترجمہ**:اور کتاب میں اسمٰعیل کو یاد کرو۔

مذکورہ مثال میں الکتاب منصرف ہے،اور اِسْمٰعِیْل غیر منصرف ہے کیونکہ اس میں منع صرف کے دو سبب علمیت اور عجمہ پائے جاتے ہیں۔

ترکیب:واو موافق باقتضائے ماقبل،اُذْكُرْ فعل،اَنتَ ضمیر در و مستتر فاعل،فِی الْکِتَابِ جار مجرور مل کر اس کا متعلق،اِسْمٰعِیْلَ مفعول بہ،فعل اپنے فاعل،مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۲) هٰذِهٖ بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ...... **ترجمہ**:یہ زرد گائے ہے۔

مذکورہ مثال میں بَقَرَةٌ منصرف ہے،اور صَفْرَآءُ غیر منصرف ہے کیونکہ اس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے ایک سبب پایا جاتا ہے جو دو سببوں کا قائم مقام ہے،اور وہ الف ممدودہ ہے۔

ترکیب:هٰذِهٖ اسم اشارہ مبتدأ،بَقَرَةٌ موصوف،صَفْرَآءُ صفت،موصوف وصفت ملکر خبر،مبتدأ اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) لَبِسَ زَيْدٌ سَرَاوِيْلَ...... **ترجمہ**:زید نے پائجامہ پہنا۔

مذکورہ مثال میں زیدٌ منصرف ہے،اور سَرَاوِیْلَ غیر منصرف ہے بوجہ ایک سبب قائم مقام دو سببوں کے،جو جمع منتہی الجموع ہے،

ترکیب:لَبِسَ فعل،زَیْدٌ فاعل،سَرَاوِیْلَ مفعول بہ،فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

فصل سوم درحروفِ غیر عاملہ وآن شانزدہ قسم ست، اول حروفِ تنبیہ وآن سہ است اَلَا و اَمَا و هَا، دوم حروفِ ایجاب وآن شش ست نَعَمْ و بَلٰی و اَجَلْ وَ اِیْ و جَیْرِ وَاِنَّ، سوم حروفِ تفسیر وآن دواست اَیْ و اَنْ، کَقَولِہٖ تَعَالٰی نَادَیْنَاہُ اَنْ یَّآ اِبْرَاهِیْمُ، چہارم حروفِ مصدریہ وآن سہ است مَا و اَنْ وَ اَنَّ، مَا و اَنْ درفعل روند تا فعل بمعنی مصدر باشد، پنجم حروفِ تخصیص وآن چہارست اَلَّا و هَلَّا و لَوْلَا و لَوْمَا، ششم حروفِ توقع وآن قَدْ است برائے تحقیق در ماضی وبرائے تقریب ماضی بحال ودر مضارع برائے تقلیل، ہفتم حروفِ استفہام وآن سہ است مَا و همزه وَهَلْ، ہشتم حروفِ ردع وآن کَلَّا ست بمعنی باز گردانیدن وبمعنی حَقًّا نیز آمدہ است چون کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ، نہم تنوین وآن پنج است، تمکّن چون زَیْدٌ وتنکیر چون صَهٍ اَیْ اُسْکُتْ سُکُوْتًا مَّافِیْ وَقْتٍ مَّا، امّا صَهْ بغیر تنوین فمعناہُ اُسْکُتِ السُّکُوْتَ الْآنَ وعوض چون یَوْمَئِذٍ ومقابلہ چون مُسْلِمَاتٌ وترنّم کہ در آخرِ ابیات باشد شعر۔

اَقِلِّی اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ وَقُوْلِیْ اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ

وتنوین ترنم دراسم وفعل وحرف رود، امّا چہار اولین خاص است باسم۔

ترجمہ: تیسری فصل حروفِ غیر عاملہ (کے بیان) میں۔ اور وہ سولہ قسمیں ہیں، پہلی (قسم) حروفِ تنبیہ، اور وہ تین ہیں اَلَا، اَمَا اور هَا، دوسری (قسم) حروفِ ایجاب، اور وہ چھ ہیں نَعَمْ، بَلٰی، اَجَلْ، اِیْ، جَیْرِ، اِنَّ، تیسری (قسم) حروفِ تفسیر، اور وہ دو ہیں اَیْ اور اَنْ جیسے اللہ تعالیٰ کا قول ہے نَادَیْنَاہُ اَنْ یَّا اِبْرَاهِیْمُ، چوتھی (قسم) حروفِ مصدر، اور وہ تین ہیں مَا، اَنْ، اَنَّ، مَا اور اَنْ فعل پر داخل ہوتے ہیں تاکہ فعل مصدر کے معنی میں ہو جائے۔ پانچویں (قسم) حروفِ تخصیص، اور وہ چار ہیں اَلَا، هَلَّا، لَوْلَا، لَوْمَا، چھٹی (قسم) حرفِ توقع، اور وہ قَدْ ہے، ماضی میں تحقیق، اور ماضی کو حال سے قریب کرنے کے واسطے ہے، اور فعل مضارع میں تقلیل کیلئے۔ ساتویں (قسم) حروفِ استفہام، اور وہ تین ہیں مَا، همزه، هَلْ، آٹھویں (قسم) حرفِ ردع، اور وہ کَلَّا ہے جو روکنے کے معنی میں ہے، اور حَقًّا کے معنی میں بھی آیا ہے جیسے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ، نویں (قسم) تنوین، اور وہ پانچ قسمیں ہیں (۱) تمکن جیسے زَیْدٌ (۲) تنکیر جیسے صَهٍ یعنی "اُسْکُتْ سُکُوْتًا مَّافِیْ وَقْتٍ مَّا" البتہ صَهْ بغیر تنوین کے اُسْکُتِ السُّکُوْتَ الْآنَ کے معنی میں ہے (۳) عوض جیسے یَوْمَئِذٍ (۴) مقابلہ جیسے مُسْلِمَاتٌ (۵) ترنّم جو شعروں کے آخر میں آتی ہے جیسے شعر۔

اَقِلِّی اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ وَقُوْلِیْ اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ

اورتنوین ترنم اسم،فعل اورحرف پرداخل ہوتی ہے البتہ پہلی چار قسمیں اسم کے ساتھ خاص ہیں۔

تشریح: تیسری فصل میں مصنف رحمۃ اللہ حروف غیر عاملہ کو بیان کررہے ہیں۔حروف غیر عاملہ کی سولہ **(16)** قسمیں ہیں، جو بالتفصیل درج ذیل ہیں۔

(1) اول حروف تنبیه:

حروف غیر عاملہ کی پہلی قسم حروف تنبیہ ہیں۔یعنی وہ حروف جن کے ذریعے مخاطب کو متنبہ کیا جاتا ہے،تاکہ اس سے کلام کا کچھ حصہ رہ نہ جائے۔حروف تنبیہ تین ہیں،اَلَا، اَمَا، هَا...

اَلَا اور اَمَا جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ دونوں پر داخل ہوتے ہیں،جیسے اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ (خبردار بیشک وہی مفسدین ہیں)اَمَالَا تَفْعَلُ (خبردار مت کر)

اور هَا جملہ اسمیہ اور مفرد پر داخل ہوتا ہے۔لیکن ہر قسم کے مفرد پر داخل نہیں ہوتا بلکہ صرف اسم اشارہ،منادیٰ معرف باللام،اور ضمیر منفصل پر داخل ہوتا ہے۔

جملہ اسمیہ کی مثال: جیسے هَازَیْدٌ قَائِمٌ (خبردار زید کھڑا ہے) مفرد اسم اشارہ کی مثال: جیسے هٰذَا

مفرد منادیٰ معرف باللام کی مثال: جیسے یَااَیُّهَاالرَّجُلُ مفرد ضمیر منفصل کی مثال: جیسے هَااَنْتُمْ

(2) دوم حروف ایجاب:

حروف غیر عاملہ کی دوسری قسم حروف ایجاب ہیں،یعنی وہ حروف جن کے ذریعے کسی کو جواب دیا جائے،اور یہ چھ حروف ہیں۔نَعَم،بَلٰی اِیْ،اَجَلْ،جَیرِ،اِنَّ

نَعَمْ کسی کلام کے اثبات کیلئے آتا ہے،خواہ وہ کلام استفہام ہو یا خبر،مثبت ہو یا منفی۔

استفہام مثبت کی مثال: جیسے اَجَآءَ زَیْدٌ کے جواب میں کہا جائے نَعَمْ (جی ہاں،زید آیا ہے)

استفہام منفی کی مثال: جیسے اَمَاجَآءَ زَیْدٌ کے جواب میں کہا جائے،نَعَمْ (جی ہاں،زید نہیں آیا ہے)

خبر مثبت کی مثال: جیسے قَامَ زَیْدٌ کے جواب میں کہا جائے،نَعَمْ (جی ہاں زید کھڑا ہے)

خبر منفی کی مثال: جیسے مَاقَائِمٌ زَیْدٌ کے جواب میں کہا جائے،نَعَمْ (جی ہاں زید کھڑا نہیں ہے)

بَلٰی پہلے کلام کی نفی ختم کرکے اس کو مثبت بنالیتا ہے،خواہ وہ نفی بغیر استفہام کی ہو،جیسے مَاقَامَ زَیْدٌ (زید کھڑا نہیں ہے)اس کے

جواب میں کہا جائے ،بَلٰی (کیوں نہیں ، بیشک زید کھڑا ہے) یا وہ نفی استفہام کے ساتھ ہو، جیسے قرآن مجید میں ہے "اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ" (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں) جواب میں کہا گیا "بَلٰی" (کیوں نہیں ، آپ ہمارے رب ہیں)

اِیْ استفہام کے بعد اثبات کیلئے آتا ہے۔ یہ قسم کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، اور فعل قسم ہمیشہ محذوف ہوتا ہے۔ جیسے اَجَآءَ زَیْدٌ کے جواب میں کہا جائے اِیْ وَاللّٰہِ (ہاں خدا کی قسم زید آیا ہے)

اَجَل، جَیرِ اور اِنَّ یہ تینوں خبر کی تصدیق کیلئے آتے ہیں، خواہ وہ خبر مثبت ہو یا منفی ہو۔

خبر مثبت کی مثال: جیسے قَدْجَآءَ زَیْدٌ کے جواب میں اَجَل، جَیرِ یا اِنَّ کہا جائے، یعنی ہاں زید آیا ہے۔

خبر منفی کی مثال: جیسے لَمْ یَأْتِ زَیْدٌ کے جواب میں اَجَل، جَیرِ یا اِنَّ کہا جائے، یعنی ہاں زید نہیں آیا ہے۔

(3) سوم حروف تفسیر:

حروف غیر عاملہ کی تیسری قسم حروف تفسیر ہیں، یعنی وہ حروف جو کسی مجمل اور مبہم بات کی تفسیر اور وضاحت کریں۔ اور یہ دو حرف ہیں اَیْ، اَنْ

اَیْ مفرد اور مرکب دونوں کی تفسیر کیلئے آتا ہے۔

مفرد کی مثال: جیسے جَآءَ نِی زَیْدٌ اَیْ عَبْدُ اللّٰہِ مرکب کی مثال: جیسے قُطِعَ رِزْقُهٗ اَیْ مَاتَ

اَنْ ہر اس فعل کے مفعول بہ کی تفسیر کیلئے آتا ہے جو قول کے معنی میں ہو۔ اور وہ مفعول بہ اکثر محذوف ہوتا ہے۔ جیسے قرآن مجید میں آتا ہے "وَنَادَیْنَاهُ اَنْ یَّاِبْرَاهِیْمُ" اس مثال میں نَادَیْنَا فعل، قول کے معنی میں ہے، اس کا مفعول بہ مقدر ہے جو بِلَفْظٍ ہے، اَنْ نے اس مفعول بہ کی تفسیر یَاِبْرَاهِیْمُ کے ساتھ کی ہے۔ کبھی وہ مفعول بہ مذکور بھی ہوتا ہے، جیسے 'اِذْاَوْحَیْنَآ اِلٰی اُمِّکَ مَایُوْحٰی اَنِ اقْذِفِیْهِ' اس مثال میں اَوْحَیْنَا فعل ہے جو قول کے معنی میں ہے، مَایُوْحٰی مفعول بہ ہے جو کہ مذکور ہے، اَنْ نے اس کی تفسیر اِقْذِفِیْهِ سے کی ہے۔

(4) چہارم حروف مصدریہ:

حروف غیر عاملہ کی چوتھی قسم حروف مصدریہ ہیں، یعنی وہ حروف جو اپنے مدخول کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں۔ حروف مصدریہ تین ہیں مَا، اَنْ، اَنَّ

مَا اور اَنْ جملہ فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ مَا کی مثال: جیسے ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَارَحُبَتْ (ان پر زمین تنگ ہوگئی کشادہ ہونے کے باوجود) اس مثال میں مَا اپنے مابعد سے مل کر رُحْبِهَا مصدر کے معنی میں ہے۔ اَنْ کی مثال: جیسے اَعْجَبَنِیْ اَنْ

تَضْرِبَ (تیرے مارنے نے مجھے تعجب میں ڈالا) اس مثال میں اَنْ اپنے مابعد تَضْرِبَ کے ساتھ ملکر ضَرْبُکَ مصدر کے معنی میں ہے۔

اَنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے، جیسے عَلِمْتُ اَنَّکَ قَائِمٌ (تیرے کھڑے ہونے کو میں نے جان لیا) اس مثال میں اَنَّ اپنے مابعد کے ساتھ مل کر مصدر کے معنی میں ہے، تقدیر عبارت یوں ہے "عَلِمْتُ قِیَامَکَ"

(5) پنجم حروف تحضیض:

حروف غیر عاملہ کی پانچویں قسم حروف تحضیض ہیں۔ حروف تحضیض چار ہیں، اَلَّا، هَلَّا، لَوْلَا، لَوْمَا

یہ حروف جب فعل ماضی پر داخل ہوتے ہیں تو مخاطب کو ترکِ فعل پر ملامت کرنے کیلئے آتے ہیں۔ جیسے اَلَّاصَلَّیْتَ (تو نے نماز کیوں نہیں پڑھی) هَلاَّ اَکْرَمْتَ زَیْدًا (تو نے زید کا اکرام کیوں نہیں کیا) لَوْلَا جِئْتَنِیْ (تو میرے پاس کیوں نہیں آیا) لَوْمَا اَکَلْتَ (تو نے کیوں نہیں کھایا)

اور جب فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں تو مخاطب کو فعل کرنے کی ترغیب دینے کیلئے ہوتے ہیں، جیسے اَلَّا تُصَلِّیْ (تو نماز کیوں نہیں پڑھتا ہے) هَلَّا تَقْرَءُ فَتَکُوْنُ عَالِمًا (تو کیوں نہیں پڑھتا تاکہ تو عالم بن جائے) لَوْلَا تُکْرِمُ زَیْدًا (تو زید کا اکرام کیوں نہیں کرتا) لَوْمَا تَأْکُلُ (تو کیوں نہیں کھاتا)

(6) ششم حرف توقُّع:

حروف غیر عاملہ کی چھٹی قسم حرف توقع ہے۔ یہ صرف ایک حرف ہے، جو کہ قَدْ ہے۔

قَدْ اگر فعل ماضی پر داخل ہو تو تحقیق اور تقریب کیلئے آتا ہے۔ تقریب کے معنی ہیں "ماضی کو حال کے قریب کر دینا" جیسے قَدْقَامَ زَیْدٌ. اور اگر فعل مضارع پر داخل ہو تو اکثر تقلیل کیلئے آتا ہے، جیسے اَلْجَوَّادُ قَدْیَبْخُلُ (سخی آدمی بھی کبھی بخل کرتا ہے)

فعل مضارع پر داخل ہو کر کبھی تحقیق کیلئے بھی آتا ہے۔ جیسے قَدْ یَعْلَمُ اللّٰهُ (بیشک اللہ تعالیٰ جانتے ہیں) اسی طرح فعل مضارع پر داخل ہو کر کبھی تکثیر کیلئے بھی آتا ہے، جیسے قَدْنَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِکَ (ہم اکثر آپ کے چہرے کے پلٹنے کو دیکھتے ہیں)

(7) هفتم حروف استفهام:

حروف غیر عاملہ کی ساتویں قسم حروف استفہام ہیں، حروف استفہام وہ حروف ہیں جو کسی بات کے پوچھنے کیلئے وضع کئے گئے ہیں۔ یہ تین حروف ہیں، مَا، همزۂ، اور هَلْ

همزہ اور هَلْ جملہ کے شروع میں آتے ہیں، خواہ جملہ اسمیہ ہو یا جملہ فعلیہ ہو۔

جملہ اسمیہ کی مثال: جیسے أَزَیْدٌ قَائِمٌ، هَلْ زَیْدٌ قَائِمٌ **جملہ فعلیہ کی مثال:** جیسے أَقَامَ زَیْدٌ، هَلْ قَامَ زَیْدٌ..... لیکن هَلْ میں شرط یہ ہے کہ یہ اس جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے جس کی خبر فعل نہ ہو۔ ھمزہ میں یہ شرط نہیں ہے۔

مَا استفہامیہ جملہ پر داخل نہیں ہوتا ہے، صرف مفرد پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے مَادِیْنُکَ

(8) ھشتم حرف ردع:

حروف غیر عاملہ کی آٹھویں قسم حرف ردع ہے، ردَع کا لغوی معنی ہے "جھڑکنا اور روکنا" اور اس کیلئے صرف ایک حرف کَلَّا ہے۔

کَلَّا مخاطب کو ڈرانے اور کسی کام سے روکنے کیلئے آتا ہے۔ پھر کبھی کَلَّا خبر کے بعد آتا ہے، جیسے کوئی کہے زَیْدٌ یَبْغُضُکَ (زید تجھ سے بغض رکھتا ہے) اس کے جواب میں کہا جائے، کَلَّا (ہرگز نہیں) یعنی وہ مجھ سے بغض نہیں رکھتا ہے۔ اور کبھی امر کے بعد آتا ہے، جیسے کوئی کہے اِضْرِبْ زَیْدًا (زید کو مار) اس کے جواب میں کہا جائے، کَلَّا (ہرگز نہیں) یعنی میں اس کو کبھی نہیں ماروں گا۔

(9) نہم تنوین:

حروف غیر عاملہ کی نویں قسم تنوین ہے۔ تنوین کا لغوی معنی ہے "نون داخل کردینا" اور اصطلاح میں تنوین اس نون ساکن کو کہتے ہیں جو کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کا تابع ہو، فعل کی تاکید کیلئے نہ ہو، اور وہ پڑھنے میں آئے لیکن لکھنے میں نہ آئے۔

تنوین کی پانچ قسمیں ہیں، (۱) تنوین تمکّن (۲) تنوین تنکیر (۳) تنوین عوض (٤) تنوین مقابلہ (۵) تنوین ترنّم

(۱) تنوین تمکّن: تنوین تمکّن اس تنوین کو کہتے ہیں جو اسم کے منصرف اور متمکن ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے زَیْدٌ

(۲) تنوین تنکیر: تنوین تنکیر اس تنوین کو کہتے ہیں جو اسم کے نکرہ ہونے پر دلالت کرے۔ جیسے "صَـــهٍ" اس کا معنی ہے 'تو کسی وقت خاموش ہوجا' اگر صَهْ بغیر تنوین کے پڑھا جائے تو پھر یہ نکرہ نہیں معرفہ ہوگا اور اس کا معنی ہوگا 'تو ابھی خاموش ہوجا'۔

(۳) تنوین عوض: تنوین عوض وہ تنوین ہے جو مضاف الیہ کے عوض میں مضاف پر آئے۔ جیسے یَوْمَئِذٍ یہ اصل میں تھا یَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا، یَوْمَ مضاف ہے اِذْ کی طرف، اِذْ مضاف ہے کَانَ کَذَا جملہ کی طرف، پھر کَانَ کَذَا جملہ کو حذف کیا اور اس کے عوض اِذْ پر تنوین لے آئے تاکہ کلمہ ناقص نہ رہے۔ اسی طرح حِیْنَئِذٍ وغیرہ میں تنوین عوض ہے۔

(٤) تنوین مقابلہ: تنوین مقابلہ وہ تنوین ہے جو جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلے میں جمع مؤنث سالم کے آخر میں آئے۔

جیسے مُسلِمَاتٌ کی تنوین، جومُسلِمُوۡنَ کے نون کے مقابلے میں ہے۔

(۵) تنوین ترنُّم: ترنُّم کا لغوی معنی ہے ’گانا‘ اور اصطلاح میں تنوین ترنُّم اس تنوین کو کہتے ہیں جو اشعار اور مصرعوں کے آخر میں تحسین صوت کیلئے آئے۔ جیسے شاعر کہتا ہے۔

اَقِلّی اللَّوۡمَ عَاذِلَ وَالۡعِتَابَنۡ   وَقُوۡلِیۡ اِنۡ اَصَبۡتُ لَقَدۡ اَصَابَنۡ

ترجمہ:۔ تو ملامت اور عتاب کو کم کردے، اے ملامت کرنے والی! اگر میں اچھا کام کروں، تو کہہ دے کہ بیشک اس نے اچھا کام کیا ہے۔

مذکورہ شعر میں اَلۡعِتَابَنۡ اور اَصَابَنۡ کے آخر میں جونون ہے وہ تنوین ترنّم ہے، اصل میں العِتَابَ اور اَصَابَ تھے۔

تنوین کی پہلی چار قسمیں صرف اسم پر داخل ہوتی ہیں، اور تنوین ترنم عام ہے اسم، فعل اور حرف سب پر داخل ہوسکتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

دهم نونِ تاکید درآخر فعل مضارع ثقیلہ وخفیفہ چون اِضْرِبَنَّ واِضْرِبَنْ ، یازدہم حروفِ زیادت وآن ہشت حرفست اِنْ واَنْ ومَاولَاومِنْ وکاف وباولام چہارآخردرحروف جریادکردہ شد۔ دوازدہم حروفِ شرط وآن دواست اَمَّا ولَوْ، اَمَّا برائ تفسیروفا درجوابش لازم باشدکقولہٖ تعالیٰ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ فَاَمَّاالَّذِيْنَ شَقُوْافَفِي النَّارِ وَاَمَّاالَّذِيْنَ سُعِدُوْافَفِي الْجَنَّةِ، و لَوْ برائے انتفائ ثانی بسبب انتفائ اول چون لَوْكَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا، سیزدہم لَوْلَا واوموضوع ست برائ انتفائ ثانی بسببِ وجودِاول چون لَوْلَاعَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ، چہاردہم لام مفتوحہ برائ تاکید چون لَزَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو، پانزدہم مَا بمعنی مَادَامَ چون اَقُوْمُ مَاجَلَسَ الْاَمِيْرُ، شانزدہم حروفِ عطف وآن دہ است، واؤ وفاوثُمَّ وحَتّٰی واِمَّاواَوْواَمْ لَاوبَلْ ولٰكِنْ...

ترجمہ: دسویں(قسم) نونِ تاکید،فعل مضارع کے آخر میں ثقیلہ اورخفیفہ جیسے اِضْرِبَنَّ اوراِضْرِبَنْ ،گیارہویں (قسم) حروفِ زیادت اوروہ آٹھ ہیں اِنْ،اَنْ،مَا،لَا،مِنْ،کاف،بَا،لام، آخری چارحروف جارہ میں ذکر کئے گئے ہیں۔ بارھویں (قسم) حروفِ شرط،اوروہ دو ہیں اَمَّااورلَوْ ،اَمَّا تفسیر کیلئے ہےاورفاء اس کے جواب میں ضروری ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول ہے فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ فَاَمَّاالَّذِيْنَ شَقُوْافَفِي النَّارِ وَاَمَّاالَّذِيْنَ سُعِدُوْافَفِي الْجَنَّةِ،اورلَوْثانی کی نفی کے واسطے ہے اول کے منفی ہونے کی وجہ سے،جیسے لَوْكَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ،تیرھویں (قسم) لَوْلَا،اور یہ ثانی کی نفی کے واسطے ہےاول کے وجود کی وجہ سے جیسے لَوْلَاعَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ ،چودھویں (قسم) لام مفتوحہ تاکید کیلئے،جیسے لَزَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو ،پندرھویں (قسم) مَا جو مَادَامَ کے معنی میں ہو جیسے اَقُوْمُ مَاجَلَسَ الْاَمِيْرُ،سولھویں (قسم) حروفِ عطف،اوروہ دس ہیں. واؤ،فا،ثُمَّ ،حَتّٰی ، اِمَّا،اَوْ،اَمْ، لَا،بَلْ، لٰكِنْ.

(10) دھم نونِ تاکید:

حروف غیر عاملہ کی دسویں قسم نونِ تاکید ہے۔نونِ تاکید اس نون کو کہتے ہیں جو امراور ہر اس فعل مضارع میں تاکید کا معنی پیدا کردے جس میں طلب کے معنی ہوں۔

پھرنونِ تاکید کی دوقسمیں ہیں (۱) نونِ ثقیلہ۔جیسے اِضْرِبَنَّ (۲) نونِ خفیفہ۔جیسے اِضْرِبَنْ

(11) یازدھم حروف زیادت:

حروف غیر عاملہ کی گیارہویں قسم حروف زیادت ہیں۔ یہ آٹھ حروف ہیں،اِنْ،اَنْ، مَا،لَا،باء، کاف،لام،میم

ان حروف کے زائد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر ان کو کلام سے حذف کر دیا جائے تو ان کے حذف کر دینے سے کلام کے معنی میں خلل واقع نہیں ہوتا۔ یہ مطلب نہیں کہ یہ محض بے فائدے ہیں، بلکہ ان کیلئے کلام میں بہت سے فائدے ہیں، جیسے لفظ کی تزئین، شعر کی استقامت وغیرہ۔

نیز یہ حروف ہر جگہ زائد نہیں ہوتے ہیں، بلکہ بعض جگہوں میں زائد ہوتے ہیں۔

(12) دوازدھم حروف شرط:

حروف غیر عاملہ کی بارہویں قسم حروف شرط ہیں۔ حروف شرط دو ہیں، اَمَّا، لَوْ

اَمَّا اکثر مجمل کلام کی تفسیر کیلئے آتا ہے، اور اس کے جواب پر فاء لانا واجب ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ہے "فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ. فَأَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ" ترجمہ: پس ان میں سے بعض بد بخت ہیں اور بعض نیک بخت ہیں، اور جو بد بخت ہیں پس وہ آگ میں ہوں گے، اور جو نیک بخت ہیں پس وہ جنت میں ہوں گے۔ اس مثال میں شقی اور سَعید مجمل کلام ہے، شقی کی تفسیر اَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ سے ہوئی ہے۔ اور سَعید کی تفسیر اَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ سے ہوئی ہے۔ پہلے اَمَّا کا جواب فَفِي النَّارِ ہے، جس میں فاء آئی ہے۔ دوسرے اَمَّا کا جواب فَفِي الْجَنَّةِ ہے، اس میں بھی فاء آئی ہے۔

لَوْ 'انتفائے ثانی بہ سبب انتفائے اوّل' کیلئے آتا ہے۔ یعنی لَوْ یہ بتاتا ہے کہ چونکہ میری شرط واقع نہیں ہے اس لئے میری جزاء بھی واقع نہیں ہے۔ جیسے "لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا" ترجمہ: اگر زمین اور آسمان میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو زمین اور آسمان فاسد ہوتے۔ چونکہ شرط واقع نہیں، یعنی زمین اور آسمان میں اللہ کے سوا اور معبود نہیں ہیں، تو جزاء بھی واقع نہیں، یعنی زمین اور آسمان میں فساد نہیں ہے۔

(13) سیزدھم لَوْلَا:

حروف غیر عاملہ کی تیرہویں قسم لَوْلَا ہے۔

لَوْلَا 'انتفائے ثانی بہ سبب وجود اوّل' کیلئے آتا ہے۔ یعنی لَوْلَا یہ بتاتا ہے کہ میری جزاء اس لئے واقع نہیں ہے کہ میری شرط موجود ہے۔ جیسے "لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ" ترجمہ: اگر علیؓ نہ ہوتے تو عمرؓ ہلاک ہو جاتے۔ چونکہ علیؓ موجود تھے اس لئے عمرؓ ہلاک نہیں ہوئے۔

واقعہ: حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ ایک حاملہ عورت کو جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا، رجم کرنے کا حکم دیا تھا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ حاملہ

عورت کا رجم اس کے وضع حمل کے بعد ہوتا ہے۔اس پر حضرت عمرؓ کی زبان مبارک سے یہ جملہ نکلا'' لَولاعَلِیٌّ لَھَلَکَ عُمَرُ''

(14)چہاردھم لام مفتوحہ:

حروف غیر عاملہ کی چودھویں قسم لام مفتوحہ ہے۔ یہ لام کسی جملے کے معنی کی تاکید کیلئے آتا ہے،اور یہ اسم ،فعل دونوں پر داخل ہوتا ہے۔اس لام کو لام ابتداء بھی کہتے ہیں۔

اسم کی مثال: جیسے لَزَیدٌ اَفضَلُ مِنْ عَمْرٍو (البتہ زید عمر سے زیادہ فضیلت والا ہے)اس مثال میں لَزَیدٌ اسم پر لام مفتوحہ تاکید کیلئے آیا ہے۔

فعل کی مثال: جیسے اِنَّ رَبَّکُم لَیَحکُمُ بَینَھُم (تحقیق تیرا رب البتہ ان کے درمیان حکم کرے گا)اس مثال میں لَیَحکُمُ فعل پر لام مفتوحہ تاکید کیلئے آیا ہے۔

(15)پانزدھم مَابمعنی مَادَامَ:

حروف غیر عاملہ کی پندرہویں قسم 'مَابمعنی مَادَامَ' ہے۔اور اس کا معنی ہے''جب تک'' جیسے اَقُومُ مَاجَلَسَ الاَمِیرُ (میں کھڑا رہوں گا جب تک امیر بیٹھا رہے گا)

(16)شانزدھم حروف عطف:

حروف غیر عاملہ کی سولہویں قسم حروف عطف ہیں۔عطف کا لغوی معنی ہے''مائل کردینا'' یہ حروف بھی معطوف کو حکم اور اعراب میں معطوف علیہ کی طرف مائل کردیتے ہیں،اس لئے انہیں حروف عطف کہتے ہیں۔جیسے جَآءَ زَیدٌ وَعَمْرٌو (میرے پاس زید اور عمرو آئے)

حروف عطف دس(۱۰) ہیں،واؤ ،فا ، ثُمَّ ، حَتّٰی . اِمَّا ، اَوْ ، اَم ، لا ، بَلْ ، لٰکِنَّ

☆☆☆☆☆☆☆

(تمرینی سوالات)

امثلہ ذیل میں حروف غیر عاملہ کی قسمیں بتائیں،اور ترجمہ وترکیب کریں۔

(۱)اَلَستُ بِرَبِّکُم (۲)ضَاقَتْ علیھم الارضُ بِمارَحُبَت (۳)اجَلْ اَنَّہٗ قائِمٌ (٤)لَیسَ کَمِثْلِہٖ شَیْئٌ (۵)لَوماتَحُجّ البیت (٦) جَآءَنِی زَیدٌ ثُمَّ عَمْرٌو (۷)ھَااَنتُم ھٰٓؤُلَآءِ(۸)وَنَادَینٰاہُ اَنْ یَّااِبرَاھِیم (۹)اَلآاِنَّ نَصرَ اللّٰہِ قَرِیبٌ

(۱۰)وَاَنْ تَصُوْمُوْاخَیْرٌلَّکُمْ (۱۱) لَوْمَاتَأْتِیْنَابِالْمَلٰئِکَةِ (۱۲)قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ

(۱۳)مَامَنَعَکَ اَنْ لَّاتَسْجُدَ (۱٤) کَلَّااِنَّ الاِنْسَانَ لَیَطْغٰی (۱۵)فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ

(نمونۂ حلّ سوالات)

(۱)اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ...... ترجمہ: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔

یہاں ہمزہ حروف غیر عاملہ کی قسموں میں سے حرفِ استفہام ہے۔

ترکیب: ہمزہ برائے استفہام انکاری، لَسْتُ فعل ناقص، تُ ضمیر مرفوع متصل اس کا اسم، باء حرفِ جار، رَبّ مضاف، کُمْ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر ظرفِ مستقر متعلّق ہوا ثَابِتًا مقدر کا، ثَابِتًا شبہ فعل اپنے فاعل اَنَا ضمیر مستتر اور متعلّق سے مل کر خبر، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ استفہامیہ ہوا۔

(۲)ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الاَرْضُ بِمَارَحُبَتْ...... ترجمہ: ان پر زمین تنگ ہوگئی باجود کشادہ ہونے کی۔

یہاں مَا حروف غیر عاملہ کے اقسام میں سے حرفِ مصدر ہے، جو اپنے مابعد کے ساتھ ملکر 'بتاویل مصدر رُحْبِهَا' ہے۔

ترکیب: ضَاقَتْ فعل، علیهِم جار مجرور مل کر ظرفِ لغو اس کا متعلّق، اَلارْضُ فاعل، با حرف بار، مَا مصدریہ، رَحُبَتْ فعل، هِی ضمیر در و مستتر راجع بسوئے الارض فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر بتاویل مصدر مجرور، جار مجرور ملکر ظرفِ لغو متعلّق ثانی ہوا ضَاقَتْ فعل کا، فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلّقین سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳)اَجَلْ اِنَّهٗ قَائِمٌ...... ترجمہ: ہاں بیشک وہ کھڑا ہے۔

اس مثال میں اجَلْ حروف غیر عاملہ کی قسموں میں سے حرفِ ایجاب ہے۔

ترکیب: اَجَلْ حرفِ ایجاب، اِنَّ حرف از حروف مشبہ بالفعل، هٗ ضمیر منصوب متصل اس کا اسم، قَائِمٌ خبر، اِنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

چون بحث مستثنیٰ در کتاب نحو میر نبود برائے فائدہ طلاب افزودہ شد

بدانکہ مستثنیٰ لفظیست کہ مذکور باشد بعد اِلّا واخوات آن یعنی غَیرُ وَسِویٰ وسَوَاءَ وحَاشَا وخَلا وعَدَا ومَاخَلا ومَاعَدَا ولَیسَ ولَا یَکُونُ تا ظاہر گردد کہ منسوب نیست بسوئ مستثنیٰ آنچہ نسبت کردہ شدہ است بسوئے ماقبل وی وآن بر دو قسم ست متصل ومنقطع، متصل آنست کہ خارج کردہ شود از متعدد بلفظ اِلّا واخوات وی مثل جَآءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا پس زید کہ در قوم داخل بود از حکم مجی خارج کردہ شد، ومنقطع آن باشد کہ مذکور بعد اِلّا واخواتِ وی وخارج کردہ نشود از متعدد بسبب آنکہ مستثنیٰ داخل نباشد در مستثنیٰ منہ مثل جَآءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا کہ حمار در قوم داخل نبود۔

ترجمہ: چونکہ مستثنیٰ کی بحث کتاب نحو میر میں نہیں تھی، طلبہ کے فائدہ کیلئے زیادہ کی گئی۔

تُو جان کہ مستثنیٰ ایک ایسا لفظ ہے جو مذکور ہو اِلّا اور اس کے ہم معنی کلمات کے بعد یعنی غَیرُ، سِویٰ، سَوَاءَ، حَاشَا، خَلا، عَدَا، مَاخَلا، مَاعَدَا، لَیسَ اور لَا یَکُونُ، تاکہ معلوم ہو جائے کہ منسوب نہیں ہے مستثنیٰ کی طرف وہ حکم جو اس کے ماقبل کی طرف منسوب ہے۔ اور وہ دو قسم پر ہے متصل اور منقطع، متصل وہ ہے جس کو نکالا جائے متعدد سے لفظِ اِلّا اور اس کے ہم معنی کلمات کے ذریعے، جیسے جَآءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا پس زید جو کہ قوم میں داخل تھا، آنے کے حکم سے نکالا گیا۔ اور منقطع وہ ہے جو مذکور ہو اِلّا اور اس کے ہم معنی کلمات کے بعد اور متعدد سے نہ نکالا جائے، اس وجہ سے کہ مستثنیٰ مستثنیٰ منہ میں داخل نہیں ہوتا جیسے جَآءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا کہ حِمار قوم میں داخل ہی نہیں تھا۔

مستثنیٰ کی تعریف:

مستثنیٰ کا لغوی معنی ہے ''نکالا ہوا'' اصطلاح میں مستثنیٰ اس لفظ کو کہتے ہیں جو اِلّا یا اِلّا کے اخوات کے بعد مذکور ہو، تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ اس کی طرف وہ حکم منسوب نہیں ہے جو حکم ماقبل کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

اِلّا اور اس کے اخوات سے پہلے والے لفظ کو مستثنیٰ منہ کہتے ہیں، بعد والے لفظ کو مستثنیٰ کہتے ہیں، اِلّا اور اس کے اخوات کو حروف استثناء کہتے ہیں۔ جیسے جَآءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (آئی میرے پاس قوم مگر زید نہیں آیا) اس مثال میں قوم مستثنیٰ منہ ہے، زیدًا مستثنیٰ ہے، اور اِلّا حرف استثناء ہے، حکم مجیت یعنی آنے کا حکم جو اِلّا کے ماقبل (قوم) پر لگ رہا ہے، اِلّا کے ذریعے زید کو اس حکم سے نکالا گیا۔

ترکیب: جَآءَ فعل، نون وقایہ، یاء ضمیر برائے واحد متکلم منصوب متصل منصوب محلاً مفعول بہ مقدم، القَوْمُ مستثنیٰ منہ، اِلّا حرف استثناء،

زَیْدًا مستثنٰی، مستثنٰی منہ اور مستثنٰی ملکر فاعل ہوا جَآءَ فعل کا، جَآءَ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مستثنٰی کا حکم: جو چیز مستثنٰی منہ کی طرف منسوب ہوتی ہے وہ مستثنٰی کی طرف منسوب نہیں ہوتی ہے۔

اخواتِ اِلَّا: اِلَّا کے اخوات یعنی مشابہ اِلَّا دس (۱۰) کلمات ہیں، جو درج ذیل ہیں۔

غَیْرُ، سِوٰی، سَوَآء، حَاشَا، خَلا، عَدَا، مَاخَلا، مَاعَدَا، لَیْسَ، لایَکُوْنُ

مستثنٰی کی دو قسمیں ہیں، (۱) مستثنٰی متصل (۲) مستثنٰی منقطع

(۱) مستثنٰی متصل:

مستثنٰی متصل اس مستثنٰی کو کہتے ہیں جو مستثنٰی منہ کے لفظ میں داخل ہو، پھر اس کو حرفِ استثناء کے ذریعہ مستثنٰی منہ کے حکم سے نکالا گیا ہو، جیسے "جَآءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا" اس مثال میں زید، قوم میں داخل ہے، اِلَّا کے ذریعہ قوم کے حکم مجیئت سے نکالا گیا ہے۔

(۲) مستثنٰی منقطع:

مستثنٰی منقطع اس مستثنٰی کو کہتے ہیں جو اِلَّا یا اخواتِ اِلَّا کے بعد مذکور ہو، اور مستثنٰی منہ سے نہیں نکالا گیا ہو، کیونکہ وہ مستثنٰی منہ میں داخل ہی نہ ہو۔ جیسے "جَآءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا" اس مثال میں حِمار قوم میں داخل نہیں ہے، اور آنے کی نسبت بھی حمار کی طرف نہیں ہے۔

فائدہ: مستثنٰی منہ کے مذکور ہونے اور نہ ہونے کے اعتبار سے مستثنٰی کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) مستثنٰی مفرغ (۲) مستثنٰی غیر مفرغ

(۱) مستثنٰی مفرغ:

مستثنٰی مفرغ وہ مستثنٰی ہے جس کا مستثنٰی منہ مذکور نہ ہو۔ جیسے مَاجَآءَ نِی اِلَّا زَیْدٌ

(۲) مستثنٰی غیر مفرغ:

مستثنٰی غیر مفرغ وہ مستثنٰی ہو جس کا مستثنٰی منہ مذکور ہو۔ جیسے جَآءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا

فائدہ: کلام کی دو قسمیں ہیں. (۱) کلام موجب (۲) کلام غیر موجب

(۱) کلام موجب: کلام موجب وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی اور استفہام نہ ہو۔ جیسے جَآءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا

(۲) کلام غیر موجب: کلام غیر موجب وہ کلام ہے، جس میں نفی، نہی یا استفہام میں سے کوئی ایک ہو۔ جیسے مَاجَآءَ نِی اِلَّا زَیْدٌ

بدانکہ اعراب مستثنیٰ چہار قسم ست، اول آنکہ اگر مستثنیٰ بعد اِلَّا درکلام موجب واقع شود پس مستثنیٰ ہمیشہ منصوب باشد نحو جَآءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّازَیْدًا وکلام موجب آنکہ دران نفی ونہی واستفہام نباشد، وہمچنین درکلام غیر موجب اگر مستثنیٰ رابر مستثنیٰ منہ مقدم گردانند منصوب خوانند نحو مَاجَآءَ نِیْ اِلَّا زَیْدًا اَحَدٌ، ومستثنیٰ منقطع ہمیشہ منصوب باشد، واگر مستثنیٰ بعد خَلا واقع شود بر مذہب اکثر علماء منصوب باشد، وبعد مَاخَلا ومَاعَدَا ولَیْسَ ولَایَکُوْنُ ہمیشہ منصوب باشد نحو جَآءَ نِی الْقَوْمُ خَلازَیْدًا وعَدَا زَیْدًا الخ... دوم آنکہ مستثنیٰ بعد اِلَّا درکلام غیر موجب واقع شود ومستثنیٰ منہ ہم مذکور باشد پس دران دووجوہ رواست یکی آنکہ منصوب باشد بر سبیل استثنا، ودیگر آنکہ بدل باشد از ماقبل خویش چون مَاجَآءَ نِیْ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا واِلَّا زَیْدٌ، سوم آنکہ مستثنیٰ مفرغ باشد یعنی مستثنیٰ منہ مذکور نباشد ودرکلام غیر موجب واقع شود پس اعراب مستثنیٰ بہ اِلَّا درین صورت بحسب عوامل مختلف باشد چون مَاجَآءَ نِیْ اِلَّازَیْدٌ ومَارَأَیْتُ اِلَّا زَیْدًا ومَامَرَرْتُ اِلَّا بِزَیْدٍ، چہارم آنکہ مستثنیٰ بعد لفظ غَیْرُ وسِویٰ وسَوَاءَ واقع شود پس مستثنیٰ را مجرور خوانند، وبعد حَاشَا بر مذہب اکثر نیز مجرور باشد وبعضے نصب ہم جائز داشتہ اند چون جَآءَ نِی الْقَوْمُ غَیْرَزَیْدٍ وسِویٰ زَیْدٍ وسِوآءَ زَیْدٍ وحَاشَازَیْدٍ،

ترجمہ: تُو جان کہ مستثنیٰ کا اعراب چار قسم پر ہے۔ اول یہ کہ اگر مستثنیٰ اِلَّا کے بعد کلام موجب میں واقع ہو جائے تو مستثنیٰ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے جیسے جَآءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّازَیْدًا، اور کلام موجب وہ ہے جس میں نفی، نہی اور استفہام نہ ہو۔ اسی طرح کلام غیر موجب میں اگر مستثنیٰ کو مستثنیٰ منہ پر مقدم کر دیں تو مستثنیٰ کو منصوب پڑھتے ہیں جیسے مَاجَآءَ نِیْ اِلَّا زَیْدًا اَحَدٌ۔ اور مستثنیٰ منقطع ہمیشہ منصوب ہوتا ہے، اور اگر مستثنیٰ (لفظ) خَلَا کے بعد واقع ہو تو اکثر علماء کے مذہب پر منصوب ہوتا ہے، اور مَاخَلا، مَاعَدَا، لَیْسَ اور لَایَکُوْنُ کے بعد ہمیشہ منصوب ہوتا ہے جیسے جَآءَ نِی الْقَوْمُ خَلازَیْدًا وعَدَا زَیْدًا الخ دوسری (قسم) یہ کہ مستثنیٰ اِلَّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو جائے اور مستثنیٰ منہ بھی مذکور ہو، پس اس میں دو طریقے جائز ہیں، ایک یہ کہ مستثنیٰ منصوب ہو استثناء کی وجہ سے، دوسرا یہ کہ مستثنیٰ بدل ہو اپنے ماقبل سے، جیسے مَاجَآءَ نِیْ اَحَدٌ اِلَّا زَیْدًا اور اِلَّا زَیْدٌ، تیسری (قسم) یہ کہ مستثنیٰ مفرغ ہو یعنی مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو اور مستثنیٰ کلام غیر موجب میں واقع ہو جائے، پس اس صورت میں اِلَّا کے ذریعہ مستثنیٰ کا اعراب عوامل کے مطابق مختلف ہوتا ہے، جیسے مَاجَآءَ نِیْ اِلَّازَیْدٌ، مَارَأَیْتُ اِلَّا زَیْدًا، مَامَرَرْتُ اِلَّابِزَیْدٍ، چوتھی (قسم) یہ ہے کہ مستثنیٰ لفظ غَیْرُ، سِویٰ اور سَوَاءَ کے بعد واقع ہو پس (اس صورت میں) مستثنیٰ کو مجرور پڑھتے ہیں اور (لفظ) حَاشَا کے بعد بھی اکثر نحات کے مذہب کے مطابق مجرور ہوتا ہے اور بعض نحویوں نے نصب پڑھنا بھی جائز رکھا ہے

جیسے جآءَ نِی الْقَوْمُ غَیْرَزَیْدٍ، سِویٰ زَیْدٍ، سِوآءَ زَیْدٍ، حَاشَازَیْدٍ

تشریح: یہاں سے مصنف مستثنیٰ کے اعراب کی قسمیں بیان کرر ہے ہیں۔ مستثنیٰ کے اعراب کی چار قسمیں ہیں (۱) نصب پڑھنا واجب ہو (۲) نصب پڑھنا اور ماقبل سے بدل بنانا دونوں جائز ہوں (۳) عامل کے مطابق اعراب پڑھنا واجب ہو (٤) جر پڑھنا واجب ہو۔

(1) قسم اول

مستثنیٰ کے اعراب کی پہلی قسم یہ ہے، کہ اس پر نصب پڑھنا واجب ہو۔ اس کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) پہلی صورت: اگر (۱) مستثنیٰ متصل ہو (۲) اِلَّا کے بعد ہو (۳) کلام موجب ہو، تو مستثنیٰ کو منصوب پڑھنا واجب ہے۔ جیسے جَآءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا

(۲) دوسری صورت: اگر (۱) مستثنیٰ اِلَّا کے بعد ہو (۲) مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو، خواہ کلام موجب ہو یا غیر موجب ہو، تو مستثنیٰ پر نصب پڑھنا واجب ہے۔ **کلام موجب کی مثال:** جیسے جَآءَ نِی اِلَّا زَیْدَ نِ الْقَوْمُ (میرے پاس سوائے زید کے ساری قوم آئی) **کلام غیر موجب کی مثال:** جیسے مَاجَآءَ نِی اِلَّازَیْدًا اَحَدٌ (سوائے زید کے کوئی میرے پاس نہیں آیا)

(۳) تیسری صورت: اگر (۱) مستثنیٰ اِلَّا کے بعد ہو (۲) اور مستثنیٰ منقطع ہو، تو مستثنیٰ کو منصوب پڑھنا واجب ہے، جیسے جَآءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّاحِمَارًا

(٤) چوتھی صورت: اگر مستثنیٰ خَلا، عَدَا، مَاخَلا، مَاعَدا، لَیْسَ اور لَایَکُوْنُ کے بعد ہو، تو بھی مستثنیٰ پر نصب پڑھنا واجب ہے۔ جیسے جَآءَ نِی الْقَوْمُ خَلازَیْدًا (آئی میرے پاس قوم اس حال میں کہ ان کا آنا زید سے تجاوز کر گیا)

(2) قسم دوم :

مستثنیٰ کے اعراب کی دوسری قسم یہ ہے، کہ اس پر نصب پڑھنا بھی جائز ہو اور ماقبل سے بدل بنانا بھی جائز ہو۔ یہ حکم اس وقت ہے، اگر درج ذیل پانچ شرطیں موجود ہوں۔ (۱) مستثنیٰ متصل ہو (۲) اِلَّا کے بعد مذکور ہو (۳) کلام غیر موجب ہو (٤) مستثنیٰ منہ مذکور ہو (۵) مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ پر مقدم نہ ہو۔ جیسے "مَاجَآءَ نِی اِلَّازَیْدًا وَزَیْدٌ" اس مثال میں زید کو مستثنیٰ ہونے کی وجہ سے منصوب پڑھنا بھی جائز ہے، اور ماقبل سے بدل ہونے کی وجہ سے مرفوع پڑھنا بھی جائز ہے۔

(3)قسم سوم:

مستثنیٰ کے اعراب کی تیسری قسم یہ ہے کہ مستثنیٰ پر عامل کے مطابق اعراب پڑھنا واجب ہو۔ یہ حکم اس وقت ہے، اگر (۱) مستثنیٰ اِلّا کے بعد مذکور ہو (۲) کلام غیر موجب ہو (۳) مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو۔ جیسے مَا جَآءَ نِی اِلَّا زَیْدٌ، مَارَأَیتُ اِلَّا زَیدًا، مَامَرَرْتُ اِلَّابِزَیْدٍ

(4)قسم چهارم:

مستثنیٰ کے اعراب کی چوتھی قسم یہ ہے کہ اس پر جر پڑھنا واجب ہو۔ یہ حکم تب ہے، اگر مستثنیٰ غَیرُ، سِوٰی، سَوآء یا حَاشَا کے بعد مذکور ہو۔ جیسے جَآءَ القَوْمُ غَیْرَزَیْدٍ، یا سِوٰی زَیْدٍ، یاسَوَاءَ زَیدٍ، یاحَاشَازَیْدٍ (زید کے علاوہ میرے پاس ساری قوم آئی)

☆☆☆☆☆☆☆

وبدانکه اعراب لفظ غَیْرُ مثل اعراب مستثنٰی بہ اِلَّا باشد در جمیع صورتہای مذکورہ چنانکہ گوئی جَآءَ نِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ وغَیْرَ حِمَارٍ ومَاجَآءَ نِیْ غَیْرَزَیْدٍ نِ الْقَوْمُ ومَاجَآءَ نِیْ اَحَدٌ غَیْرَزَیْدٍ وَغَیْرُ زَیْدٍ وماجَآءَ نِیْ غَیْرُزَیْدٍ وَمَا رَأَیْتُ غَیْرَزَیْدٍ ومَـامَـرَرْتُ بِـغَیْرِزَیْدٍ، وبدانکہ لفظ غَیْرُ موضوع ست برائی صفت وگاہے برائے استثناء آید چنانکہ اِلَّا برائے استثناء موضوع ست وگاہے در صفت مستعمل شود نحو قولہٖ تعالٰی لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا یعنے غَیْرُ اللّٰهِ وہمچنین لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ترجمہ: اور تُو جان کہ لفظِ غَیْرُ کا اعراب اِلَّا کے مستثنٰی کے اعراب کی طرح ہے مذکورہ تمام صورتوں میں جیسے تو کہے، جَـآءَ نِـی الْقَوْمُ غَیْـرَزَیْدٍ وغَیْرَحِمَارٍ ومَاجَآءَ نِیْ غَیْرَزَیْدٍ نِ الْـقَـوْمُ ومَاجَآءَ نِیْ اَحَدٌ غَیْرَزَیْدٍ وَغَیْرُ زَیْدٍ ومَاجَآءَ نِیْ غَیْرُزَیْدٍ وَمَا رَأَیْتُ غَیْـرَزَیْـدٍ ومَـامَرَرْتُ بِغَیْرِ زَیْدٍ، اور تو جان کہ لفظ غَیْرُ وضع کیا گیا ہے صفت کیلئے، اور کبھی استثناء کیلئے آتا ہے۔ جیسا کہ اِلَّا استثناء کیلئے وضع کیا گیا ہے اور کبھی صفت میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا یعنی غَیْرُ اللّٰهِ اسی طرح لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

تشریح: یہاں سے مصنف رحمۃ اللہ غَیْرُ کا اعراب بتا رہے ہیں، فرماتے ہیں کہ غَیْرُ کا اعراب مستثنٰی باِلَّا والا اعراب ہے۔ یعنی اگر اِلَّا کو اٹھا کر اسکی جگہ غَیْرُ کو رکھ دیا جائے تو غَیْرُ مستثنٰی کا اعراب خود لے لیتا ہے اور مستثنٰی کو مجرور کر دیتا ہے۔ جیسے " جَآءَ نِی الْقَوْمُ غَیْرَ زَیْدٍ" اصل میں جَآءَ نِی الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا تھا، جب اِلَّا کی جگہ غَیْرُ کو لایا گیا تو غَیْرُ نے زید کا اعراب (نصب) خود لے لیا، اور زید کو مجرور کر دیا، تمام صورتوں کی مثالیں:

(۱) جَـآءَ نِی الْقَوْمُ غَیْرَزَیْدٍ (۲) مَـاجَـآءَ نِی غَیْرَزَیْدٍ نِالْقَوْمُ (۳) جَـآءَ نِی الْقَوْمُ غَیْرَحِمَارٍ ان تین صورتوں میں غَیْرُ پر نصب پڑھنا واجب ہے (٤) مَـا جَـآءَ نِـی غَیْـرَزَیْدٍ غَیْـرُزَیْدٍ، اس صورت میں غَیْـرُ کو منصوب پڑھنا بھی جائز ہے، اور ماقبل سے بدل بنا کر مرفوع پڑھنا بھی جائز ہے (۵) مَـاجَـآءَ نِی غَیْرُزَیْدٍ، مَارَأَیْتُ غَیْرَزَیْدٍ، مَامَرَرْتُ بِغَیْرِزَیْدٍ.. اس صورت میں غَیْرُ کا اعراب ماقبل عامل کے مطابق ہوگا۔

بدانکه لفظ غیرُ موضوع است الخ...

یہاں سے مصنفؒ لفظِ غَیْرُ کا معنی بتاتے ہیں کہ لفظ غَیْرُ اصلاً صفت کیلئے موضوع ہے، یعنی غَیْرُ اپنے مابعد کے ساتھ ملکر اپنے ماقبل کیلئے صفت واقع ہوتا ہے۔ اور جو اعراب غَیْرُ کے ماقبل پر ہو وہی اعراب غَیْرُ پر ہوگا، ایسے غَیْرُ کو غَیْرُ صفتی کہتے ہیں، جیسے جَآءَ نِی رَجُلٌ غَیْرُزَیْدٍ

ترکیب: جآءَ فعل، نونِ وقایہ، یاء ضمیر منصوب متصل مفعول بہ مقدم، رَجُلٌ موصوف، غَیرُ مضاف، زَیدٍ مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر صفت، موصوف وصفت ملکر مرفوع لفظاً فاعل مؤخر فعل اپنے فاعل او مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

کبھی لفظ غَیرُ، اِلاَّ کے معنی میں ہوکر استثناء کیلئے آتا ہے۔ایسے غیرُ کو غیرُ استثنائیہ کہتے ہیں، جیسے جآءَ نِی الْقَوْمُ غَیرَ زَیْدٍ

ترکیب: جآ فعل، نونِ وقایہ، یاء ضمیر منصوب متصل مفعول بہ مقدم، اَلقَوْمُ مستثنیٰ منہ، غَیرَ مضاف، زَیْدٍ مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر مرفوع لفظاً فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اِلاَّ اصلاً تو استثناء کیلئے وضع ہے۔لیکن کبھی کبھار غَیــرُ صفتی کے معنی میں بھی ہوتا ہے، یعنی اپنے مابعد کیساتھ ملکر اپنے ماقبل کیلئے صفت واقع ہوتا ہے۔اس وقت جو اعراب الاّ کے ماقبل پر ہو وہی اعراب اِلاَّ کے مابعد پر بھی ہوگا۔جیسے قرآن مجید میں ہے''لَـوْ کَـانَ فِیهِـمَـا الِهَةٌ اِلاَّ اللّٰـهُ لَفَسَدَتَـا'' یہاں اِلاَّ، غیرُ کے معنی میں ہے، اصل میں عبارت یوں ہے''لَوْ کَـانَ فِیهِـمَـا الِهَةٌ غَیرُ اللّٰهِ لَفَسَدَتا'' اسی طرح کلمہ''لآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ'' میں اِلاَّ، غیرُ صفتی کے معنی میں ہے، اصل میں''لآ اِلٰهَ غَیرُ اللّٰهِ'' ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

(تمرینی سوالات)

امثلہ ذیل میں مستثنیٰ منہ، مستثنیٰ اور حرفِ استثناء کی تعیین کرنے کے بعد، مستثنیٰ کی قسمیں اور ان کا اعراب بیان کریں۔اور ہر مثال کا ترجمہ وترکیب کریں۔

(۱) لَـوْ کَـانَ فِیهِـمَـا الِهَةٌ اِلاَّ اللّٰـهُ لَفَسَدَتَـا (۲) فَـاَنْجَیْـنَـاهُ وَاَهْلَـهُ اِلاَّ امْرَأَتَـهُ (۳) فَلَبِـثَ فِیهِـمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلاَّ خَمْسِینَ عَامًا (٤) لاحَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلاَّ بِاللّٰهِ (٥) جَآءَ نِی الْقَوْمُ اِلاَّ فَرَسًا (٦) فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلاَّ قَلِیْلاً مِّنْهُمْ (٧) وَمَامُحَمَّدٌ اِلاَّ رَسُوْلٌ (٨) وَمَـالَکُمْ مِنْ اِلٰهٍ غَیرُهُ (٩) وَلایَـلْتَفِتْ مِنْکُمْ اَحَدٌ اِلاَّ امْرَءَ تَکَ (١٠) وَمَـنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلاَّ اللّٰه (١١) اِنْ هُـوَ اِلاَّ ذِکْـرٌ لِّـلْـعَـالَمِیْـنَ (١٢) مَـا فَـعَـلُـوْهُ اِلاَّ قَـلِیْـلٌ مِّنْهُـمْ (١٣) فَـاِنَّهُـمْ عَـدُوٌّ لِّـیْ اِلاَّ رَبَّ الْـعٰـلَمِیْـنَ (١٤) وَهَـلْ نُـجَـازِیْ اِلاَّ الْـکَـفُـوْرَ (١٥) فَـاعْـلَـمْ اَنَّـهُ لآ اِلٰـهَ اِلاَّ اللّٰـهُ

(نمونۂ حلّ سوالات)

(۱) لَـوْ کَـانَ فِیهِـمَـا الِهَةٌ اِلاَّ اللّٰـهُ لَفَسَدَتَـا..... ترجمہ: اگر زمین اور آسمان میں اللہ تعالیٰ کے سواء معبود ہوتے، تو وہ (زمین

اور آسمان) فاسد ہو جاتے۔

مذکورہ مثال میں اِلَّا استثنائیہ نہیں ہے، بلکہ غیرُ صفتی کے معنی میں ہے۔

ترکیب: لَوْ حرفِ شرط، کَانَ فعل از افعال ناقصہ، فِیْھِمَا جار مجرور ملکر ظرف مستقر متعلّق ہوا ثَابِتَةً مقدر کا، ثَابِتَةً شبہ فعل اپنے فاعل ھِیَ ضمیر مستتر اور متعلّق سے ملکر خبر مقدم، اٰلِھَةٌ موصوف، اِلَّا اللّٰہُ صفت، موصوف وصفت ملکر اسم مؤخر کَانَ کا، کَانَ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ شرط، لام تاکیدیہ، فَسَدَتَا فعل، الف ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

(۲) **فَاَنْجَیْنَاہُ وَاَھْلَهٗ اِلَّا امْرَأَتَهٗ**..... ترجمہ: ہم نے اس کو اور اس کے خاندان کو نجات دی، سوائے اس کی بیوی کے۔

مذکورہ جملہ میں اَھْلَهٗ مستثنیٰ منہ، اِلَّا حرف استثناء اور اِمْرَءَ تَکَ مستثنیٰ ہے۔ اور اس کا اعراب مستثنیٰ کے اعراب کی پہلی قسم ہے، جہاں نصب پڑھنا واجب ہے۔

ترکیب: فاء موافق باقتضاءِ ماقبل، اَنْجَیْنَا فعل، نَا ضمیر مرفوع متصل بارز اس کا فاعل، ہٗ ضمیر منصوب متصل معطوف علیہ، واؤ حرف عطف، اَھْلَهٗ مضاف ومضاف الیہ ملکر مستثنیٰ منہ، اِلَّا حرفِ استثناء، اِمْرَءَ تَکَ مضاف ومضاف الیہ ملکر مستثنیٰ متصل، مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے ملکر معطوف، معطوف علیہ ومعطوف ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) **فَلَبِثَ فِیْھِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا**...... ترجمہ: پس نوح علیہ السّلام اپنی قوم میں ساڑھے نوسو سال رہے۔

مذکورہ مثال میں اَلْفَ سَنَةٍ مستثنیٰ منہ، اِلَّا حرفِ استثناء، اور خَمْسِیْنَ عَامًا مستثنیٰ ہے، اور اس کا اعراب مستثنیٰ کے اعراب کی پہلی قسم ہے جہاں نصب پڑھنا واجب ہے۔

ترکیب: فاء موافق باقتضاءِ ماقبل، لَبِثَ فعل، ھُوَ ضمیر در و مستتر راجع بسوئے نُوحٌ فاعل، فِیْھِمْ جار مجرور ملکر ظرفِ لغو متعلّق ہوا لَبِثَ فعل کا، اَلْفَ ممیّز مضاف، سَنَةٍ تمیز مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر مستثنیٰ منہ، اِلَّا حرفِ استثناء، خَمْسِیْنَ ممیز، عَامًا تمیز، ممیّز اپنی تمیز سے ملکر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

خلاصۂ نحو میر

پوری نحو میر کا خلاصہ ہم آسانی کے پیش نظر پانچ حصوں میں تقسیم کر کے بیان کرتے ہیں۔

(1) پہلا حصہ: کلام عرب میں لفظ کی دو قسمیں ہیں،(۱) موضوع (۲) مہمل۔ پھر لفظ موضوع کی دو قسمیں ہیں،(۱) مفرد (۲) مرکب، مفرد کا دوسرا نام کلمہ ہے۔ پھر کلمہ کی تین قسمیں ہیں،(۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف۔ اور مرکب کی دو قسمیں ہیں،(۱) مرکب مفید (۲) مرکب غیر مفید، مرکب مفید کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔ جملہ کی دو قسمیں ہیں،(۱) جملہ خبریہ (۲) جملہ انشائیہ۔ پھر خبریہ کی دو قسمیں ہیں،(۱) جملہ اسمیہ (۲) جملہ فعلیہ، جملہ اسمیہ کے پہلے جز کو مسند الیہ اور مبتدا، دوسرے جز کو مسند اور خبر کہتے ہیں۔ اور جملہ فعلیہ کے پہلے جز کو فعل اور مسند، دوسرے جز کو مسند الیہ اور فاعل کہتے ہیں۔ اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہوسکتا ہے، فعل صرف مسند ہوسکتا ہے مسند الیہ نہیں ہوسکتا ہے، اور حرف نہ مسند ہوسکتا ہے نہ مسند الیہ،

جملہ انشائیہ کی مشہور دس قسمیں ہیں،(۱) امر (۲) نہی (۳) استفہام (٤) تمنی (٥) ترجی (٦) عقود (۷) نداء (۸) عرض (۹) قسم (۱۰) تعجب۔ مرکب غیر مفید کی تین قسمیں ہیں (۱) مرکب اضافی (۲) مرکب بنائی (۳) مرکب منع صرف۔ مرکب غیر مفید ہمیشہ جملہ کا جز ہوتا ہے۔ ہر جملہ میں دو کلموں کا ہونا ضروری ہے، خواہ دونوں ملفوظ ہوں یا ایک ملفوظ اور دوسرا مقدر ہو۔

مطالعہ کیلئے چار چیزیں ضروری ہیں (۱) اسم، فعل اور حرف کی پہچان (۲) معرب و مبنی کی پہچان (۳) عامل و معمول کی پہچان (٤) کلمات کا باہمی تعلق کی پہچان۔ اسم کی مشہور گیارہ علامات ہیں، فعل کی مشہور آٹھ علامات ہیں اور حرف کی ایک علامت ہے۔ عرب کے سارے کلمات دو قسم پر ہیں (۱) معرب (۲) مبنی۔ معرب کی دو قسمیں ہیں (۱) اسم متمکن جو ترکیب میں عامل کیساتھ واقع ہو، (۲) فعل مضارع جبکہ نونِ جمع مؤنث اور نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ سے خالی ہو۔ مبنی کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) مبنی اصل (۲) مبنی غیر اصل۔ اور ہر ایک کی پھر چار قسمیں ہیں۔

اسم غیر متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں (۱) مضمرات (۲) اسمائے اشارات (۳) اسمائے موصولات (٤) اسمائے افعال (٥) اسمائے اصوات (٦) اسمائے ظروف (۷) اسمائے کنایات (۸) مرکب بنائی... مضمرات کی پانچ قسمیں ہیں (۱) مرفوع متصل (۲) مرفوع منفصل (۳) منصوب متصل (٤) منصوب منفصل (٥) مجرور متصل۔

(2) دوسرا حصہ: عموم وخصوص کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں (۱) معرفہ (۲) نکرہ۔ معرفہ کی سات قسمیں ہیں (۱) اعلام

(۲) مضمرات (۳) اسمائے اشارات (٤) اسمائے موصولات (٥) معرف باللام (٦) معرفہ بالاضافت (۷) معرفہ بہ نداء۔

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں (۱) مذکر (۲) مؤنث۔ مؤنث کی چار علامتیں ہیں (۱) تاء ملفوظہ (۲) تاء مقدرہ (۳) الف مقصورہ (٤) الف ممدودہ۔ علامات کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں (۱) قیاسی (۲) سماعی۔ ذات کے اعتبار سے بھی مؤنث کی دو قسمیں ہیں (۱) مؤنث حقیقی (۲) مؤنث لفظی

تعدد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں (۱) واحد (۲) تثنیہ (۳) جمع۔ پھر لفظ کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع سالم (۲) جمع تکسیر۔ جمع سالم کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مؤنث سالم۔ معنی کے اعتبار سے بھی جمع کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع کثرت (۲) جمع قلت۔ جمع قلت کے چھ اوزان ہیں، (۱) اَفْعَالٌ (۲) اَفْعُلٌ (۳) اَفْعِلَةٌ (٤) فِعْلَةٌ (٥) جمع مذکر سالم (جبکہ الف لام کے بغیر ہو) (٦) جمع مؤنث سالم (جبکہ الف لام کے بغیر ہو)۔

اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کی سولہ قسمیں ہیں (۱) مفرد منصرف صحیح (۲) مفرد منصرف جاری مجری صحیح (۳) جمع مکسر (٤) جمع مؤنث سالم (٥) غیر منصرف (٦) اسماءِ ستہ مکبرہ (۷) تثنیہ حقیقی (۸) تثنیہ صوری (۹) تثنیہ معنوی (۱۰) جمع حقیقی (۱۱) جمع صوری (۱۲) جمع معنوی (۱۳) اسم مقصور (۱٤) غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم (۱٥) اسم منقوص (۱٦) جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم۔

اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی چار قسمیں ہیں (۱) صحیح مجرد از ضمیر بارز (۲) مفرد معتل واوی ویائی (۳) مفرد معتل الفی (٤) صحیح ومعتل باضمائر ونونہائے اعرابی

(3) تیسرا حصہ: عامل کی دو قسمیں ہیں (۱) معنوی (۲) لفظی۔ پھر عامل لفظی کی تین قسمیں ہیں (۱) حروف عاملہ (۲) افعال عاملہ (۳) اسمائے عاملہ۔ حروف عاملہ کی دو قسمیں ہیں (۱) حروف عاملہ دراسم (۲) حروف عاملہ در فعل مضارع۔

حروف عاملہ دراسم کی پانچ قسمیں ہیں (۱) حروف جر، یہ سترہ حروف ہیں (۲) حروف مشبہ بالفعل، یہ چھ حروف ہیں۔ (۳) لائے نفی جنس، یہ ایک حرف ہے (٤) مـــا ولا مشبہتان بلیس، یہ دو حروف ہیں۔ حروف عاملہ در فعل مضارع کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) حروف نواصب، یہ چار حروف ہیں (۲) حروف جوازم، یہ پانچ حروف ہیں۔

(4) چوتھا حصہ: افعال عاملہ کی سات قسمیں ہیں (۱) فعل لازمی (۲) فعل متعدی معروف (۳) فعل متعدی مجہول (٤) افعال ناقصہ، یہ سترہ افعال ہیں۔ (٥) افعال مقاربہ، یہ چار افعال ہیں۔ (٦) افعال مدح وذم، یہ چار افعال ہیں۔ (۷) افعال تعجب، یہ دو افعال ہیں۔

فعل لازمی کے آٹھ معمولات ہیں (۱) فاعل (۲) مفعول مطلق (۳) مفعول فیہ (٤) مفعول معہ (۵) مفعول لہٗ (٦) حال (۷) تمیز (۸) مستثنٰی۔

فعل متعدی معروف کے نو معمولات ہیں، آٹھ مذکورہ اور ایک مفعول بہ ہے۔ فعل متعدی مجہول کے وہی آٹھ معمولات ہیں جو فعل لازمی کے ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ فعل متعدی مجہول، فاعل کی بجائے نائب فاعل کو رفع دیتا ہے۔

مفعول کے اعتبار سے فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں (۱) متعدی بیک مفعول (۲) متعدی بدو مفعول، جن میں سے ایک پر اکتفاء جائز ہو (۳) متعدی بدو مفعول، جن میں سے ایک پر اکتفاء جائز نہ ہو (٤) متعدی بسہ مفعول

(5) پانچواں حصہ: اسمائے عاملہ کی گیارہ قسمیں ہیں (۱) اسمائے شرطیہ جازمہ (۲) اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی (۳) اسمائے افعال بمعنی امر حاضر (٤) اسم فاعل (۵) اسم مفعول (٦) صفت مشبہ (۷) اسم تفضیل (۸) اسم مصدر (۹) اسم مضاف (۱۰) اسم تام (۱۱) اسمائے کنایاتؔ

عامل معنوی کی دو قسمیں ہیں (۱) ابتداء (۲) خلو

تابع کی پانچ قسمیں ہیں (۱) صفت (۲) تاکید (۳) بدل (٤) عطف بحرف (۵) عطف بیان۔ صفت کی پھر دو قسمیں ہیں (۱) صفت بحالہٖ (۲) صفت بحال متعلقہٖ۔ تاکید کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) تاکید لفظی (۲) تاکید معنوی۔ اور بدل کی چار قسمیں ہیں (۱) بدل کل (۲) بدل بعض (۳) بدل اشتمال (٤) بدل غلط

حروف غیر عاملہ کی سولہ قسمیں ہیں (۱) حروفِ تنبیہ (۲) حروف ایجاب (۳) حروف تفسیر (٤) حروف مصدریہ (۵) حروف تحضیض (٦) حرف توقع (۷) حروف استفہام (۸) حرفِ ردع (۹) تنوین (۱۰) نونِ تاکید (۱۱) حروف زیادت (۱۲) حروفِ شرط (۱۳) لَولا (۱٤) لام مفتوحہ (۱۵) مَا بمعنی مَادَام (۱٦) حروفِ عطف

مستثنٰی کی دو قسمیں ہیں (۱) مستثنٰی متصل (۲) مستثنٰی منقطع۔ پھر مستثنٰی منہ کے مذکور ہونے اور نہ ہونے کے اعتبار سے مستثنٰی کی دو قسمیں ہیں (۱) مستثنٰی مفرغ (۲) مستثنٰی غیر مفرغ۔ اور مستثنٰی کے اعراب کی چار قسمیں ہیں (۱) نصب پڑھنا واجب ہو (۲) نصب پڑھنا اور ماقبل سے بدل بنانا دونوں جائز ہوں (۳) عامل کے مطابق اعراب پڑھنا واجب ہو (٤) جر پڑھنا واجب ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆

مشکل الفاظ کی ترکیب

(1) سُبْحَانَ اللّٰہِ:

اگر کہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ کا لفظ آجائے، تو یہ ترکیب میں فعل محذوف سبحت یا اُسَبِّحُ کا مفعول مطلق بنتا ہے۔ اصل میں سبّحتُ سُبْحَانًا یا اُسَبِّحُ سُبْحَانًا تھا، پھر مصدر کو فاعل کی طرف مضاف کر کے فعل کو حذف کر دیا گیا۔

(2) قَوْلُہٗ تَعَالٰی.. کَقَوْلِہٖ تَعَالٰی.. قال اللّٰہُ تَعَالٰی.

اگر کہیں قَوْلُہٗ تَعَالٰی کا لفظ آجائے۔ تو اس کی ترکیب یوں ہوگی۔ قولُ مضاف، ہٗ ضمیر راجع بسوئے اللہ ذوالحال، تعالٰی فعل، هُوَ ضمیر در و مستتر راجع بسوئے اللہ فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر بتقدیرِ قدْ جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر مجرور محلا مضاف الیہ، مضاف و مضاف الیہ ملکر قول، آگے جو آیت شریفہ ہوگی وہ اس کا مقولہ بنے گی۔

اگر کَقَوْلِه تَعَالٰی آجائے، تو کَ حرفِ جار، مابعد اس کا مجرور ہوگا، جار مجرور ثابتٌ مقدر کے متعلق ہو کر خبر ہوگی۔ اور اس سے پہلے هُوَ، مِثَالُہٗ یا مِثْلُہٗ مبتدأ محذوف ہوگا۔

اور اگر قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کا لفظ آجائے تو ترکیب یوں ہوگی… قَالَ فعل، لفظ اللہ ذوالحال، تَعَالٰی بتقدیر قَدْ جملہ فعلیہ ہو کر حال، ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر قول، آگے آیت شریف مقولہ ہوگی۔

(3) لابُدَّ:

بُدَّ کے اصل معنی ہیں "چارہ کا" مثلاً لابُدَّ مِنَ الجواب کا معنی ہے جواب سے بغیر چارہ نہیں یعنی محاورتاً ترجمہ ہے جواب ضروری ہے اس کی ترکیب یوں ہے لا نفی جنس، بد (مصدر میمی برفتحہ) اس کا اسم ہے۔ من الجواب جار مجرور ملکر اس کی خبر ہے۔ اس کی خبر عام طور پر مِنْ کے بعد آتی ہے جو کبھی مذکور ہوتی ہے اور کبھی محذوف ہوتی ہے۔ اسی طرح لابُدَّ کے بعد اکثر لام جارہ آتا ہے جیسے "لابُدَّ لِلْقَسَم من الجوَاب" تو جار مجرور لا کی خبر نہیں ہوگا بلکہ ظرفِ لغو ہو کر بُدَّ مصدر کے متعلّق ہوگا، خبر وہی ہوگی جو مِنْ کے بعد مذکور ہے۔

(4) فقَطْ:

اگر لفظِ فقط کہیں آجائے تو (۱) اس پر فا… یہ ہے فقط اسم فعل بمعنی انتہ (یعنی رک جا) انتہ فعل امر، انت ضمیر در و مستتر اس

کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جزاء ہے شرطِ مقدر کیلئے۔ (۲) کبھی فَقَطْ کی فاء زائد ہوتی ہے، اور قَطْ، لاغیرُ کے معنی میں ہوتا ہے۔

(5) مَاقَبْلَهَا، مَابَعْدَهَا

اگر کہیں مَاقَبْلَهَا یا مَابَعْدَهَا کا لفظ آجائے تو اس کی ترکیب یوں ہوگی... مَا موصولہ بمعنی اَلَّذِیْ، قَبْلَهَا یا بَعْدَهَا مضاف ومضاف الیہ ملکر فعل محذوف ثَبَتَ کیلئے مفعول فیہ، ثَبَتَ فعل، هُوَ ضمیر در و مستتر راجع بسوئے مَا اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر صلہ ہوگا۔ تقدیرِ عبارت یوں ہے ''مَاثَبَتَ قَبْلَهَا یا مَاثَبَتَ بَعْدَهَا''

(6) حِیْنَئِذٍ، فَیَوْمَئِذٍ:

اگر کہیں فَحِیْنَئِذٍ یا فَیَوْمَئِذٍ آجائے، تو ان کی ترکیب اس طرح ہوگی..... فا تفریعیہ، حِیْنَ یا یَوْمَ مضاف، اِذْ مضاف الیہ ہوکر پھر مضاف، کَانَ کَذَا جملہ محذوف، کَانَ فعل از افعال ناقصہ، هُوَ ضمیر در و مستتر اس کا اسم، کَذَا خبر، کَانَ اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر مضاف الیہ ہوا اِذْ کیلئے، اِذْ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا حِیْنَ یا یَوْمَ مضاف کیلئے، حِیْنَ یا یَوْمَ مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول فیہ ہوا مابعد فعل کیلئے، اگر فاء کے ساتھ ہو۔ اور اگر فاء کے بغیر ہو تو ماقبل اور مابعد دونوں کیلئے مفعول فیہ بن سکتا ہے۔ تقدیرِ عبارت یوں ہے ''فَحِیْنَ اِذْ کَانَ کَذَا. فَیَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا'' پھر کَانَ کَذَا جملہ کو حذف کر کے اس کی جگہ اِذْ مضاف پر تنوین عوض لے آئے۔

(7) عَلٰی هٰذَاالْقِیَاسُ:

اگر کہیں عَلٰی هٰذَاالْقِیَاسُ کا لفظ آجائے، تو اس کی تین ترکیبیں ہوسکتی ہیں (۱) عَلٰی هٰذَا جار مجرور ملکر خبر مقدم، اور اَلْقِیَاسُ مبتدأ مؤخر ہو۔ اس صورت میں اَلْقِیَاسُ مرفوع ہوگا۔ (۲) اَلْقِیَاسَ فعل محذوف اَجْرِ کیلئے مفعول بہ، اور عَلٰی هٰذَا اسکا متعلّق ہو۔ یعنی عَلٰی هٰذَا اَجْرِ الْقِیَاسَ (اسی پر تو قیاس کو جاری کر) اس صورت میں اَلْقِیَاسَ منصوب ہوگا (۳) عَلٰی حرفِ جار، هٰذَا موصوف، اَلْقِیَاسِ صفت، موصوف وصفت ملکر مجرور، جار و مجرور ملکر خبر مقدم ہو، اور مابعد والا جملہ مبتدأ مؤخر ہو۔ اس صورت میں اَلْقِیَاسِ مجرور ہوگا۔

(8) عَلٰی اَنَّانَقُوْلُ:

اگر کہیں عَلٰی اَنَّا نَقُوْلُ کا لفظ آجائے، تو اس میں دو ترکیبیں ہوسکتی ہیں (۱) عَلٰی حرفِ جار، اَنَّ حرفِ مشبہ بالفعل، نَا ضمیر اس کا اسم، نَقُوْلُ فعل، نَحْنُ ضمیر در و مستتر اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر اَنَّ کیلئے خبر، اَنَّ اپنے اسم اور خبر سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر ظرفِ لغو ماقبل والے فعل کا متعلّق ہے (۲) جار مجرور ملکر ظرفِ مستقر ثَابِتٌ کے متعلّق ہوکر خبر ہے۔ اور مبتدأ اَلتَّحْقِیْقُ محذوف ہے۔

اس جیسی عبارت میں عَلَا علاوہ کے معنی میں ہوتا ہے، اور یہ وہاں ذکر کیا جاتا ہے جہاں اس کا مابعد والا جواب، ماقبل والے جواب سے قوی تر ہو۔

(9) فَبِهَا:

فَبِهَا ہمیشہ جزاء کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے اِنْ جِئْتَنِیْ فَبِهَاوَاِلَّا اَضْرِبُکَ (اگر تو میرے پاس آئے تو ٹھیک، ورنہ میں تجھے ماروں گا) اس کی ترکیب اس طرح ہوگی... فَا جزائیہ، باء حرفِ جار، هَا ضمیر راجع بسوئے خَصْلَةٌ حَسَنَةٌ مجرور، جار مجرور ملکر ظرفِ مستقر متعلّق ہے مَقْرُوْنٌ یامَقْرُوْنَةٌ مقدر کا، مَقْرُوْنٌ یامَقْرُوْنَةٌ اپنے نائب فاعل هُوَ یاهِیَ ضمیر کے ساتھ ملکر خبر ہے مبتدأ محذوف هُوَ یاهِیَ ضمیر کیلئے، تقدیرِ عبارت یوں ہے ''فَهُوَمَقْرُوْنٌ بِالْخَصْلَةِ الْحَسَنَةِ'' پھر مبتدأ وخبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر شرط کیلئے جزاء ہے۔

(10) اَلْبَتَّةَ:

اَلْبَتَّةَ کا لفظ اصل میں بَتَّ، یَبُتُّ (از نَصَرَ، بمعنی قَطَعَ) کا مصدر ہے۔ یہ لفظ وہاں ذکر کیا جاتا ہے جہاں شک وتردُّد کو ختم کرنا ہو اور یقین کے معنی پیدا کرنا مقصود ہو، یہ الف لام کیساتھ اور الف لام کے بغیر دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ ترکیب میں فعل محذوف بَتَّ کا مفعول مطلق بنتا ہے

(11) کَیْفَ:

اگر لفظ کَیْفَ کے بعد اسم ہو تو کَیْفَ خبر مقدم اور مابعد مبتدأ مؤخر ہوگا، جیسے کَیْفَ اَنْتَ۔ اور اگر اس کے بعد فعل ہو تو یہ اس کیلئے حال مقدم ہوتا ہے، جیسے کَیْفَ تَکْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ۔ اور اگر اس کے بعد واؤ ہو تو کَیْفَ کے بعد جملہ محذوف ہوتا ہے، جیسے کَیْفَ وَلَوْکَانَ۔

(12) مَاذَا:

اگر کہیں مَاذَا کا لفظ آجائے، جیسے '' فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی'' تو اس کی تین ترکیبیں ہوسکتی ہیں. (۱) مَا موصوفہ استفہامیہ بمعنی اَیُّ شَیْئٍ، ذَا اسم موصول، بعد والا فعل صلہ، موصول وصلہ ملکر مَا کیلئے صفت، موصوف وصفت ملکر ماقبل والے فعل کیلئے مفعول بہ ہوگا۔ (۲) مَاذَا مرکب استفہامیہ بمعنی اَیُّ شَیْئٍ موصوف، بعد والا فعل صفت، موصوف وصفت ملکر ماقبل والے فعل کیلئے مفعول بہ ہوگا۔ (۳) مَا استفہامیہ موصوف، ذَا زائدہ، بعد والا فعل صفت، موصوف وصفت ملکر ماقبل والے فعل کیلئے مفعول بہ ہوگا۔

یہ تمام ترکیبیں اس وقت ہیں اگر مَا سے پہلے یا بعد میں فعل متعدی ہو اور اسکا مفعول بہ موجود نہ ہو، اور اگر اس سے پہلے کوئی فعل

نہیں ہے اور بعد میں بھی کوئی فعل نہیں ہے، یا بعد میں فعل ہے لیکن وہ مفعول بہ میں عمل کر رہا ہے تو مَـاذَا مبتدأ یا خبر بنے گا۔ جیسے " مَـاذَا قُلْتَهٗ، مَاذَاالشَّیْئُ "

(13) لاسِیَّمَا:

لاسِیَّمَا میں لا برائے نفی جنس ہے، سَیٌّ کا معنی ہے ''مثل'' اصل میں سَیْوٌ تھا، واؤ کو یاء سے تبدیل کر کے یاء کو یاء میں مدغم کر دیا اور ماقبل کے فتحہ کو کسرہ سے تبدیل کر دیا سِیَّما بن گیا۔ لاسِیَّمَا کا معنی ہے ''اس کا کوئی مثل نہیں ہے'' یعنی وہ بے مثال ہے، اور جو چیز بے مثال ہو وہ خاص ہوتی ہے لہٰذا لاسِیَّمَا کا بامحاورہ ترجمہ کیا جاتا ہے ''خاص طور پر، یا خاص کر''

لاسِیَّمَا کی پانچ ترکیبیں کی جاتی ہیں۔(۱) لائے نفی جنس، سِیَّ مضاف، مَازائدہ، مابعد مضاف الیہ، مضاف ومضاف الیہ ملکر لا کا اسم، اور مَوجُودٌ محذوف خبر ہو(۲) لائے نفی جنس، سِیَّ مضاف، مَا موصولہ بمعنی اَلَّذِیْ، مابعد والا جملہ خبر ہو مبتدأ محذوف هُوَ ضمیر کیلئے، پھر مبتدأ وخبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ ہو موصول کیلئے، موصول وصلہ ملکر مضاف الیہ ہو سِیَّ کیلئے، مضاف ومضاف الیہ ملکر لا کا اسم، اور مَوجُودٌ محذوف خبر ہو۔(۳) لائے نفی جنس، سِیَّ مضاف، مَا موصوفہ بمعنی شَیْئٌ، بعد والا جملہ خبر ہو مبتدأ محذوف هُوَ ضمیر کیلئے، پھر مبتدأ وخبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صفت ہو مَا موصوفہ کیلئے، موصوف وصفت ملکر مضاف الیہ ہو سِیَّ مضاف کیلئے، مضاف ومضاف الیہ ملکر لا کا اسم ہو، اور مَوْجُوْدٌ محذوف خبر ہو۔(٤) لائے نفی جنس، سِیَّ مضاف، مَا موصولہ یا موصوفہ، مابعد منصوب ہو کر مفعول بہ ہو اَعْنِیْ فعل مقدر کیلئے، اَعْـنِـی فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ یا صفت ہو، موصول وصلہ یا موصوف وصفت ملکر مضاف الیہ ہو سِیَّ مضاف کیلئے، مضاف ومضاف الیہ ملکر لا کا اسم، اور مَوْجُوْدٌ محذوف خبر ہو۔(۵) لاسِیَّمَا، خُصُوْصًا کے معنی میں ہو کر فعل محذوف اَخُصُّهٗ کیلئے مفعول مطلق ہو، اور مابعد والا جملہ مستقل جملہ ہو۔

(14) سَواءٌ کَانَ:

اگر کہیں سَواءٌ کَانَ کا لفظ آجائے تو اس کی تین ترکیبیں ہوسکتی ہیں(۱) سَواءٌ، مُسْتَوٍ کے معنی میں ہو کر خبر مقدم، اور کَانَ اپنے اسم اور خبر سے ملکر مبتدأ مؤخر ہو۔(۲) سَواءٌ، مُسْتَوٍ کے معنی میں ہو کر مبتدأ محذوف اَلامرانِ کی خبر ہو(چونکہ سَواءٌ اسم مصدر ہے اس میں افراد، تثنیہ اور جمع برابر ہیں، اس لئے اس کا اَلامرانِ کیلئے خبر بننا درست ہے) تقدیرِ عبارت یوں ہے ''اَلامرانِ سَواءٌ'' پھر یہ جملہ دال بر جزاء محذوف کہلاتا ہے اور مابعد والا جملہ بمنزلہ شرط کے ہوگا۔(۳) سَواءٌ، مبتدأ محذوف اَلامرانِ کیلئے خبر ہو، اور مابعد والا جملہ مبتدأ محذوف کا بیان ہو۔

(15) لاغَیرُ:

اگر کسی جگہ لاغَیرُ کالفظ آجائے تو اس کی تین ترکیبیں کی جاتی ہیں (۱) لائے نفی جنس، غَیرُ مبنی علی الضم منصوب محلاً لا کا اسم، اور مَقُولٌ لَکَ محذوف خبر ہو (۲) لائے نفی جنس، غَیرَ مبنی علی الفتح منصوب محلاً لا کا اسم، اور مَقُولٌ لَکَ محذوف خبر ہو (۳) لامشبہ بلیس، غَیرٌ مرفوع تنوین کیساتھ لا کا اسم، اور مقولاً محذوف خبر ہو۔

(16) غالِبًا:

اگر کہیں غَالِبًا کالفظ آجائے، تو اس کی چار ترکیبیں ہوسکتی ہیں (۱) ماقبل والے فعل کے مصدر محذوف کیلئے صفت بنے گا، پھر موصوف وصفت ملکر ماقبل والے فعل کیلئے مفعول مطلق ہوں گے۔ (۲) زَمَانًا محذوف کیلئے صفت بنے گا، پھر موصوف وصفت ملکر ماقبل والے فعل کیلئے مفعول فیہ ہونگے۔ (۳) ماقبل والے فعل سے حال ہے۔ (٤) منصوب بنزع الخافض ہے۔ یعنی اصل میں فِی حرفِ جار کیلئے مجرور تھا تقدیرِ عبارت یوں تھی "فِی غَالِبِ الاِسْتِعمَالِ" پھر فِی کو حذف کر کے غَالِبَ کو منصوب کر دیا گیا، اور اَلاِسْتِعمَالِ مضاف الیہ کو حذف کر کے مضاف پر تنوین داخل کر دیا تو غَالِبًا ہو گیا۔

(17) فَضْلاً:

فَضْلاً مصدر ہے، لغوی معنی ہے "زیادتی، بقیہ" اور بامحاورہ ترجمہ ہے "چہ جائیکہ" جیسے زَیدٌ لایَملِکُ دِرهَمًا فَضْلاً عَنْ دِینَارٍ (زید درھم کا مالک بھی نہیں ہے، چہ جائیکہ وہ دینار کا مالک ہو)۔ اس کی تین ترکیبیں ہوسکتی ہیں۔ (۱) یہ فَضَلَ فعل محذوف کیلئے مفعول مطلق ہو، پھر فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر ماقبل اسم نکرہ کیلئے صفت ہو۔ (۲) ماقبل اسم نکرہ سے حال ہو۔ (۳) ماقبل نکرہ کی صفت ہو۔

(18) هَلُمَّ جَرًّا:

اگر کہیں هَلُمَّ جَرًّا آجائے تو اسکی دو ترکیبیں ہوسکتی ہیں (۱) هَلُمَّ اسم فعل بمعنی اِیتِ، اور جَرًّا مفعول مطلق ہے فعل محذوف تَجُرُّ کیلئے، پھر تَجُرُّ فعل اپنے فاعل اور مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر حال ہے اِیتِ کی اَنْتَ ضمیر سے، اِیتِ فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہے۔ (۲) جَرًّا مصدر، اسم فاعل جَارًّا کے معنی میں ہوکر اِیتِ کی ضمیر سے حال ہو۔ ترجمہ یہ ہوگا "آجا، اس حال میں کہ کھینچتا ہے تو، کھینچنا"

(19) دَائِمًا، دَوَامًا:

اگر کہیں دَائِمًا کالفظ آجائے تو اس کی تین ترکیبیں ہوسکتی ہیں (۱) یہ زَمَانًا یا وَقْتًا محذوف کیلئے صفت بنتا ہے، تقدیر عبارت یوں ہے "زمانًا دَائِمًا یا وَقْتًا دَائِمًا" پھر موصوف وصفت ملکر ماقبل کیلئے مفعول فیہ بنتے ہیں (۲) ماقبل والے فعل یا شبہ فعل کا مصدر محذوف مان کر اس کیلئے صفت بنتا ہے، پھر موصوف وصفت ملکر ماقبل کیلئے مفعول مطلق بنتے ہیں (۳) ماقبل سے حال بنتا ہے۔

اور اگر دَوامًا کالفظ آجائے تو وہ دَائِمًا کی تاویل میں ہوگا، کیونکہ دوامًا مصدر ہے اور مصدر صفت یا حال نہیں ہوسکتا۔ باقی ترکیب دَائِمًا کی ترکیب جیسی ہوگی۔

(20) كَذَا:

اگر کسی جگہ لفظ کَذَا آجائے تو اسکی ترکیب میں دو احتمال ہیں (۱) یہ اسمائے کنایات میں سے ہو، اس صورت میں کَذَا ممیز اور مابعد تمیز ہوتا ہے، ممیز اور تمیز ملکر ماقبل کیلئے مفعول بہ بنے گا (۲) کَ حرفِ جار علیحدہ اور ذَا اسم اشارہ علیحدہ کلمہ ہو، پھر جار مجرور ملکر کسی فعل یا شبہ فعل کا متعلق ہو، اس وقت کَذَا تشبیہ کیلئے ہوتا ہے۔

(21) اٰنِفًا:

اگر کہیں اٰنِفًا کالفظ آجائے تو اس کی دو ترکیبیں ہوسکتی ہیں (۱) ظرفِ زمان ہونے کی وجہ سے ماقبل کیلئے مفعول فیہ ہو (۲) مُؤْتَنِفًا کے معنی میں ہو کر ماقبل سے حال ہو۔

(22) فَصَاعِدًا:

اگر کہیں فَصَاعِدًا کالفظ آجائے تو اس کی دو ترکیبیں ہوسکتی ہیں (۱) یہ فعل محذوف اِصْعَدْ کیلئے مفعول مطلق بنتا ہے، عبارت کی تقدیر یوں ہے اِصْعَدْ صَاعِدًا یعنی چڑھ تُو، اس حال میں کہ تو چڑھنے والا ہے۔ (۲) صُعُودًا مصدر کے معنی میں ہو کر فعل محذوف اِصْعَدْ کیلئے مفعول مطلق بنتا ہے۔ اس میں فاء زائدہ یا عاطفہ ہے۔

(23) كَمَا مَرَّ:

اگر کسی جگہ کَمَا مَرَّ کالفظ آجائے تو اس کی ترکیب یوں ہوگی۔ کَ جارہ، مَا موصولہ، مَرَّ فعل، هُوَ ضمیر در و مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول وصلہ ملکر مجرور، جار و مجرور ملکر ظرفِ مستقر ثَابِتٌ مقدر کے متعلق ہو کر خبر، اور مِثْلُهٗ یا هُوَ ضمیر محذوف مبتدأ، مبتدأ اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ تقدیر عبارت اس طرح ہے "هُوَ اَوْ مِثْلُهٗ كَمَا مَرَّ"

(24) بِخِلافِ:

اگر کسی جگہ بِخِلافِ کا لفظ آجائے تو جار مجرور ظرفِ مستقر ہو کر ثَابِتٌ یا مُتَلَبِّسٌ کے متعلق ہو کر خبر ہوگی، اور ھٰذَا الحُکْمُ مبتدا محذوف ہوگا اور عبارت کی تقدیر اس طرح ہوگی "ھٰذَا الحُکْمُ ثَابِتٌ / مُتَلَبِّسٌ بِخِلافِ"

(25) خِلافًا:

اگر کہیں خِلافًا کا لفظ آجائے تو اسکی ترکیب میں دو احتمال ہیں (۱) فعل محذوف خَالَفَ یا یُخَالِفُ کیلئے مفعول مطلق ہوگا۔ (۲) مُخَالِفًا کے معنی میں ہو کر فعل محذوف قَالَ یا یَقُوْلُ کے فاعل سے حال ہوگا۔

(26) مَرْحَبًا:

مَرْحَبًا ظرف مکان کا صیغہ ہے، ترکیب میں یہ فعل محذوف رَحُبَتَ کیلئے مفعول فیہ بنتا ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہے 'رَحُبْتَ مَرْحَبًا' یعنی آپ کشادہ جگہ تشریف لائے ہیں۔

(27) اَھْلاً وَّسَھْلاً:

اَھْلاً اور سَھْلاً دونوں ترکیب میں فعل محذوف کیلئے مفعول بہ بنتے ہیں۔ اَھْلاً سے پہلے اَتَیْتَ اور سَھْلاً سے پہلے وَطِیْتَ فعل محذوف ہوتا ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہے "اَتَیْتَ اَھْلاً وَّ وَطِیْتَ سَھْلاً" (آپ اپنے گھر آئے ہیں اور آپ نے نرم زمین کو روندا ہے۔ یعنی آپ خوش خلق، نرم مزاج اور سخی لوگوں کے پاس آئے ہیں)

(28) مُطْلَقًا:

اگر کسی جگہ مُطْلَقًا کا لفظ آجائے تو اس کی دو ترکیبیں ہو سکتی ہیں (۱) اسم مفعول کا صیغہ ہو، اور ماقبل والے فعل سے حال ہو۔ (۲) مصدر میمی کا صیغہ ہو، اور فعل محذوف اَطْلَقَ کیلئے مفعول مطلق ہو۔

(29) مَعًا..مَعَهٗ:

مَعًا ظروف میں سے ہے اور لازم النصب ہے۔ ظرفِ زمان اور ظرفِ مکان دونوں میں استعمال ہوتا ہے، جیسے جِئْنَا مَعًا اَیْ فِیْ زَمَانٍ یعنی ہم ایک ہی وقت میں آئے۔ کُنَّا مَعًا اَیْ فِیْ مَکَانٍ یعنی ہم ایک ہی جگہ میں تھے۔

مَعًا کا استعمال دو طرح سے ہوتا ہے، کبھی یہ اضافت کے بغیر، تنوین کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، جیسے مَعًا۔ اور کبھی مضاف ہو کر تنوین کے بغیر استعمال ہوتا ہے، جیسے مَعَهٗ۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ مَعَ مصاحبت کیلئے وضع کیا گیا ہے، اس کیلئے دو چیزوں کا ہونا ضروری

۔اب اگر مَعَ ان دو چیزوں کے درمیان آرہا ہے تو وہ دوسرے کی طرف مضاف ہوکر تنوین کے بغیر ہوگا، جیسے ''اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّابِرِیْن'' اس صورت میں یہ ترکیب میں مفعول فیہ بنے گا۔اور اگر دونوں چیزوں کے بعد آرہا ہے تو وہ بغیر اضافت کے، تنوین کے ساتھ ہوگا، اس صورت میں اس کی ترکیب میں دو احتمال ہیں (۱) ماقبل کیلئے مفعول فیہ ہو (۲) مُجْتَمِعَیْن کے معنی میں ہوکر ماقبل سے حال ہو۔

(30) اَصلاً: رَأْسًا:

لفظ اَصلاً ظرفِ زمان کے معنی میں ہوتا ہے لہٰذا یہ ماقبل کیلئے مفعول فیہ بنتا ہے۔اگر ماضی منفی کے بعد ہو تو یہ فَقَطُّ (ہرگز نہیں) کے معنی میں ہوتا ہے۔اور اگر مضارع منفی کے بعد ہو تو اَبَدًا (ہمیشہ) کے معنی میں ہوتا ہے۔جیسے مَافَعَلْتُہٗ اَصْلاً کے معنی ہیں مَافَعَلْتُہٗ وَقْتًا، اور لاافعلہٗ اَصْلاً کے معنی ہیں لاافْعَلُہٗ حِینًا مِنَ الاَحْیانِ۔لفظ رَأْسًا میں بھی یہی تفصیل ہے۔

(31) اَلْاٰنَ، اَلْئٰنَ:

اَلْاٰنَ اور اَلْئٰنَ دونوں مبنی برفتحہ ہوکر ظرفِ زمان ہیں، اور ترکیب میں مفعول فیہ بنتے ہیں۔

(32) تَارَۃً:

تارَۃً بھی ترکیب میں ماقبل کیلئے مفعول فیہ بنتا ہے۔

(33) بَینَ:

بین کا معنی ہے'' میان'' یہ اسمائے ظروف میں سے ہے، اور لازم الاضافت ہے۔اگر منصوب ہو تو مفعول فیہ بنتا ہے۔

(34) دُوْنَ:

دُوْنَ کا معنی ہے ''سوا'' یہ بھی اسمائے ظروف میں سے ہوکر لازم الاضافت ہے، اگر منصوب ہو تو مفعول فیہ بنتا ہے۔

(35) اَبَدًا:

اَبَدًا ظرفِ زمان ہے، اگر منصوب ہو تو ترکیب میں مفعول فیہ بنتا ہے۔

(36) اَوَّلاً:

اَوَّلاً بھی ظرفِ زمان ہے، اگر منصوب ہو تو ترکیب میں مفعول فیہ بنتا ہے۔

(37) اَیۡضًا:

اَیضًا ہمیشہ فعل محذوف اٰضَ (بمعنی رَجَعَ) کیلئے مفعول مطلق بنتا ہے۔تقدیرِ عبارت یوں ہے "اٰضَ اَیۡضًا" اور یہ جملہ معترضہ بنتا ہے۔

(38) عُمُومًا، خُصُوصًا، عَامَّةً، خَاصَّةً، صِدۡقًا، حَقًّا، قَطۡعًا، وَعۡدًا:

مندرجہ بالا الفاظ اگر منصوب ہوں تو فعل محذوف کیلئے مفعول مطلق بنتے ہیں۔

(39) بِنَآءً:

اگر کہیں بِناءَ کا لفظ منصوب آ جائے تو وہ فعل محذوف کیلئے مفعول لہ بنتا ہے۔

(40) لامُحَالَةَ:

مُحَالَةَ، حَوۡلٌ سے مصدر میمی ہے، بمعنی "پھرنا" اور لامُحالَةَ تاکید کیلئے آتا ہے، معنی ہے "ضروری، بہر حال" اس کی ترکیب یوں ہے لائے نفی جنس، مُحَالَةَ مبنی برفتحہ ہوکر اس کا اسم، اور مَوۡجُوۡدٌ یا مِنۡہُ خبر ہے، جو اکثر محذوف ہوتی ہے۔

(41) وَمِنۡ ثَمَّ، وَمِنۡ هٰهُنَا، وَمِنۡ هُنَاكَ:

اگر کہیں مندرجہ بالا الفاظ آ جائے تو ان کی ترکیب اس طرح ہوگی... مِنۡ سببیہ حرفِ جار۔ ثَمَّ، هٰهُنَا، هُنَاكَ اسم اشارہ محلًا مجرور جار مجرور ملکر مابعد والے فعل یا شبہ فعل کے متعلق ہوں گے۔

(42) وَلِهٰذَا:

اگر کسی جگہ لِهٰذَا کا لفظ آ جائے تو اس کی ترکیب اس طرح ہوگی... لام حرفِ جار، هٰذَا اسم اشارہ محلا مجرور، جار مجرور ملکر ظرفِ لغو مابعد والے فعل یا شبہ فعل کے متعلق ہوں گے۔

(43) لابَأۡسَ:

اگر لابَأۡسَ کا لفظ کسی جگہ آ جائے تو اس کی ترکیب یوں ہوگی... لائے نفی جنس، بَأۡسَ اس کا اسم، اور خبر کبھی مذکور اور کبھی محذوف ہوتی ہے۔

(44) عَادَةً:

اگر کہیں عَادَةً کا لفظ آ جائے تو وہ عمومًا ماقبل کیلئے تمییز بنتا ہے۔

(45) جَمِیْعًا:

اگر کہیں لفظ جَمِیعًا منصوب آجائے تو وہ عمومًا ماقبل کیلئے حال بنتا ہے۔

(46) وَیْحَکَ:

جہاں وَیْحَکَ کا لفظ آجائے تو وہ اسم فعل بمعنی "اَتَأَسَّفُ عَلَیکَ" ہوتا ہے۔

(47) وَحْدَہٗ:

اگر کہیں وَحْدَہٗ کا لفظ آجائے تو وہ مُنْفَرِدًا کے معنی میں ہوکر ماقبل سے حال بنتا ہے۔

(48) لُغَۃً:

جہاں کہیں لُغَۃً کا لفظ منصوب آجائے تو وہ عمومًا ماقبل کیلئے تمییز بنتا ہے

(49) مِثْلُ ،نَحْوُ:

اگر لفظ مِثْلُ یا نَحْوُ کلام کے شروع میں آجائے تو یہ مابعد کی طرف مضاف ہوتے ہیں، پھر مضاف ومضاف الیہ ملکر محذوف نَحْوُہٗ ،مِثْلُہٗ،نَحْوُھا یا مِثَالُھا کی خبر بنتے ہیں۔

(50) مَثلاً:

مَثلاً کا لفظ فعل محذوف مَثَّلْتُ کیلئے مفعول مطلق بنتا ہے۔

تـــمّـــت بـــالـــخـــیـــر

وَلِلّٰہِ الحَمْدُ اَوّلاً وَاٰخِرًا .اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی ولاسَاتذَتِیْ ولِمشَائِخِیْ ولِتَلامِذَتِیْ ولِکَاتِبِہٖ ولِمَنْ سَعٰی فِیْہِ

بِاَدْنٰی سَعْیٍ.رَبِّ صَرِّفْ قُلُوْبَ الطَّالِبِیْنَ اِلَیْہِ وَاجْعلْہُ لَھُم نافِعًا .اٰمِین یَارَبَّ العٰلَمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنامُحَمَّدٍوَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنامُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

وَنَرْجُوْمِمَّنْ نَّفَعَہٗ ھٰذَاالکِتَابُ بِالدُّعاءِ لَنابِالخَیْرِ

لِدُنْیَانَاوَاٰخِرَتِنَا

☆☆☆